Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 46

شرح چندہ سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

16 صفر 1438 ہجری قمری 17 نبوت 1395 ہجری شمسی 17 نومبر 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور انور نے 11 نومبر 2016 کو کینیڈا میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

آسمان کے نیچے یہ بڑا ظلم ہوا کہ ایک خدا کے مامور سے جو چاہا ان لوگوں نے کیا اور جو چاہا لکھا

حضرت یوسف کے وقت میں فرعون کو بھی سچی خواب آ گئی تھی اور بڑے بڑے کافروں کو بعض وقت سچی خوابیں آ جاتی ہیں خدا کے مقبول علم غیب کی کثرت اور ایک خاص نعمت سے شناخت کئے جاتے ہیں نہ محض ایک دو خواب سے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

افسوس کہ جو خدا تعالیٰ کے نشان کھلے طور پر ظاہر ہوئے اُن سے اُنہوں نے کچھ فائدہ نہیں اُٹھایا اور جو بعض نشان سمجھ میں نہیں آئے اُن کو ذریعۂ اعتراض بنا دیا۔ اِس لئے میں جانتا ہوں کہ اب اِس فیصلہ میں دیر نہیں آسمان کے نیچے یہ بڑا ظلم ہوا کہ ایک خدا کے مامور سے جو چاہا ان لوگوں نے کیا اور جو چاہا لکھا اور یہ عجیب بات ہے کہ عبد الحکیم خان اپنے رسالہ ذکر الحکیم کے پینتالیس صفحہ میں میری نسبت یہ لکھتا ہے ’’مجھے آپ کی طرف سے کوئی لغزش نہیں۔ وہی ایمان ہے کہ آپ مثیل مسیح ہیں۔ مسیح ہیں، مثیل انبیاء ہیں۔‘‘ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۲ میں سطر ۱۵ سے لے کر سطر ۲۰ تک میری تصدیق میں اُس کی عبارت یہ ہے جو جلی قلم سے لکھی جاتی ہے۔ ’’ایک مولوی محمد حسن بیگ میرے خالہ زاد بھائی تھے حضور کے سخت مخالف تھے اُن کی نسبت خواب میں مجھے معلوم ہوا کہ اگر وہ مسیح الزمان کی مخالفت پر اڑا رہا تو پلیگ سے ہلاک ہو جائے گا اُس کی سکونت بھی شہر سے باہر ایک ہوادار کشادہ مکان میں تھی یہ خواب میں نے اُس کے حقیقی بھائی اور چچا اور دیگر عزیزوں کو سُنا دیا تھا۔ ایک سال بعد وہ پلیگ سے ہی فوت ہوا۔‘‘ (دیکھو عبد الحکیم خان کا رسالہ ذکر الحکیم صفحہ ۱۲) اب دیکھو کہ ایک طرف تو یہ شخص میرے مسیح موعود ہونے کا اقرار کرتا ہے اور نہ صرف اقرار بلکہ میری تصدیق کے بارہ میں ایک خواب بھی پیش کرتا ہے جو سچی نکلی۔

پھر اسی کتاب کے آخر میں اور نیز اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام دجال اور شیطان بھی رکھتا ہے اور مجھے خائن اور حرامخور اور کذّاب ٹھیراتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ عبد الحکیم خان نے اپنے ان دونوں متناقض بیانوں میں چند روز کا بھی فرق نہیں رکھا۔ ایک طرف تو مجھے مسیح موعود کہا اور اپنے خواب کے ساتھ میری تصدیق کی اور پھر ساتھ ہی دجّال اور کذّاب بھی کہہ دیا۔ مجھے اِس بات کی پروا نہیں کہ ایسا کیوں کیا۔ مگر ہر ایک کو سوچنا چاہئے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبّط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے۔ ایک طرف تو مجھے سچا مسیح قرار دیتا ہے بلکہ میری تصدیق میں ایک سچی خواب پیش کرتا ہے جو پوری ہو گئی اور دوسری طرف مجھے سب کافروں سے بدتر سمجھتا ہے کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور تناقض ہوگا اور جن عیبوں کو وہ میری طرف منسوب کرتا ہے اُس کو خود سوچنا چاہئے تھا کہ جب خواب کی رُو سے میری سچائی کی اُس کو تصدیق ہو چکی تھی بلکہ میری تصدیق کے لئے خدا نے حسن بیگ کو طاعون سے ہلاک بھی کر دیا تھا۔[1] تو کیا ایک دجّال کے لئے خدا نے اس کو مارا اور کیا خدا کو وہ عیب معلوم نہ تھے جو بیس سال کے بعد اُس کو معلوم ہو گئے[2] اور یہ عذر اُس کا قابلِ قبول نہ ہوگا کہ مجھ کو شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور یہ بھی ایک شیطانی خواب تھی۔ کیونکہ یہ تو ہم قبول کر سکتے ہیں کہ اُس کو بوجہ فطرتی مناسبت کے شیطانی خوابیں آتی ہوں گی اور شیطانی الہام بھی ہوتے ہوں گے۔[3] مگر یہ ہم قبول نہیں کر سکتے کہ یہ شیطانی خواب ہے کیونکہ شیطان کو کسی کے ہلاک کرنے کے لئے قدرت نہیں دی گئی۔ ہاں شیطانی خوابیں اور شیطانی الہام وہ ہیں جو اَب میری مخالفت کی حالت میں اُس کو ہوتے ہیں کیونکہ اُن کے ساتھ کوئی نمونہ خدائی طاقت کا نہیں سو اُس کو کوشش کرنی چاہئے کہ شیطان اُس سے دور ہو جائے۔

۱؎ اب عبد الحکیم کے لئے لازم ہے کہ محمد حسن بیگ کی قبر پر جا کر روے کہ اے بھائی تو تکذیب میں سچا تھا اور میں جھوٹا۔ میرا گناہ معاف کر اور خدا سے معلوم کر کے مجھے بتلا کہ ایک کذّاب اور دجال کے لئے کیوں اُس نے تجھے ہلاک کر دیا۔ منہ

۲؎ یہ بات بھی غور کے لائق ہے کہ جو شخص بیس سال تک تحریر اور تقریر میں میری تائید کرتا رہا اور مخالفوں کے ساتھ جھگڑتا رہا۔ اب بیس سال کے بعد کونسی نئی بات اُس کو معلوم ہوئی جو عیب اُس نے لکھے ہیں وہ تو وہی ہیں جن کا جواب وہ آپ دیا کرتا تھا۔ منہ

۳؎ یہ بھی عبد الحکیم کی مخبط الحواس ہونے کی نشانی ہے کہ اس اپنی خواب کو جس میں محمد حسن بیگ کی موت بتلائی گئی تھی اور اس کے موافق حسن بیگ مر بھی گیا تھا ایک شیطانی خواب قرار دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ جوش مخالفت نے اس شخص کی عقل ماردی ہے جس خواب کو واقعات نے سچی کر کے دکھلا دیا اور اُس نے منجانب اللہ ہونے پر مہر لگا دی وہ کیونکر جھوٹی ہو سکتی ہے۔ جھوٹی اور نفسانی خوابیں تو وہ ہیں جو اب اس کے مخالف آتی ہیں جن پر کوئی سچائی کی مہر نہیں مگر اس خواب میں شیطان کا ایک ذرہ دخل نہیں کیونکہ یہ ایک ہیبت ناک واقعہ کے ساتھ پوری ہو گئی اور محیی مُمیت تو خدا کا نام ہے شیطان کا نام نہیں۔ ہاں اس سچی خواب سے میاں عبد الحکیم کی کوئی فضیلت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ حضرت یوسف کے وقت میں فرعون کو بھی سچی خواب آ گئی تھی اور بڑے بڑے کافروں کو بعض وقت سچی خوابیں آ جاتی ہیں۔ اور خدا کے مقبول علم غیب کی کثرت اور ایک خاص نعمت سے شناخت کئے جاتے ہیں نہ محض ایک دو خواب سے۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 190 تا 192)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

عزیزم رضا سلیم جامعہ پاس کرنے سے پہلے ہی بہترین مربی اور بہترین مبلغ تھا اور خلافت کے لئے بے انتہا غیرت رکھنے والا تھا

عاجزی، خوش خلقی، دین کی غیرت، خلافت سے تعلق اور محبت، مہمان نوازی، جذبات کا احترام، یہ اس کے خاص وصف تھے

اللہ تعالیٰ دُنیا کے جامعات کے تمام طلباء کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور فرائض کو ادا کرنے والے ہوں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 16 ستمبر 2016 بطرز سوال و جواب

بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: اللہ تعالیٰ نے ہمیں مصائب و مشکلات میں کیا دُعا سکھائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر تکلیف اور مشکل اور افسوس اور صدمہ کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ کی دعا سکھائی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اور جب اس دنیا سے رخصت ہونے والے کے قریبی انتہائی صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں، یہ دعا پڑھتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ جہاں مرحوم کے درجات بلند کرتا ہے وہاں پیچھے رہنے والوں کے تسکین کے سامان بھی پیدا فرماتا ہے۔

سوال: حضور انور نے گزشتہ دنوں جامعہ احمدیہ لندن کے کس طالب علم کی وفات کی اطلاع دی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، پچھلے دنوں ہمارے ایک بہت ہی پیارے عزیز، جامعہ احمدیہ کے طالبعلم رضا سلیم کی ایک حادثے کے نتیجہ میں 23 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

سوال: عزیز مرحوم کی وفات پر ان کے والدین نے صبر ورضا کا کیا نمونہ دکھایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، عزیز مرحوم کی والدہ نے کہا کہ وہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا لیکن اس کو بلانے والا اس سے بھی پیارا ہے۔ یہ مومنانہ شان کا وہ جواب ہے جو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے والوں میں نظر آتا ہے۔ باپ کے متعلق مجھے یہی بتایا گیا کہ حادثہ کی اطلاع ملتے ہی انتہائی صدمہ کی حالت میں تھے۔ روئے بھی اور دعا بھی کر رہے ہوں گے لیکن جب صورتحال واضح ہوگئی، اور تھوڑی دیر بعد ہی جب یہ اطلاع ملی کہ وفات ہوگئی ہے تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ پڑھ کر پُرسکون ہو گئے۔ پس یہی حقیقی مومنانہ شان ہے۔

سوال: حضور انور نے عزیز مرحوم سے اپنے ذاتی تعلقات کا کن محبت بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، مَیں جرمنی کے سفر پر تھا۔ واپسی کا سفر اس دن شروع ہوا تھا۔ سفر شروع کرنے سے پہلے ہی مجھے اطلاع ملی کہ حادثہ ہوگیا ہے اور پھر راستے میں وفات کی اطلاع بھی ملی۔ عزیز بچے کا چہرہ بار بار میرے سامنے آتا رہا۔ دعا کی توفیق بھی ملتی رہی۔ بڑا ہی پیارا بچہ تھا۔ جامعہ یوکے (UK) کے بچے باقاعدگی سے کیونکہ مجھے ملتے رہتے ہیں اس لئے ہر ایک سے ایک ذاتی تعلق بھی ہے اور ان سے واقفیت بھی ہے۔

سوال: حضور انور نے عزیز مرحوم کے پاکیزہ اخلاق کا کن پیار بھرے الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، ہمیشہ اس کی آنکھوں میں خلافت کے لئے ایک خاص پیار اور چمک ہوتی تھی اور اخلاص و وفا میں بھی بہت بڑھا ہوا تھا۔ ایک جذبہ تھا کہ خلافت اور دین کی حفاظت کے لئے مَیں ننگی تلوار بن جاؤں اور اس نے یہ کر کے بھی دکھایا۔ عاجزی، خوش خلقی، دین کی غیرت، خلافت سے تعلق اور محبت، مہمان نوازی، جذبات کا احترام یہ اس کے خاص وصف تھے۔ ایسے لوگ جن کی ہر ایک تعریف کرتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان لوگوں میں شامل ہوتے ہیں جن پر جنّت واجب ہوجاتی ہے۔ اور یہ بچہ تو دین کی خدمت کا ایک خاص جذبہ رکھتا تھا۔

سوال: حضور انور نے عزیز مرحوم کے خاندانی پس منظر کے متعلق کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، عزیزم رضا سلیم جو ہمارے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے کارکن سلیم ظفر صاحب کے بیٹے تھے 10 ستمبر 2016ء کو اٹلی میں ہائیکنگ کے دوران ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ 27 ستمبر 1993ء کو گلفورڈ، یوکے (UK) میں پیدا ہوئے تھے۔ وقفِ نو کی تحریک میں شامل تھے۔ انکے خاندان میں احمدیت ان کے پڑدادا محترم الہ دین صاحب کے ذریعہ آئی جن کا تعلق قادیان کے قریب ایک گاؤں سے تھا۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

سوال: حضور انور نے عزیز مرحوم کی وفات کی کیا تفصیلات بیان فرمائیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، حافظ اعجاز احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے اس واقعہ کی کچھ تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہم نے ایک روز قبل پہاڑ کی چوٹی مکمل کی اور رات تقریباً پانچ سو میٹر نیچے ایک hut میں گزاری۔ اوپر سے نیچے آ گئے تھے۔ جو مشکل رستہ تھا وہ طے کر چکے تھے۔ جہاں ہمارے ساتھ تقریباً دس کے قریب دیگر ہائیکرز بھی تھے۔ صبح تقریباً 8 بجے ہم hut سے واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔ اس وقت موسم بھی بالکل صاف تھا۔ ہم سب قطار میں اکٹھے جا رہے تھے کہ یکدم عزیزم رضا سلیم کا پاؤں پھسلا یا کسی پتھر سے ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ سنبھل نہ سکے اور تیز رفتاری سے ڈھلوان ہونے کی وجہ سے آگے کی طرف بھاگے مگر قابو نہ رکھ سکے اور سر کے بل نیچے گرے انہوں نے سر پر ہیلمٹ پہن رکھا تھا مگر اس کے باوجود نیچے گرنے کی وجہ سے سر پہ چوٹ آئی۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ گرنے کے دوران میں یا پہلے ہی بیہوشی کی کیفیت تھی یا چوٹ لگنے سے پہلے ہی سانس رُک گیا تھا کیونکہ سیدھے گرے تھے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ اتنے میں خاکسار نے ان کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ پھر ایک اور طالبعلم عزیزم ہمایوں جو آگے جا رہے تھے ان کو آواز دی انہوں نے بھی پکڑنے کی کوشش کی۔ عزیزم ہمایوں کا ہاتھ ان کو لگا بھی مگر وہ پکڑنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ عزیزم رضا سلیم گہرائی کی طرف گر گئے۔

سوال: عزیز مرحوم کے والد نے حضور انور کو لکھے ایک خط میں عزیز کی کن خوبیوں کا ذکر کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، سلیم ظفر صاحب لکھتے ہیں کہ میرا بہت ہی پیارا بیٹا تھا۔ ہمیشہ سچ بولتا تھا۔ اگر کوئی غلطی ہوگئی ہے تو چھپاتا نہیں تھا۔ بچوں سے بڑا پیار کرنے والا تھا۔ دوسروں کو چیزیں دے کر خوشی محسوس کرتا تھا۔ بہن بھائیوں سے بھی بہت پیار کا تعلق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے بے پناہ محبت تھی اور اس کے خلاف کبھی کوئی بات نہیں سنتا تھا اور بات سن کے کبھی خاموش نہیں رہتا تھا۔ پڑھائی کے دوران ہمیشہ ان لڑکوں کی انگلش میں بڑی مدد کیا کرتا تھا جو یوکے (UK) سے باہر کے، خاص طور پر یورپ سے آنے والے تھے۔ غصّہ نام کی تو کوئی چیز اس میں نہیں تھی۔ نماز کا انتہائی پابند۔ مانچسٹر وقف عارضی پر گیا ہوا تھا جس دن واپس آنا تھا وہاں سے کسی نے ایک لفافہ اس کی جیب میں ڈال دیا۔ اس نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں کچھ رقم تھی۔ رضا نے شکریہ کے ساتھ واپس کی اور کہا کہ انکل ہمیں یہ لینا منع ہے۔

سوال: عزیز مرحوم کے بہن بھائیوں نے ان کے اخلاق کا کیا نقشہ کھینچا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، ان کی بہن رفیعہ صاحبہ کہتی ہیں بڑا ہی پیارا بھائی تھا۔ چھوٹا تھا مگر اس کی سوچ بڑی گہری تھی۔ چھوٹا ہو کر سب کا خیال رکھنے والا اور ہر عمر کے لوگوں کے ساتھ ان کی عمر کے مطابق ہو کر بات کرتا اور آج تک کبھی اس نے کسی کا دل نہیں دکھایا۔ ہر بات کو بڑے آرام سے سنتا اور بڑی عزت کے ساتھ جواب دیتا۔ اس کے بھائی اسد سلیم کہتے ہیں کہ بہت سادہ مزاج کا حامل تھا۔ صاف اور سیدھی بات کرتا۔ ہم نے حال ہی میں عزیزم کے لئے ایک نئی گاڑی خرید کردی۔ کہتے ہیں سب سے پہلی بات جو عزیزم نے اس گاڑی کے متعلق پوچھی وہ اس کی قیمت تھی اور کہا کہ بطور مربی مجھے سادہ زندگی گزارنی چاہئے اور بیش قیمت چیزیں نہیں لینی چاہئیں۔ ان کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ صاحبہ لکھتی ہیں۔ ایک خوبی اس میں یہ تھی کہ کسی شخص کی برائی سننا پسند نہیں کرتا تھا اور اس میں یہ صلاحیت تھی کہ لوگوں کے منفی خیالات کو اچھے رنگ میں بدل دیتا تھا۔

سوال: عزیز مرحوم کے اساتذہ نے مرحوم کے اخلاق کے متعلق کیا رائے ظاہر کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، بہت لائق طالبعلم تھا۔ مجھے یاد نہیں ہے کبھی اس نے کسی قسم کے غصہ کا اظہار کیا ہو بلکہ دوسروں کی مدد کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا۔ محنت، مستقل مزاجی اور ہر ایک سے اخلاق سے پیش آنا اس کے نمایاں اوصاف تھے۔ ظہیر خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ کہتے ہیں کہ خاکسار نے اس بچہ میں ایک منفرد خوبی یہ دیکھی تھی کہ جو کام اس کے سپرد کیا جاتا اسے وہ نہایت محنت، لگن اور ذمہ داری کے احساس کے ساتھ کرتا۔ سید مشہود احمد استاد جامعہ احمدیہ کہتے ہیں رضا سلیم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ گزشتہ سال عزیزم کو وقف عارضی کے لئے وولورہیمپٹن کی جماعت میں بھجوایا گیا جہاں عزیزم نے لیف لیٹس کی تقسیم کے علاوہ مقامی احباب جماعت کے ساتھ مل کر متعدد تبلیغی سٹال بھی لگائے۔ منصور ضیا صاحب جامعہ کے استاد ہیں، لکھتے ہیں کہ بڑے ہی دھیمے مزاج کے طالبعلم تھے۔ کبھی میں نے ان کے چہرے پر تیوری یا غصہ کے آثار نہیں دیکھے۔ خلافت اور جماعتی عقائد پر ناحق اعتراض جب کسی نے کئے۔ تو اس موقع پر کہتے ہیں کہ میں نے عزیز کے چہرے پر شدید غصہ دیکھا۔

سوال: عزیز موصوف کے دوستوں نے ان کے پاکیزہ اخلاق کی کن الفاظ میں گواہی دی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، ان کے ایک ہم مکتب عزیزم سفیر احمد لکھتے ہیں کہ ہمیشہ weekend پہ مجھے اپنے گھر کا پکا ہوا کھانا کھلانے کے لئے ضرور لے کر جاتا۔ شاہ زیب اطہر نے لکھا کہ عزیز بڑا نرم مزاج اور خوشی سے دوسروں کو ملنے والا شخص تھا۔ ہر وقت دوسروں کی مدد کے لئے تیار رہنا۔ مرحوم کا علم بہت وسیع تھا اور تبلیغ کرنے کا بہت جذبہ تھا۔ کبھی غصہ سے بات نہیں کرتا تھا۔ لڑکوں کو اکٹھا کرتا اور پھر دوسری تفریحات کا پروگرام بھی بناتا۔ ایک طالب علم ظافر نے کہا کہ کلاس روم میں ان کے ساتھ بیٹھا تھا تو ایک دم بورڈ مارکر ہاتھ میں لیا اور کہا کہ ظافر ہم جامعہ میں بہت وقت ضائع کر رہے ہیں اور ٹائم ٹیبل لکھنے لگا۔ فارغ وقت کو ہائی لائٹ کر کے کہتا تھا کہ ہمیں اس وقت بھی کچھ نہ کچھ کرنا چاہئے اور اس وقت کو بھی بجائے وقت ضائع کرنے کے پروڈکٹو بنانا چاہئے۔

سوال: خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیز مرحوم اور انکے دوستوں اور دنیا کے جامعات کے تمام طلبا کے حق میں کیا دعا کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ وہ بچہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ جامعہ پاس کرنے سے پہلے ہی بہترین مربی اور بہترین مبلغ تھا اور خلافت کے لئے بے انتہا غیرت رکھنے والا تھا۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے جامعات کے تمام طلباء کو یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور فرائض کو ادا کرنے والے ہوں۔ عزیزم کے دوست صرف اس کی خوبیاں بیان کرنے والے نہ ہوں بلکہ دوستی کا حق تو یہ ہے کہ اسے اب اس طرح ادا کریں کہ اس کی خوبیاں اپنا کر اپنی تمام تر صلاحیتیں دین کی خدمت کے لئے استعمال کریں اور مجھے بھی اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی ہمیشہ بہترین مددگار اور سلطان نصیر ملتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ والدین کو بھی اور بہن بھائیوں کو بھی سکونِ قلب عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے ان لوگوں نے جس صبر کا اظہار کیا ہے اس پر ہمیشہ یہ قائم بھی رہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور آئندہ ہر ابتلا اور مشکل سے اللہ تعالیٰ ان سب کو بچائے۔

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

صرف بچوں کو وقف کے لئے پیش کرنے سے ماں باپ کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہوجاتیں بلکہ پہلے سے زیادہ ہوجاتی ہیں، یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بچہ اور خاص طور پر وقف نو بچہ ان کے پاس جماعت کی امانت ہے جس کی تربیت اور اسے جماعت اور معاشرے کا بہترین حصہ بنانا والدین کا فرض ہے

کسی وقف نو بچے کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے یا یہ وسوسہ دل میں پیدا ہو جائے کہ ہم ماں باپ کی مالی خدمت کس طرح کریں گے۔ جو واقفین نو لڑکے خاص طور پر اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں خود بھی اپنی ظاہری اور مالی حالت کی بہتری کی بجائے روحانی حالت میں بہتری کی کوشش کریں واقفین نو کو تو اپنے قناعت کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔ اپنی قربانی کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے

واقفین نو کو جہاں قربانی کا معیار بڑھانا ہے وہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی بلند کرنا چاہئے، اپنی وفا کے معیار کو بھی بڑھانا چاہئے

اپنے اور اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہئے

دین کی خاطر، دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تب اللہ تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور کسی کو بغیر جزا کے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا

اپنی دنیاوی تعلیم کے دوران مختلف دوروں سے گزرتے وقت بجائے خود فیصلے کرنے کے جماعت سے پوچھیں کہ ہمیں کس لائن میں جانا ہے لائن منتخب کرنے کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ واقفین نو لڑکے جامعات میں جا کر مربی اور مبلغ بننے کو پہلی ترجیح دیں

ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ ان کی نسلیں نظام جماعت سے وابستہ رہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھروں کو احمدی گھر بنائیں، دنیاداروں کے گھر نہ بنائیں ورنہ اگلی نسلیں دنیا میں پڑ کر نہ صرف احمدیت سے دور چلی جائیں گی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہو جائیں گی اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں برباد کریں گی

(تمام احمدیوں بالخصوص وقف نو بچے، بچیوں اور ان کے والدین کو نہایت اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 28 ر اکتوبر 2016ء بمطابق 28 ر اخاء 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاسلام، ٹورانٹو، کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بچوں کو وقف کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ روزانہ مجھے والدین کے خط ملتے ہیں۔ بعض دنوں میں ان کی تعداد بیس پچیس ہو جاتی ہے جس میں ماں باپ اپنے ہونے والے بچوں کو وقف نو میں شامل کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جب یہ تحریک فرمائی تھی، پہلے مستقل نہیں تھی پھر آپ نے اسے مستقل کر دیا اور جماعت نے بھی خاص طور پر ماؤں نے اس پر ہر ملک میں لبیک کہا۔ آج سے بارہ تیرہ سال پہلے جماعت کی جو اس طرف توجہ ہوئی تھی اس کی وجہ سے جو تعداد واقفین نو کی 28000 سے اوپر تھی اب یہ تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 61000 کے قریب پہنچ چکی ہے جس میں سے چھتیس ہزار سے اوپر لڑکے ہیں اور باقی لڑکیاں۔ گویا وقت کے ساتھ ساتھ یہ رجحان بڑھ رہا ہے کہ ہم نے اپنے بچوں کو پیدائش سے پہلے وقف کرنا ہے۔

لیکن صرف بچوں کو وقف کے لئے پیش کرنے سے ماں باپ کی ذمہ داریاں ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ پہلے سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔ بیشک ایک احمدی بچے کی تربیت والدین پر ہے اور والدین اپنے بچے کی بہتری ہی چاہتے ہیں۔ اس کی دنیاوی تعلیم بھی چاہتے ہیں۔ تربیت بھی چاہتے ہیں۔ دینی تعلیم بھی چاہتے ہیں اگر وہ دینی رجحان رکھنے والے والدین ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر بچہ اور خاص طور پر وقف نو بچہ ان کے پاس جماعت کی امانت ہے جس کی تربیت اور اسے جماعت اور معاشرے کا بہترین حصہ بنانا والدین کا فرض ہے لیکن واقفین نو بچوں کی تربیت ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم پر خاص توجہ اور انہیں بہتر طور پر تیار کر کے جماعت کو دینا اس لحاظ سے بھی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ پیدائش سے پہلے ماں باپ یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم جو کچھ بھی ہمارے ہاں پیدا ہونے والا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی اسے خدا کے لئے، اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے مشن کی تکمیل کے لئے جو تکمیل اشاعت ہدایت کا مشن ہے، جو اسلام کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا مشن ہے، جو خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی طرف دنیا کو توجہ دلانے کا مشن ہے، جو ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی اسلامی تعلیم دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کا مشن ہے، اس کے لئے پیش کرتے ہیں۔

پس یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جو وقف نو بچوں کے والدین خاص طور پر ماں اپنے ہونے والے بچے کی پیدائش سے پہلے خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک عہد کرتے ہوئے پیش کرتی ہے اور خلیفہ وقت کو لکھتے ہیں کہ ہم حضرت مریم کی ماں کی طرح اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کرتے ہوئے اپنے بچے کو وقف نو سکیم میں پیش کر رہے ہیں کہ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (آل عمران:36) کہ اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں تیرے لئے پیش کر رہی ہوں۔ یہ تو مجھے نہیں پتا کہ کیا ہے، لڑکا ہے یا لڑکی لیکن جو بھی ہے میری خواہش ہے میری دعا ہے کہ یہ دین کا خادم بنے۔ فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ۔ میری اس خواہش اور دعا کو قبول فرما اور اسے قبول فرما لے۔ اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ تو بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔ پس میری عاجزانہ دعا بھی سن لے۔ تجھے علم ہے کہ یہ دعا میرے دل کی آواز ہے۔ یہ بچے کی ماؤں کی خواہش ہوتی ہے وقف سے پہلے اور ہونی چاہئے ایک احمدی ماں کی جب وہ اپنے بچے کو وقف نو کے لئے پیش کرتی ہے اور اس میں باپ بھی شامل ہے۔

پس جب یہ دعا وقف نو میں شامل کرنے والے بچے کی ماں کرتی ہے تو ان ذمہ داریوں کا بھی احساس رہنا چاہئے جو اس عہد کے نبھانے اور اس دعا کے قبول ہونے کے لئے ماؤں پر بھی اور باپوں پر بھی عائد ہوتی ہیں۔ وقف نو میں بچہ ماں اور باپ دونوں کی رضامندی سے پیش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قرآن کریم میں محفوظ اس لئے نہیں فرمائی کہ پرانے زمانے کا ایک قصہ سنانا مقصود تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کو یہ دعا اس قدر پسند آئی اور اسے اس لئے محفوظ فرمایا کہ آئندہ آنے والی مائیں بھی یہ دعا کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر غیر معمولی قربانیاں کرنے والا بنائیں۔ گو کہ ہر مومن دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کرتا ہے لیکن وقف کرنے والے ان معیاروں کی انتہاؤں کو چھونے والے ہونے چاہئیں۔ پس جب ابتدا سے مائیں اور باپ اپنے بچوں کے ذہنوں میں ڈالیں گے کہ تم وقف ہو اور ہم نے تمہیں خالصۃً دین کی خدمت کے لئے وقف کیا تھا اور یہی تمہاری زندگی کا مقصد ہونا چاہئے اور

ساتھ ہی دعائیں بھی کر رہے ہوں گے تو پھر بچے اس سوچ کے ساتھ پروان چڑھیں گے کہ انہوں نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ اس سوچ کے ساتھ پروان نہیں چڑھیں گے کہ ہم نے بزنس مین بننا ہے، ہم نے کھلاڑی بننا ہے، ہم نے فلاں شعبہ میں جانا ہے، ہم نے فلاں شعبہ میں جانا ہے، بلکہ ان کی طرف سے یہ سوال کیا جائے گا کہ میں وقفِ نَو ہوں مجھے جماعت بتائے، مجھے خلیفۂ وقت بتائے کہ میں کس شعبہ میں جاؤں۔ مجھے اب دنیا سے کوئی غرض نہیں۔ جو عہد میری ماں نے پیدائش سے پہلے کیا تھا اور جو دعائیں اس نے میری پیدائش سے پہلے مانگی تھیں اور پھر میری تربیت ایسے رنگ میں کی کہ میں دنیا کی بجائے دین کو تلاش کروں میری یہ خوش قسمتی ہے کہ میری ماں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور میری ماں کی کوششوں کو جو اس نے میری تربیت کے لئے کیں اللہ تعالیٰ نے پھل لگایا۔ اب میں بغیر کسی دنیاوی لالچ اور خواہش کے صرف اور صرف دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کرتا ہوں۔

اس سوچ کا اظہار پہلے تو واقفین نَو کو اپنے وقف کی تجدید کرتے ہوئے پندرہ سال کی عمر میں کرنا ضروری ہے۔ اس کے لئے میں نے متعلقہ انتظامیہ جو ہے ان کو ہدایت بھی کی ہوئی ہے کہ پندرہ سال کی عمر میں باقاعدہ تحریری طور پر ان سے لیں کہ وہ وقف کو جاری رکھیں گے یا جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر بیس اکیس سال کی عمر میں جب پڑھائی سے فارغ ہو جاتے ہیں تو ان سب کے لئے ضروری ہے جو جامعہ میں داخل نہیں ہوئے کہ وہ اس بونڈ (Bond) کو دوبارہ لکھیں۔ پھر اگر کسی کو یہ کہا جائے کہ کسی شعبہ میں کچھ تربیت لے لو تو پھر دوبارہ تحریر کریں۔ گویا کہ ہر مرحلے پر وقفِ نَو کو خود اپنی دلی خواہش کے مطابق اپنے وقف کو قائم رکھنے کا اظہار کرنا چاہئے۔

اس بارے میں جیسا کہ میں نے کہا میں پہلے تفصیلاً کئی مرتبہ بیان کر چکا ہوں۔ کسی وقفِ نَو بچے کی یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے کہ ہم نے اگر وقف کیا تو ہم دنیاوی طور پر کس طرح گزارہ کریں گے یا یہ وسوسہ دل میں پیدا ہو جائے کہ ہم ماں باپ کی مالی خدمت کس طرح کریں گے یا جسمانی طور پر خدمت کس طرح کریں گے۔ گزشتہ دنوں میری یہاں واقفین نَو کے ساتھ کلاس تھی تو ایک لڑکے نے یہ سوال کیا کہ اگر ہم وقف کر کے جماعت کو ہمہ وقت اپنی خدمات پیش کر دیں تو ہم اپنے والدین کی مالی یا جسمانی یا عمومی خدمت کس طرح کر سکیں گے۔ یہ سوال پیدا ہونا اس بات کا اظہار ہے کہ ماں باپ نے بچپن سے اپنے واقفین نَو بچوں کے دل میں یہ بات بٹھائی ہی نہیں کہ تمہیں ہم نے وقف کر دیا ہے اور اب تم ہمارے پاس صرف اور صرف جماعت کی امانت ہو۔ دوسرے بہن بھائی ہماری خدمت کر لیں گے۔ تم نے صرف اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کو پیش کر دینا ہے اور اس کے حکموں کے مطابق چلانا ہے۔

حضرت مریم کی والدہ کی دعا میں جو لفظ مُحَرَّرًا استعمال ہوا ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ میں نے اس بچہ کو دنیاوی ذمہ داریوں سے بالکل علیحدہ کیا اور میری دعا ہے کہ خالصةً دین کی ذمہ داری ہی اس کی ترجیح ہو جائے۔

پس ان ماؤں اور باپوں سے سب سے پہلے تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وقفِ نَو کا صرف نام ہونا ہی کافی نہیں ہے بلکہ وقف تو ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ایک وقفِ نَو کے جوانی تک پہنچنے تک ماں باپ کی اور اس کے بعد خود اس کی اپنی یہ ذمہ داری بن جاتی ہے۔ بعض لڑکے لڑکیاں جنہوں نے دنیاوی تعلیم حاصل کی ہے بظاہر بڑا جوش دکھاتے ہیں، اپنی خدمات پیش کر دیتے ہیں لیکن بعد میں ایسی مثالیں بھی سامنے آئیں کہ اس لئے چھوڑ جاتے ہیں کہ جماعت جو الاؤنس دیتی ہے اس میں ان کا گزارہ نہیں ہوتا۔ جب ایک بڑا مقصد حاصل کرنا ہے تو تنگی اور قربانی تو کرنی پڑتی ہے۔ پس اگر بچپن سے یہ بات واقفین کے دماغوں میں بٹھا دی جائے کہ وقفِ زندگی سے بڑی کوئی چیز نہیں ہے۔ دنیاوی طور پر دوسرے کی طرف دیکھنے کی بجائے، یہ سوچنے کی بجائے کہ میرا فلاں کلاس فیلو میری جتنی تعلیم حاصل کر کے لاکھوں کما رہا ہے اور میں ایک مہینہ بھی اس کے ایک دن کی آمد کے جتنا نہیں کما رہا، یہ سوچ ہونی چاہئے کہ جو مقام مجھے خدا تعالیٰ نے دیا ہے وہ دنیاوی مال سے بہت بڑھ کر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو سامنے رکھیں کہ دنیاوی مال و اسباب کے لحاظ سے اپنے سے کمتر کو دیکھو اور روحانی لحاظ سے اپنے سے بڑھے ہوئے کو دیکھو تا کہ مادی دوڑ میں بڑھنے کی بجائے روحانی دوڑ میں بڑھنے کی کوشش کرو۔

(بخاری کتاب الرقاق باب لینظر الیٰ من ھو اسفلہ منہ......الخ حدیث 6490)(فتح الباری شرح صحیح البخاری کتاب الرقاق باب لینظر الیٰ من ھو اسفلہ منہ......الخ حدیث 6490 جلد 11 صفحہ 392 مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

پس جو واقفین نَو لڑکے خاص طور پر اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں خود بھی اپنی ظاہری اور مالی حالت کی بہتری کی بجائے روحانی حالت میں بہتری کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہر احمدی سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ اس کا معیار انتہائی بلند ہو تو ایک شخص جس کے ماں باپ نے پیدائش سے پہلے اس کو دین کیلئے وقف کر دیا اور اس کیلئے دعائیں بھی کی ہوں اس کو کس قدر ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اُسے سُنے یا نہ سُنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے۔ اور حیات طیّبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے۔ اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اُس کی رُوح بول اٹھے اَسۡلَمۡتُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (البقرۃ:132)‘‘ کہ میں تو اپنے ربّ کا فرمانبردار ہو چکا ہوں۔ فرمایا ’’جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تُم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف مَیں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔‘‘ یہی بنیاد ہے اور یہی مقصد ہے ’’پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اِس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 100۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس واقفین نَو کو عام احمدی سے بلند ہو کر یہ مقام حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کی خاطر دوسرے بھی وقف کرتے ہیں اور ہر ایک وقف کر بھی نہیں سکتا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ایک گروہ ہونا چاہئے جو دین کا علم حاصل کرے اور پھر جا کے اپنے لوگوں کو بتائے۔ دنیاوی کاموں میں بھی الجھے ہوئے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ نے یہ بھی فرمایا کہ دنیاوی کام کرتے ہوئے بھی خدا کا خوف اور دین مقدم ہونا چاہئے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 91۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

واقفین نَو کو تو اپنے قناعت کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔ اپنی قربانی کے معیاروں کو بہت بڑھانا چاہئے۔ یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ ہم مالی لحاظ سے کمزور ہوں گے تو ہمیں شاید ہمارے بہن بھائی کمتر سمجھیں یا والدین ہمیں اس طرح توجہ نہ دیں جس طرح باقیوں کو دے رہے ہیں۔ اول تو والدین کو ہی یہ خیال کبھی دل میں نہیں لانا چاہئے کہ واقفین زندگی کمتر ہیں۔ واقفین زندگی کا معیار اور مقام ان کی نظر میں بہت بلند ہونا چاہئے۔ لیکن واقفین زندگی کو خود اپنے آپ کو ہمیشہ دنیا کا عاجز ترین بندہ سمجھنا چاہئے۔

واقفین نَو کو جہاں قربانی کا معیار بڑھانا ہے وہاں اپنی عبادتوں کے معیار کو بھی بلند کرنا چاہئے، اپنی وفا کے معیار کو بھی بڑھانا چاہئے۔ اپنے اور اپنے والدین کے عہد کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں اور استعدادوں سے کام لینے کی کوشش کرنی چاہئے۔ دین کی خاطر، دین کی سربلندی کی خاطر کام کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تب اللہ تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور کسی کو بغیر جزا کے اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک موقع پر اپنے عہدوں کو وفا کے ساتھ پورا کرنے کے بارے میں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسی لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے: وَاِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِىۡ وَفّٰٓى (النجم:38) کہ اس نے جو عہد کیا اسے پورا کر کے دکھایا۔‘‘

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 234۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس عہدوں کو پورا کرنا کوئی معمولی چیز نہیں ہے اور وہ عہد جو وقف زندگی کا عہد ہے جسکے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درد بھرے الفاظ ہم سن چکے ہیں یہ کیسا عظیم عہد ہے۔ اگر ہر وقف نَو لڑکا اور لڑکی اپنے اس عہد کو وفا کے ساتھ پورا کرنے والا ہو تو ہم دنیا میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ بعض نوجوان جوڑے میرے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں بھی وقف نَو ہوں، میری بیوی بھی وقف نَو ہے، میرا بچہ بھی وقف ہے۔ یا ماں کہے گی کہ میں وقف نَو ہوں، باپ کہے گا میں وقف نَو ہوں اور میرا بچہ وقف نَو ہے تو یہ بڑی قابل تعریف بات ہے۔ لیکن اس کا حقیقی فائدہ تو جماعت کو تبھی ہوگا جب وفا کے ساتھ اپنے وقف کے عہد کو پورا کریں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے سے وفا کے مضمون کو ایک جگہ مزید کھولا ہے اور اس طرح کھولا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ یہ ہے کہ اس کے لئے صدق دکھایا جائے‘‘۔ سچائی پر قائم ہو۔ وفا تمہاری سچی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے ’’حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو قرب حاصل کیا تو اس کی وجہ یہی تھی۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ وَاِبۡرٰهِيۡمَ الَّذِىۡ وَفّٰٓى

کلامُ الامام

’’زندہ نبی وہی ہوسکتا ہے جس کے
برکات اور فیوض ہمیشہ کیلئے جاری ہوں۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 629)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’تم اس بات کو کبھی مت بھولو کہ
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

(النجم:38) کہ ابراہیم وہ ابراہیم ہے جس نے وفاداری دکھائی۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری اور صدق اور اخلاص دکھانا ایک موت چاہتا ہے۔ جب تک انسان دنیا اور اس کی ساری لذّتوں اور شوکتوں پر پانی پھیر دینے کو تیار نہ ہو جاوے اور ہر ذلّت اور سختی اور تنگی خدا کے لئے گوارا کرنے کو تیار نہ ہو یہ صفت پیدا نہیں ہوسکتی۔ بُت پرستی یہی نہیں کہ انسان کسی درخت یا پتھر کی پرستش کرے بلکہ ہر ایک چیز جو اللہ تعالیٰ کے قرب سے روکتی اور اس پر مقدم ہوتی ہے وہ بُت ہے اور اس قدر بُت انسان اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس کو پتا بھی نہیں لگتا کہ میں بُت پرستی کر رہا ہوں"۔

کہیں آجکل کے زمانے میں ڈرامے بت بن گئے ہیں۔ کہیں انٹرنیٹ بت بن گیا ہے۔ کہیں دنیا کمانا بت بن گیا ہے۔ کہیں اور خواہشات بت بن گئی ہیں۔ پر آپ نے فرمایا کہ انسان کو پتا ہی نہیں لگتا کہ میں بت پرستی کر رہا ہوں اور وہ اندر ہی اندر کر رہا ہوتا ہے۔ پس فرمایا کہ "پس جب تک خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے نہیں ہوجاتا اور اس کی راہ میں ہر مصیبت کی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا صدق اور اخلاص کا رنگ پیدا ہونا مشکل ہے"۔ فرمایا کہ "ابراہیم علیہ السلام کو جو یہ خطاب ملا یہ یونہی مل گیا تھا؟ نہیں۔ اِبْرَاهِيْمَ الَّذِىْ وَفّٰى کی آواز اُس وقت آئی جب وہ بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کو چاہتا ہے اور عمل ہی سے راضی ہوتا ہے اور عمل دکھ سے آتا ہے۔" عمل دکھ سے آتا ہے یعنی انسان کو جو نیک اعمال ہیں ان کے بجالانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے اعمال کیلئے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اپنے آپ کو تکلیف اور دکھ میں ڈالنا پڑتا ہے۔ لیکن دکھ میں ہمیشہ نہیں رہتا انسان۔ عمل کرنے میں بیشک دکھ ہے لیکن دکھ میں ہمیشہ نہیں رہتا انسان۔ فرمایا "لیکن جب انسان خدا کے لئے دکھ اٹھانے کیلئے تیار ہوجاوے تو خدا تعالیٰ اُس کو دکھ میں بھی نہیں ڈالتا۔...... ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کیلئے اپنے بیٹے کو قربان کر دینا چاہا اور پوری تیار کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے کو بچالیا"۔ بیٹے کی جان بھی بچ گئی اور باپ کو بیٹے کی قربانی کی وجہ سے جو دکھ ہونا تھا اس دکھ سے بھی نجات ہوگئی۔ فرمایا کہ "وہ آگ میں ڈالے گئے (حضرت ابراہیم علیہ السلام) لیکن آگ ان پر کوئی اثر نہ کرسکی"۔ فرماتے ہیں کہ اگر انسان "اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھانے کو تیار ہوجاوے تو خدا تعالیٰ تکالیف سے بچالیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 430-429۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ وہ معیار ہے اللہ تعالیٰ کا پیار جذب کرنے کے لئے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے پیش فرمایا ہے اور ہم سے اس کے حصول کی توقع رکھی ہے۔ یہ معیار نہ صرف ہر واقفِ نَو کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے بلکہ ہر واقفِ زندگی کو یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک قربانیوں کے معیار نہیں بڑھیں گے ہمارے وقفِ زندگی کے دعوے سطحی دعوے ہوں گے۔

بعض مائیں کہہ دیتی ہیں ہم کینیڈا آ گئے ہیں ہمارا بیٹا پاکستان میں مربی ہے یا وقفِ زندگی ہے اسے بھی یہاں بلالیں اور یہیں اس کی ڈیوٹی لگا دیں یا ہمارے پاس آجائے۔ جب وقف کر دیا تو پھر مطالبے کیسے؟ پھر یہ خواہشیں کیسی؟ خواہشیں تو ختم ہوگئیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ واقفین نَو میں شامل کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے یہ بڑی اچھی بات ہے تو اس رجحان کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے بڑھائیں نہ کہ حالات کے بدلنے سے اپنے عہدوں کو کمزور کرنے والے یا توڑنے والے بن جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر دکھ کے، بغیر تکلیف کے قربانی نہیں ہوسکتی۔ حالات اگر بدلے ہیں تو ہم نے اس کو برداشت کرنا ہے خاص طور پر انہوں نے جنہوں نے اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا یا جن کے ماں باپ نے اپنے بچوں کو پیش کیا اور پھر انہوں نے اس کی تجدید کی کہ ہم اپنے عہد جاری رکھیں گے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب انسان خدا کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہوجاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نوازتا ہے، اللہ تعالیٰ نہیں چھوڑتا اور بے انتہا نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام واقفین نَو بھی اور ان کے ماں باپ بھی وقف کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اپنی وفاؤں کے معیاروں کو بلند سے بلند تر کرتے چلے جانے والے ہوں۔

مختصراً بعض انتظامی باتوں اور واقفین کے لئے لائحہ عمل کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ سوال اٹھاتے ہیں۔ بعض واقفین نَو کے ذہنوں میں غلط فہمیاں ہیں کہ وقفِ نَو ہو کر ان کی کوئی علیحدہ ایک شناخت بن گئی ہے۔ شناخت تو بیشک بن گئی ہے لیکن اس شناخت کے ساتھ ان سے غیر معمولی طور پر امتیازی سلوک نہیں ہوگا بلکہ اس شناخت کے ساتھ ان کو اپنی قربانیوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ بعض لوگ اپنے واقفین نَو بچوں کے دماغوں میں یہ بات ڈال دیتے ہیں کہ تم بڑے سپیشل بچے ہو جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑے ہو کر بھی ان کے دماغوں میں سپیشل ہونا رہ جاتا ہے۔ اور یہاں بھی اس قسم کی باتیں مجھے پہنچی ہیں۔ وہ وقف کی حقیقت کو پیچھے کر دیتے ہیں اور وقفِ نَو کے ٹائٹل کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لیتے ہیں کہ ہم سپیشل ہوگئے۔

بعض کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ کیونکہ ہم وقفِ نَو میں ہیں اس لئے ہمیں اگر لڑکیاں ہیں تو ناصرات اور لجنہ اور لڑکے ہیں تو اطفال اور خدام کے پروگراموں میں شامل ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری تنظیم ایک علیحدہ تنظیم بن گئی۔ یہ بالکل غلط تصور ہے اگر کسی کے دل میں ہے۔ جماعت کا تو کوئی عہدیدار بھی حتی کہ امیر جماعت بھی اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ ذیلی تنظیم کا ممبر ہوتا ہے۔

پس ہر واقفِ نَو لڑکی اور لڑکے کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ عمر کے لحاظ سے اپنی تنظیموں کے ممبر ہیں جس جس عمر میں ہیں اور ان کے لئے ان کے پروگراموں میں حصہ لینا ضروری ہے اور جو حصہ نہیں لیتا ان کے بارے میں متعلقہ تنظیم کا صدر جو ہے وہ رپورٹ کرے اور اگر اس وقفِ نَو کی اصلاح نہیں ہوتی تو پھر ایسے بچے کو یا لڑکے کو یا نوجوان کو وقفِ نَو سکیم سے نکال دیا جائے گا۔ ہاں اگر بعض جماعتی پروگرام ہیں، وقفِ نَو کا پروگرام ہے، ذیلی تنظیموں کے پروگرام ہیں تو آپس میں مل جل کر ایک ایسے وقت رکھے جاسکتے ہیں جس میں ذیلی تنظیمیں اپنے پروگرام کریں اور وقفِ نَو والے اپنے۔ اور کوئی clash نہ ہو۔ پس اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

وقفِ نَو جیسا کہ میں نے کہا بڑے سپیشل ہیں لیکن سپیشل ہونے کے لئے ان کو ثابت کرنا ہوگا۔ کیا ثابت کرنا ہوگا؟ کہ وہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں دوسروں سے بڑھے ہوئے ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان میں خوف خدا دوسروں سے زیادہ ہے تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان کی عبادتوں کے معیار دوسروں سے بہت بلند ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ وہ فرض نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کرنے والے ہیں تب وہ سپیشل کہلائیں گے۔ ان کے عمومی اخلاق کا معیار انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ یہ ایک نشانی ہے سپیشل ہونے کی۔ ان کی بول چال، بات چیت میں دوسروں کے مقابلے میں بہت فرق ہے۔ واضح پتا لگتا ہے کہ خالص تربیت یافتہ اور دین کو دنیا پر ہر حالت میں مقدم کرنے والا شخص ہے تب سپیشل ہوں گے۔ لڑکیاں ہیں تو ان کا لباس اور پردہ صحیح اسلامی تعلیم کا نمونہ ہے جسے دوسرے لوگ بھی دیکھ کر رشک کرنے والے ہوں اور یہ کہنے والے ہوں کہ واقعی اس ماحول میں رہتے ہوئے بھی ان کے لباس اور پردہ ایک غیر معمولی نمونہ ہے تب سپیشل ہوں گی۔ لڑکے ہیں تو ان کی نظریں حیا کی وجہ سے نیچے جھکی ہوئی ہوں نہ کہ ادھر ادھر غلط کاموں کی طرف دیکھنے والی تب سپیشل ہوں گے۔ انٹرنیٹ اور دوسری چیزوں پر لغویات دیکھنے کی بجائے وہ وقت دین کا علم حاصل کرنے کے لئے صرف کرنے والے ہوں تو تب سپیشل ہوں گے۔ لڑکوں کے حلیے دوسروں سے انہیں ممتاز کرنے والے ہوں تو تب سپیشل ہوں گے۔ وقفِ نَو لڑکے اور لڑکیاں روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور اس کے احکامات کی تلاش کر کے اس پر عمل کرنے والے ہوں کی تو پھر سپیشل کہلا سکتے ہیں۔ ذیلی تنظیموں اور جماعتی پروگراموں میں دوسروں سے بڑھ کر اور باقاعدہ حصہ لینے والے ہیں تو پھر سپیشل ہیں۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے لئے دعاؤں میں اپنے دوسرے بہن بھائیوں سے بڑھے ہوئے ہیں تو یہ ایک خصوصیت ہے۔ رشتوں کے وقت لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی دنیا دیکھنے کی بجائے دین دیکھنے والے ہیں اور پھر وہ رشتے نبھانے والے بھی ہیں تو تب کہہ سکتے ہیں کہ ہم خالصۃً دینی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے رشتے نبھانے والے ہیں تو سپیشل کہلائیں گے۔ ان میں برداشت کا مادہ دوسروں سے زیادہ ہے، لڑائی جھگڑا اور فتنہ و فساد کی صورت میں اس سے بچنے والے ہیں بلکہ صلح کروانے والے ہیں تو سپیشل ہیں۔ تبلیغ کے میدان میں سب سے آگے آکر اس فریضہ کو سرانجام دینے والے ہیں تب سپیشل ہیں۔ خلافت کی اطاعت اور اس کے فیصلوں پر عمل میں صف اول میں ہیں تو سپیشل ہیں۔ دوسروں سے زیادہ سخت جان اور قربانیاں کرنے والے ہیں تو بالکل سپیشل ہیں۔ عاجزی اور بے نفسی میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں، تکبر سے نفرت اور اس کے خلاف جہاد کرنے والے ہیں تو بڑے سپیشل ہیں۔ ایم ٹی اے پر میرے خطبے سننے والے اور میرے ہر پروگرام کو دیکھنے والے ہیں تاکہ ان کو رہنمائی ملتی رہے تو بڑے سپیشل ہیں۔

اگر تو یہ باتیں اور تمام وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں یہ سب کرنے والے ہیں اور وہ تمام باتیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اور ان سے اس نے روکا ہے اس سے رکنے والے ہیں تو یقیناً سپیشل بلکہ بہت سپیشل ہیں ورنہ آپ میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ ماں باپ کو بھی یاد رکھنا چاہئے اور اپنے بچوں کی اس نہج سے تربیت کرنی چاہئے کیونکہ اگر یہ چیزیں ہیں تو اس وقت دنیا میں انقلاب لانے کا ذریعہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اگر یہ نہیں اور اس وجہ سے دنیا آپ کے نمونے کو دیکھنے والی نہیں تو سپیشل کیا اپنے عہدوں کو پورا نہ کرنے اور اپنی وفا کے معیار

ارشاد حضرت امیر المومنین

"ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے
وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍ مارچ 2016)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

"ہر ایسی چیز جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے وہ منکر ہے، جب تک کل
اخلاق رذیلہ کو نہ ترک کیا جاوے تزکیہ نفس حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 11؍ مارچ 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے وفاؤں اور بدعہدوں میں شمار ہوں گے۔

پس تربیت کے دور میں سے گزارتے وقت ماں باپ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اس لحاظ سے انہیں سپیشل بنائیں اور بڑے ہو کر یہ واقفین نَو خود اس سپیشل ہونے کے معیار کو حاصل کریں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اپنی دنیاوی تعلیم کے دوران مختلف دوروں سے گزرتے وقت بجائے خود فیصلے کرنے کے جماعت سے پوچھیں کہ ہمیں کس لائن میں جانا ہے۔ لائن منتخب کرنے کے بارے میں پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ واقفین نَو لڑکے جامعات میں جا کر مربی اور مبلغ بننے کو پہلی ترجیح دیں۔ اس وقت اس کی ضرورت ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھیل رہی ہے۔ نہ صرف ان ملکوں میں نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں جہاں جماعت کے قیام کو لمبا عرصہ گزر گیا ہے بلکہ نئے نئے ممالک بھی اللہ تعالیٰ جماعت کو عطا فرما رہا ہے اور وہاں جماعتیں قائم ہو رہی ہیں اور ہمیں ہر ملک میں بے شمار مربیان اور مبلغین چاہئیں۔ پھر ہمارے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ پاکستان میں ربوہ میں بہت سے ڈاکٹروں کی جو مختلف شعبوں کے ماہر ہوں ان کی ضرورت ہے۔ قادیان میں ہسپتال میں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ دنیا والے میرا خطبہ سن رہے ہیں اگر یہاں سے نہیں بھی جا سکتے تو اپنے اپنے ملکوں میں واقفین نَو اس طرف توجہ دیں اور ماہرین ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ بہت بڑا خلاء ہے کہ ہمارے پاس ماہرین ڈاکٹر کم ہیں۔ افریقہ میں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور ہر شعبہ کے ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ پھر اب گوئٹے مالا میں بڑا ہسپتال بن رہا ہے۔ وہاں تو کینیڈا سے بھی جا سکتے ہیں۔ یہاں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اور یہ ضرورت آئندہ بڑھے گی۔ انڈونیشیا میں ضرورت ہے اور جوں جوں جماعت پھیلے گی یہ ضرورت بڑھتی جائے گی۔ اس لئے سپیشلائز کر کے ان ممالک سے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اور تجربہ لے کر واقفین نَو بچوں کو جو ڈاکٹر بن رہے ہیں ان کو آگے آنا چاہئے اور جن ملکوں میں جانا آسان ہے وہاں جانا چاہئے۔ اپنے آپ کو پیش کریں پھر جماعت بھیج دے گی۔ اسی طرح سکولوں کے لئے ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹرز اور ٹیچرز کے لئے تو لڑکیاں اور لڑکے دونوں ہی کام آ سکتے ہیں اس لئے اس طرف توجہ کریں۔ کچھ آرکیٹکٹ اور انجنیئرز بھی چاہئیں جو تعمیرات کے شعبہ کے ماہر ہوں تا کہ مساجد مشن ہاؤسز سکول ہسپتال وغیرہ کی تعمیر کے کاموں میں صحیح نگرانی کر کے اور پلاننگ کر کے جماعتی اموال کو بچایا جا سکے۔ کم پیسے میں زیادہ بہتر سہولت مہیا کی جا سکے۔ پھر پیرا میڈیکل سٹاف بھی چاہئے اس میں بھی آنا چاہئے تو یہ تو وہ چند بعض اہم شعبے ہیں جن کی جماعت کو فی الحال ضرورت ہے۔ آئندہ ضروریات حالات کے مطابق بدلتی بھی رہیں گی۔

بعض واقفین نَو کی اپنی دلچسپی بھی بعض مضامین میں زیادہ ہوتی ہے اور جب میرے سے پوچھتے ہیں تو میں ان کی دلچسپی دیکھتے ہوئے ان کو اجازت بھی دے دیتا ہوں کہ وہ پڑھیں لیکن یہاں میں طلباء کو یہ بھی کہوں گا کہ وہ سائنس کے مختلف شعبوں میں ریسرچ میں بھی جائیں اور اس میں عمومی طور پر واقفین نَو بھی اور دوسرے سٹوڈنٹس بھی شامل ہیں۔ سائنس کے مختلف شعبہ جات کی ریسرچ میں ہمارے بہترین سائنس دان پیدا ہو جائیں تو آئندہ جہاں دین کا علم دینے والے احمدی ہوں گے اور دنیا دین سیکھنے کے لئے آپ کی محتاج ہو گی وہاں دنیاوی علم دینے والے بھی احمدی مسلمان ہوں گے اور دنیا آپ کی محتاج ہو گی۔ ایسی صورت میں واقفین نَو بیشک دنیا کا کام کر رہے ہوں گے لیکن ان کا مقصد اس علم اور کام کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا پر ثابت کرنا ہو گا، اس کے دین کو پھیلانا ہو گا۔

اسی طرح دوسرے شعبہ جات میں واقفین نَو جا سکتے ہیں لیکن بنیادی مقصد یہ ہے اور جس کو ہر ایک کو جاننا چاہئے کہ میں واقف زندگی ہوں اور کسی وقت بھی مجھے دنیاوی کام چھوڑ کر دین کی ضرورت کے لئے پیش ہونے کا کہا جائے تو بغیر کسی عذر کے، بغیر کسی حیل و حجت کے آ جاؤں گا۔

ایک اہم بات جو ہر واقف نَو کو یاد رکھنی چاہئے کہ دنیا کے کام کرنے کی اجازت انہیں دی جاتی ہے لیکن یہ دنیا کے کام انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور دین کا علم اور دین کی خدمت سے محروم کرنے والا نہ ہو بلکہ اس کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش ان کی اولین ترجیح ہو۔ قرآن کریم کی تفسیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ہر وقف نَو کے لئے ضروری ہے۔ وقف نَو شعبہ نے غالباً اکیس سال کی عمر تک سلیبس بنایا ہوا ہے وہ موجود ہے اس کے بعد خود اپنے دینی مطالعہ کو بڑھائیں یہ ضروری ہے۔

ماں باپ کو بھی میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ جتنی چاہے اپنے بچوں کی زبانی تربیت کر لیں اس کا اثر اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک اپنے قول و فعل کو اس کے مطابق نہیں کریں گے۔ ماں باپ کو اپنی نمازوں کی حالتوں کو نمونہ بنانا ہو گا۔ قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے کے لئے اپنے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ اعلیٰ اخلاق کے لئے نمونہ بننا ہو گا۔ دینی علم سیکھنے کی طرف خود بھی توجہ کرنی ہو گی۔ جھوٹ سے نفرت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ باوجود اس کے کہ بعض کو کسی عہدیدار سے تکلیف پہنچی ہو گھروں میں نظام کے خلاف یا عہدیداروں کے خلاف بولنے سے پرہیز کرنا ہو گا۔ ایم ٹی اے پر کم از کم میرے خطبات جو ہیں وہ باقاعدگی سے سننے ہوں گے اور یہ باتیں صرف واقفین نَو کے والدین کے لئے ضروری نہیں بلکہ ہر وہ احمدی جو چاہتا ہے کہ ان کی نسلیں نظام جماعت سے وابستہ رہیں انہیں چاہئے کہ اپنے گھروں کو احمدی گھر بنائیں، دنیاداروں کے گھر نہ بنائیں ورنہ اگلی نسلیں دنیا میں پڑ کر نہ صرف احمدیت سے دور چلی جائیں گی بلکہ خدا تعالیٰ سے بھی دور ہو جائیں گی اور اپنی دنیا و عاقبت دونوں برباد کریں گی۔

خدا کرے کہ نہ صرف تمام واقفین نَو بچے خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے والے اور تقویٰ پر چلنے والے ہوں بلکہ ان کے عزیزوں کے عمل بھی ان کو ہر قسم کی بدنامی سے بچانے والے ہوں۔ بلکہ ہر احمدی وہ حقیقی احمدی بن جائے جس کی بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تلقین فرمائی ہے تا کہ دنیا میں جلد تر ہم احمدیت اور حقیقی اسلام کا جھنڈا اٹھتا ہوا دیکھیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ’’انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے کہ میں نے خدا کو راضی کر لیا حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔‘‘ فرمایا کہ ’’اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرام کی اطاعت، اطاعت تھی‘‘۔ وہ حقیقی اطاعت تھی جس کا نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ فرماتے ہیں کہ ’’......کیا اطاعت ایک سہل امر ہے؟ جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں کہ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے اور کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو اور دوسرا کھلا رکھو۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 74-73۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’آدمی کو بیعت کر کے صرف یہی نہ ماننا چاہئے کہ یہ سلسلہ حق ہے اور اتنا ماننے سے اسے برکت ہوتی ہے۔......صرف ماننے سے اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہوتا جب تک اچھے عمل نہ ہوں۔ کوشش کرو کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہو تو ہو نیک بنو۔ متقی بنو۔ ہر ایک بدی سے بچو۔......زبانوں کو نرم رکھو۔ استغفار کو اپنا معمول بناؤ۔ نمازوں میں دعائیں کرو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 274۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم ہونے والی ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو پورا کرنے والی ہوں۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ○لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

’’خدا کی قسم‘‘

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہشمند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

[redacted]

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ (1)

مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ ان تین فلسطینی بہنوں میں سے ایک ہیں جنہیں قبول احمدیت کے بعد بہت ہی اذیت ناک حالات سے گزرنا پڑا۔عزیز واقارب اور اہل خانہ کی مخالفت کے علاوہ اپنے بچوں سے بھی علیحدگی کا دکھ سہنا پڑا،لیکن انکے پایۂ ثبات میں لغزش نہ آئی۔

بڑی بہن کی بیعت اور بشارت

سب سے پہلے ان کی بڑی بہن مکرمہ سماح عبد الجلیل صاحبہ کا جماعت سے تعارف ہوا اور پھر تحقیق کے بعد انہوں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بار بار ایک رؤیا دکھایا جس کے بارہ میں وہ بیان کرتی ہیں کہ:

’’میں نے دیکھا کہ مَیں لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک ایسے راستہ پر چل رہی ہوں جس کے بارہ میں میرے دل میں یہ بات راسخ ہوچکی ہے کہ یہ جنّت کو جانے والا راستہ ہے۔اتنے میں دیکھتی ہوں کہ میرے اہل خانہ دیگر بے شمار لوگوں کے ساتھ ایک اور راستہ پر چل رہے ہیں۔وہ مجھے بلاتے ہیں کہ مَیں ان کے ساتھ ان کے راستہ کی مسافر بن جاؤں ، اور میری جماعت کے بارہ میں کہتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔جبکہ مَیں انہیں بلاتی ہوں کہ یہی جماعت صحیح راستہ پر ہے اور یہی وہ راستہ ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے اس لئے آپ بھی میرے ساتھ اسی راستہ پر آ جائیں۔‘‘

اس رؤیا کے بعد مکرمہ سماح عبدالجلیل صاحبہ نے بیعت کرلی اور باوجود سخت مخالفت کے اپنے اہل خانہ کو تبلیغ کرنے لگ گئیں۔مکرمہ سماح عبدالجلیل صاحبہ کی بیعت کا واقعہ ہم تقریباً پانچ سال قبل مصالح العرب کی قسط نمبر 137 میں بیان کرآئے ہیں۔

مکرمہ سماح صاحبہ نے اپنی تبلیغی سرگرمیوں کے دوران رؤیا میں یہ بھی دیکھا کہ انکی دو بہنیں بھی انکی ہمسفر ہوگئی ہیں چنانچہ انہوں نے دعا کے ساتھ ان دو بہنوں کو خصوصی طور پر تبلیغ کرنی شروع کردی۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بالآخر یہ دو بہنیں بھی احمدی ہوگئیں ان میں سے ایک کا نام مکرمہ سحر محمود ہے جبکہ دوسری مکرمہ امل عبدالجلیل ہیں جن کے احمدیت کی طرف سفر کے واقعہ کا ایک حصہ اس قسط میں پیش کیا جائے گا۔مکرمہ امل عبدالجلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں:

فرقۂ ناجیہ اور میری جماعت

میرا تعلق فلسطین سے ہے اور میری عمر اس وقت 38 سال ہے۔میرے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ہم سعودی عرب میں رہتے تھے۔بچپن سے ہمیں یہی بتایا جاتا رہا کہ ہم ہی وہ فرقۂ ناجیہ ہیں جن کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔لیکن میں جب اپنے اردگرد کے ماحول میں لوگوں کو دیکھتی تو یہ کہے بغیر نہ رہ سکتی تھی کہ کیا اہل جنت کی صفات ایسی ہوتی ہیں؟ اور کیا جنت صرف ایسی جماعت کیلئے پیدا کی گئی ہے جو اپنے ایمان ،اخلاق اور کردار میں نہ صرف گراوٹ کا شکار ہیں بلکہ دوسروں کی گمراہی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ان حقائق کے پیش نظر مجھے کبھی بھی اس بات سے اتفاق نہ تھا کہ میری جماعت ہی فرقۂ ناجیہ ہے۔

میں نے میٹرک تک سعودی عرب میں تعلیم حاصل کی۔ ہم چھٹیوں میں فلسطین اور اردن میں آجاتے اور تقریباً 14 سال کی عمر سے ہی میں ہر دو ممالک میں قیام کے دوران مراکزِ تعلیم القرآن میں جا کر دیکھتی کہ آیا یہاں قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے والے اس تعلیم کو اپنی زندگیوں میں عملی طور پر بھی لاگو کرتے ہیں یا نہیں۔لیکن میں نے دیکھا کہ مجھے دین کی حقیقت سے دور کرنے میں جس طبقے نے سب سے زیادہ کردار ادا کیا وہ حفاظِ قرآن کا طبقہ ہے جو سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے یہی لقب کافی ہے کہ وہ حافظ قرآن ہیں اور اسکے بعد وہ جو بھی کریں وہ سب معاف ہے۔

اپنے ماحول پر نظر دوڑانے اور فلسطین اور اردن میں اسلامی فرقوں کے مختلف افراد سے ملنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ مسلمانوں میں کوئی جماعت بھی ایسی نہیں جو فرقۂ ناجیہ کہلانے کی مستحق ہو۔

حقیقتِ ایمان اور معرفت الٰہی کی تلاش

مذکورہ بالا صورتحال میں میں نے خود کو سمجھانے کی خاطر کہا کہ مجھے چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں اور اسلامی تعلیمات پر عمل کرکے دوسروں کے لئے نمونہ بننے کی کوشش کروں۔لیکن ایسا کرنے کے باوجود میں نے محسوس کیا کہ میری روحانی ترقی نہیں ہو رہی،کوئی چیز مجھے خدا تعالیٰ تک پہنچنے سے روک لیتی ہے اور باوجود کوشش کے میں تقرب الی اللہ کے میدان میں آگے بڑھنے سے قاصر رہتی ہوں۔مجھے اس حالت کی کچھ سمجھ نہ آتی تھی اور نہ ہی اس مشکل کا کوئی حل سجھائی دیتا تھا۔مختلف مولویوں کے لیکچرز سننے سے بھی مجھے خدا تعالیٰ پر ایمان کی حقیقت سمجھ میں نہ آسکی۔میری عبادات محض الفاظ وعبارات کا تکرار ہی ثابت ہوئیں۔میں خدا تعالیٰ سے بہت ڈرتی تھی اور مولویوں کے وعظ سے متاثر ہوکر یہی سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہر بات پر ناراض ہوجاتا ہے۔اس لئے میں اپنے فرائض بڑی تندہی کے ساتھ ادا کرتی تھی تا خدا تعالیٰ مجھ سے ناراض ہوکر مجھے جہنم میں نہ ڈال دے۔لیکن اسی وقت میرے دل میں یہ خیال بھی آتا تھا کہ اللہ تعالیٰ رحمن اور رحیم بھی تو ہے وہ غفور بھی تو ہے، پھر ہمیں اُس سے اِس قدر ڈرایا کیوں جاتا ہے؟ میری خوف کی اس حالت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ میں اکثر اپنے گھر کی چھت پر چڑھ کر رویا کرتی تھی اور خدا تعالیٰ سے بے قرار ہوکر دعا کیا کرتی تھی کہ خدایا تو مجھے اپنے عرفان سے بہرہ مند فرما۔مجھے اپنی ذات پر کامل یقین عطا فرما۔خدایا! میں تو یہ سمجھنے سے بھی قاصر ہوں کہ ایک طرف تیرے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ تُو انسانوں کی نمازوں کا محتاج نہیں ہے جبکہ دوسری طرف جو حقیقت نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کو عبادتیں کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔اور اگر وہ نہ کریں تو انہیں قسماقسم کے عذابوں کی وعید سنائی جاتی ہے۔

پھر کبھی کبھار میں مجبور ہوکر دینی عالمات اور دینی علوم کی طالبات سے بھی یہ سوال کرتی کہ عبادت کا وہ کونسا طریقہ ہے جس کے ذریعہ مجھے اللہ تعالیٰ کے وجود اور اسکی قربت کا احساس ہونے لگے؟ تو اس سوال کے جواب میں مجھے عجیب عجیب نظروں سے دیکھا جاتا جیسے میں نے کوئی ایسی بات کہہ دی ہو جسکی پاداش میں میرا قتل واجب ہوگیا ہو۔

میری دعاؤں اور مذکورہ امور کے بارہ میں سوچوں کا سلسلہ جاری رہا تاآنکہ ہم سعودی عرب سے فلسطین واپس آ گئے۔ یہاں آ کر میری شادی ہوگئی ،ازاں بعد میں نے یہاں اپنی یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کی اور پھر ٹیچنگ کا کورس کر کے گورنمنٹ کے سکول میں بطور ٹیچر کام کرنے لگ گئی۔

لوگوں سے میرا میل جول بڑھا تو معلوم ہوا کہ اسلام سے دور لوگوں کی تعداد، اسلامی تعلیمات پر بظاہر عمل کرنے والوں سے بہت زیادہ ہے۔سعودی عرب میں اسلامی احکام کی ظاہری پابندی بہت زیادہ تھی لیکن فلسطین میں دیکھا کہ ایک بڑی تعداد تو نماز روزہ سے ہی بے خبر تھی ،لوگ برائیوں کا ارتکاب کرتے تھے ،سرعام گندا میوزک سنتے تھے،عورتوں میں بے پردگی عام تھی اور قدم قدم پر خدا خوفی کا فقدان تھا۔

احمدیت سے تعارف

2003ء کی بات ہے کہ میں اپنے والدین کو ملنے کے لئے گئی تو دیکھا کہ انکے گھر میں شور مچا ہوا ہے۔سب میری بڑی بہن سماح کے خلاف بول رہے تھے۔ کچھ دیر اس شور کو سننے کے بعد معلوم ہوا کہ میری بہن نے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرلی ہے،اور اب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور نبی پر ایمان لانے کی نہ صرف قائل ہے بلکہ اس کی تبلیغ بھی کر رہی ہے۔میں بہت خوفزدہ ہوگئی اور بچپن سے لے کر اب تک اپنے سنے سنائے دینی علم کے زیر اثر یہ کہنے لگ گئی کہ اب میری بہن سماح پر خدا کا غضب نازل ہوگا اور وہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دی جائے گی اور اب تک جو کچھ اس نے عبادتیں کی ہیں اور نیکیاں کمائی ہیں سب اکارت جائیں گی۔ یہ سوچ کر میں بھی اہل خانہ کے شور میں شامل ہوگئی اور اپنی بہن سماح سے مخاطب ہوکر سوال کرنے لگی کہ جس شخص کی تم نے بیعت کی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کیسے ہوگیا؟ اسکے معجزات کیا ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ مجھے حیرت اس بات سے نہیں ہورہی تھی کہ سماح مسیح اور مہدی کو ایک وجود قرار دے رہی تھی اور پھر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو ان دونوں کا مصداق ثابت کرنے کی کوشش کر رہی تھی، بلکہ مجھے حیرت اسکی پراعتمادی اور اپنے سچا ہونے کے یقین پر ہورہی تھی۔ میں نے دین اسلام کے احکام کا ظاہری علم حاصل کیا تھا اور ان کی حقانیت پر بھی میرا ایمان تھا۔اسکے باوجود مجھے ایسا یقین اور اعتماد حاصل نہ تھا جو میری بہن سماح کو محض چند دنوں میں میسر آ گیا تھا۔

میری اس بے اعتمادی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ میں اندر سے بے یقینی اور عدم اطمینان کا شکار تھی،علماء وواعظین کی تقاریر اور تفاسیر سن سن کر میں اس نتیجہ پر پہنچی تھی کہ قرآن کریم ہر زمان ومکان کے لئے نہیں ہے اور خدا کا غضب اسکی رحمت پر حاوی ہے نہ کہ اسکے برعکس ہے اسکی وجہ یہ تھی کہ ہمیں بات بات پر عذاب الٰہی سے ڈرایا جاتا تھا۔میں اکثر یہ خیال کرتی تھی کہ میں خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی مرتکب ہورہی ہوں اور اللہ تعالیٰ آخرت میں مجھے سزا دے گا کیونکہ میرے دل میں شکوک وشبہات ہیں جو خدا سے مخفی نہیں ہیں اور خدا کے سامنے جاتے ہی میرے ایمان کی حقیقت کھل جائے گی۔اس صورتحال کو تصور میں لاکر میں اکثر بہت زیادہ استغفار کرتی اور خدا تعالیٰ سے ہدایت یابی کے لئے دعائیں کیا کرتی تھی۔

ایک جملہ نے زندگی کا دھارا بدل دیا

سماح کے ساتھ میری بحثیں چند ایام تک جاری رہیں۔ میں ان ایام میں سخت خوفزدہ تھی کہ سماح پر کوئی عذاب نہ نازل ہوجائے۔ نیز گو میں اپنی دینی حالت سے مطمئن نہ تھی پھر بھی میرا یہی موقف تھا کہ مجھے کسی نئی چیز کے بارہ میں سننے یا جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنے عقیدے کے بارہ میں شکوک وشبہات کا شکار ہونے کے باوجود میں کہہ رہی تھی کہ میں سچی ہوں ۔جب میں نے اپنی بحثوں میں اس بات کا بکثرت اظہار کیا تو میری بہن سماح نے کہا کہ تمہارے اس متشددانہ موقف کے پیش نظر تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی ہوتی تب بھی آپؐ پر ایمان نہ لاسکتی۔

اس جملہ نے مجھے اندر سے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ میں نے کہا کہ خدا کے قرب کی راہوں کے متلاشی کے سامنے تحقیق کی ایک راہ کھل رہی ہے لیکن متلاشی کہہ رہا ہے کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

سماح کے اس جملہ نے مجھے نئے سرے سے ہر چیز کے بارہ میں سوچنے پر مجبور کردیا۔اور میں نے کہا کہ شاید یہ مسلمانوں کی وہی جماعت ہو جس کی مجھے تلاش ہے اور شاید اسی جماعت میں شمولیت کے بعد مجھے وہ رستہ مل جائے جس کی تلاش میں میں سرگرداں ہوں،اور شاید اسی جماعت کا حصہ بن کر میرے لئے قرب الٰہی کی منازل کو طے کرنا آسان ہوجائے۔ چنانچہ میں نے جماعتی لٹریچر کو پڑھنے اور جماعت کی صداقت کو جاننے کے لئے تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں نے سماح سے کہا کہ مجھے بعض جماعتی کتب لادو۔اور پھر محض چندروز کے مطالعہ کے بعد ہی مجھے دلی راحت میسر آتی گئی۔ میرا دل جماعت کے بارہ میں صاف ہوتا گیا اور حقیقت آشکار ہونا شروع ہوگئی۔ خدا تعالیٰ نے اپنی پیاری جماعت کے قریب کرنے سے پہلے مجھے اپنے قرب کے بعض نظارے دکھائے جن میں سے ایک یہ تھا کہ مجھے محسوس ہونے لگا کہ اب میری دعائیں قبول ہونے لگی ہیں۔ جب ایسے ابتدائی نشانات کی کثرت ہونے لگی تو انکے ساتھ ساتھ میرے دل میں احمدیت کی صداقت بھی جاگزیں ہونا شروع ہوگئی۔

وہ جماعت مل گئی جسکی تلاش تھی

جماعت احمدیہ کی صداقت کا یقین راسخ ہونے کے بعد میں نے کہا کہ مجھے جماعت کی صداقت کا اعتراف کرکے اس میں شمولیت کا اعلان کردینا چاہئے۔ لیکن اسکا نتیجہ کیا ہوگا؟ کیا وہی جو میری بہن سماح کے ساتھ ہوا؟ کیا میں ایسی مخالفت کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہوں؟ میں نے اپنے احمدی ہونے کے اعلان کے بعد کے حالات کا کسی قدر جائزہ لینے کے لئے اپنے خاوند کو اپنے احمدیت کی طرف میلان کے بارہ میں بتایا تو یہ خبر اس پر بجلی بن کر گری۔ وہ پاگل سا ہوگیا اور مجھے دھمکیاں دینے لگ گیا۔ میں اس بات کی متحمل نہ تھی اس لئے خاموشی اختیار کرلی۔ اس دوران میں احمدیت کے لٹریچر کو پڑھتی رہی اور احمدیوں کے ساتھ رابطے میں رہی۔ پھر جب میری محمد شریف عودہ صاحب سے ملاقات ہوئی اور انکی باتیں سنیں تو میں یہ کہنے پر مجبور ہوگئی کہ یہی وہ جماعت ہے جس کی مجھے تلاش تھی۔ کیونکہ یہی وہ جماعت ہے جو اسلام کا حقیقی احترام کرنے والی ہے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کی حفاظت اور آپ کا دفاع کرنے والی ہے۔

............(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21 اکتوبر 2016)

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا، اکتوبر، نومبر 2016ء

مسکراتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دیں اور کسی قسم کی بداخلاقی کسی مہمان سے نہ کریں

۞ نئے آنے والے کارکنان کو میں کہوں گا کہ جلسے میں جہاں بھی آپ کی ڈیوٹی ہے آپ نے ہر ایک سے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اچھے طریقے سے ملنا ہے۔ اعلیٰ اخلاق میں سب سے بڑی چیز یہی ہے کہ ہمیشہ مسکراتے ہوئے اور بد سے بدحالات میں بھی مسکراتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دیں اور کسی قسم کی بداخلاقی کسی مہمان سے نہ کریں*

۞ ان دنوں میں یاد رکھیں کہ ہمارے کام ہمیشہ دعاؤں سے ہوتے ہیں اس لئے جہاں آپ ڈیوٹی دے رہے ہوں، وہاں دعاؤں پر بھی خاص طور پر زور دیں۔ ہر کارکن یہ بھی یاد رکھے کہ جلسے کی ڈیوٹی عبادات کی متبادل نہیں ہے۔ اگر ڈیوٹی کے دوران مسجد میں نمازوں کا موقعہ نہیں ملتا تو پھر ہر گروپ اپنی علیحدہ باجماعت نماز ادا کرے۔ اس کی پابندی ہونی چاہئے*

(جلسہ کے کارکنان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب)

ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر ظلم و ستم ختم ہو جائے گا

❁ ہم تو قرآن کریم کی پیروی کرتے ہیں اور اس میں کہیں بھی کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ تم وحشیانہ سلوک کرو، خودکش حملہ جائز نہیں ہے۔ کسی انسان کا بے سبب قتل ایسا ہی ہے جیسا کہ تمام انسانیت کا قتل۔ قرآن کریم ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے۔ مجھے علم نہیں کہ وہ یہ تعلیم کہاں سے لیتے ہیں۔ جو وہ عمل کر رہے ہیں اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے*

❁ امت مسلمہ کو ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو ان کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی کرے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ شخص آچکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ ہیں*

❁ ان تمام مسائل کا حل جن کے سبب مسلم ممالک میں پریشانی یا فساد برپا ہے، فقط یہی ہے کہ اُس شخص کو مان لیا جائے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہے ہم احمدی یہ مانتے ہیں کہ ایک دن اللہ کے فضل سے لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور دنیا کے اکثر لوگ اس جماعت میں شامل ہو جائیں گے تا کہ کامل امن اور انصاف قائم ہو جائے*

❁ ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم و ستم ختم ہو جائے گا۔ ہم اپنا کام ترک نہیں کریں گے۔

(الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے انٹرویو)

جو قومیں بچوں کی تربیت پر توجہ نہیں دیتیں وہ زوال پذیر ہو جاتی ہیں

- احمدی عورت اور لڑکی کی سب سے بڑھ کر یہ ذمہ داری ہے کہ اس نے نہ صرف اپنے آپ کو ہی شیطان کے حملوں سے بچانا ہے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی ان حملوں سے بچانا ہے۔ ایک حقیقی احمدی مسلمان عورت اپنے بچے کو بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کے علاوہ اسلام کے اعلیٰ اخلاق کے معیار کیا ہیں۔ ایک احمدی عورت ہے جو اپنے بچے کو بتا سکتی ہے کہ تمہارے احمدی مسلمان ہونے کا مقصد کیا ہے۔ اس موجودہ بگڑے ہوئے معاشرے میں یہ تربیت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ایک بہت بڑا چیلنج ہے*
- میں باپوں کو اس تربیت کی ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں کرتا یقیناً باپ بھی ذمہ دار ہیں۔ لیکن زیادہ وقت بچے ماؤں کے پاس رہتے ہیں اس لئے اسلام ماؤں پر ذمہ داری ڈالتا ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کا حق ادا کریں۔ یہ تربیت جو ماں کرتی ہے اور جس محنت سے اس طرف توجہ دیتی ہے یہ جہاد سے کم نہیں ہے۔ عورت ہی ہے جو بچوں کی تربیت کر کے قوم کی بنیادیں مضبوط کرتی ہے یا کر سکتی ہے۔ جو قومیں بچوں کی تربیت پر توجہ نہیں دیتیں وہ زوال پذیر ہو جاتی ہیں*
- اپنی نسل میں سے ایسی لڑکیاں پیدا کریں جو بہترین بیویاں ہوں اور بہترین ساسیں ہوں اور بہترین نندیں ہوں اور بہترین بھابیاں ہوں اور ایسے لڑکے پیدا کریں جو بہترین خاوند ہوں، بہترین باپ ہوں، بہترین سسر ہوں اور بہترین بیٹے ہوں۔ اگر یہ ہو جائے تو کوئی بچی اپنے سسرال میں کبھی مظلوم نہ ہوگی*

(جلسہ سالانہ کینیڈا کے دوسرے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب)

رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 6، 7 اور 8 اکتوبر 2016 کی مصروفیات

6 اکتوبر 2016ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری اُمور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج پروگرام کے مطابق لنگر خانہ کا معائنہ اور اس کے بعد جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور لنگر خانہ کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے۔ یہ لنگر خانہ Peace Village کے ایک حصّہ میں کھلی جگہ پر مارکیز لگا کر تیار کیا گیا ہے۔ کُل چھ لنگر خانے علیحدہ علیحدہ بنائے گئے ہیں اور ان میں کل 240 چولہے موجود ہیں۔

لنگر خانہ میں اس وقت پانچ شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ گوشت سپلائی، فوڈ لوڈنگ اور اَن لوڈنگ، سٹوریج، فوڈ کوالٹی اور صفائی۔ ان شعبہ جات میں دوسو کارکنان کام کر رہے ہیں۔

لنگر خانہ میں مختلف اشیاء کو محفوظ طریقے سے سٹوریج کرنے کے لئے کل آٹھ ٹریلرز موجود ہیں۔ ان میں سے تین ٹریلرز میں ریفریجریٹر کی سہولت موجود ہے۔ کارکنان کی آسانی کے لئے لنگر خانہ میں ہی نماز کی ادائیگی کا علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لنگر خانہ میں تشریف لائے تو افسر صاحب جلسہ سالانہ اور ناظم صاحب لنگر خانہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کارکنان نے نعرے لگائے۔

افسر صاحب جلسہ سالانہ نے لنگر خانہ کے تمام انتظامات کے بارہ میں اور مختلف کنٹینرز میں سٹور کی گئی اشیاء کے بارہ میں بتایا۔

حضور انور ایک لنگر خانہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ یہاں آلو گوشت کا سالن پکا ہوا تھا۔ حضور انور نے اس کے معیار کا جائزہ لیا کہ اچھی طرح تیار ہو چکا ہے۔ حضور انور نے دیگ سے ایک آلو نکال کر اس کے مختلف حصّے کئے اور فرمایا ابھی کچھ سخت ہے۔

حضور انور نے نان کا بھی جائزہ لیا اور دریافت فرمایا کہ کہاں سے حاصل کرتے ہیں اور کب منگواتے ہیں۔ نان تازہ اور فریش ہونے چاہئیں۔ اس پر منتظمین نے بتایا کہ یہ ایک روز قبل کے ہیں اور کل منگوائے تھے اور یہ Whole Wheat کے ہیں۔

حضور انور نے ایک دیگ میں گوشت اور آلو کی مقدار کے بارہ میں دریافت فرمایا: اس پر منتظمین نے بتایا

کہ ایک دیگ میں وزن کے حساب سے 40 پونڈ گوشت اور 25 پونڈ آلو ڈالے جاتے ہیں۔ منتظمین نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ایک دن میں 24 ہزار لوگوں کو کھانا پیش کیا جائے گا اور شام کو پیس وِلیج میں آٹھ ہزار لوگوں کے کھانے کا انتظام ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا آمد کے ساتھ ہی لنگر خانہ میں کھانے کا انتظام شروع ہو چکا ہے اور مہمانوں کی پہلے سے آمد کی وجہ سے روزانہ چار سے چھ ہزار لوگوں کے کھانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

لنگر خانہ کے اس معائنہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُس لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا جو سارا سال جاری رہتا ہے اور مستقل بنیادوں پر قائم ہے۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے ہوسٹل میں مقیم طلباء کا کھانا یہیں تیار ہوتا ہے اس کے علاوہ روزمرّہ آنے والے مہمانوں کے لئے بھی اسی لنگر خانہ میں کھانا تیار ہوتا ہے۔

لنگر خانہ کی انتظامیہ نے ایک کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کیک کے مختلف حصّے کئے جو بعد ازاں کارکنان نے آپس میں تقسیم کئے۔

لنگر خانہ کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے آئے۔ تمام ناظمین، نائب ناظمین اور معاونین ایک ترتیب کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔

شعبہ جلسہ سالانہ، جلسہ گاہ اور خدمت خلق کے نائب افسران کی تعداد 16 ہے، ناظمین کی تعداد 116 ہے، جبکہ معاونین کی تعداد 3200 ہے۔

خواتین کی انتظامیہ ناظمات اور کارکنات کے بیٹھنے کا انتظام ایوان طاہر میں کیا گیا تھا۔ لجنہ میں 9 ناظمہ اعلیٰ، 41 ناظمات، 80 نائب ناظمات اور کارکنات کی تعداد 1760 ہے۔

ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم شیخ عبد الہادی صاحب نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

جلسہ کے کارکنان سے حضور انور کا خطاب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کارکنان سے خطاب فرمایا:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ان تمام ممالک میں جہاں جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے ایک عرصہ ہو چکا ہے۔ جلسے منعقد ہوتے ہیں اور جلسے کے انتظامات کے لئے ڈیوٹیاں دینے والے کارکنان بھی مہیا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام وہ جماعتیں جہاں ایک لمبے عرصے سے جلسے منعقد ہو رہے ہیں وہاں کے کارکنان بھی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لئے خوب ٹرینڈ ہو چکے ہیں۔ بڑے منجھ چکے ہیں۔

مختلف جلسوں کے موقع پر، خاص طور پر یوکے میں یا بعض جگہوں پر جہاں میں خود شامل ہوتا ہوں کارکنان کو کچھ مخاطب ہوتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ یہ پیغام پہنچ بھی جاتا ہے۔ اس لئے جہاں تک نصائح کا تعلق ہے اگر آپ سب کارکنان، سب کام کرنے والے ایم ٹی اے سے جڑے ہوئے ہیں، اس کو سننے والے ہیں، تو ہر ایک کو اب یہ پتہ لگ جانا چاہئے کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔ لیکن بہرحال یاددہانی کے طور پر ذکر کرنا بھی، یاددلانا بھی، اللہ تعالیٰ کا ہی حکم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جلسے کے لئے آپ سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس کسی خدمت کے لئے اپنے آپ کو آپ نے پیش کیا، کوئی اس میں زبردستی نہیں تھی بلکہ ایک شوق سے آپ نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ انسان کے اپنے گھر میں مہمان آتا ہے تو اس کے لئے جو بھی اس سے بَن پڑتا ہے وہ کرتا ہے۔ ایک ایسی ہستی جو ہم سب کو بہت پیاری ہے جس نے خاص طور پر جماعت کو یہ توجہ بھی دلائی کہ تم مہمانوں کی خدمت کرو۔ ان مہمانوں کی جو دین کی خاطر سفر کر کے آنے والے ہیں۔ تو ان کی یہ خدمت کس جوش اور جذبے سے کارکنان کو کرنی چاہئے۔ اس کا خود اندازہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک انتظامی معاملات کا سوال ہے میرے خیال میں، گو کہ میں کافی سالوں بعد یہاں جلسہ پر آیا ہوں، کینیڈا کی جماعت کے کارکنان جو جلسہ پر خدمت کرنے والے ہیں اس حد تک اپنے اپنے کام میں ماہر ہو چکے ہیں کہ وہ ہر کام کو باریکی سے سمجھ کر کرنے والے ہوں گے انشاء اللہ۔ مجھے ان سے یہی امید ہے لیکن بعض دفعہ بعض نئے آنے والے بھی کارکنان ہوتے ہیں اور اب تو بہت سارے گزشتہ چند سالوں میں پاکستان سے آئے ہیں۔ پاکستان سے آنے والے افرادِ جماعت کو جب تک وہاں جلسے منعقد ہوتے تھے جلسے کے کاموں کا بڑا ماہر سمجھا جاتا تھا اور خاص طور پر ربوہ کے رہنے والوں کو۔ لیکن گزشتہ تقریباً چوراسی سے لے کے اب تک تینتیس چونتیس سال سے وہاں جلسے نہیں ہوئے۔ اور ایک نسل جو اُس وقت کام کرنے والی تھی وہ بوڑھی ہو چکی ہے۔ اور جو زیادہ بڑی عمر کے تھے وہ شاید اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں۔ اُس وقت جو بچے تھے وہ جوان ہو کر بلکہ انصار اللہ کی عمر کو پہنچنے والے ہیں۔ اس لئے ان کو کوئی تجربہ نہیں ہے۔ اس لئے یہاں آنے والے جو پاکستان سے آئے ہیں، چاہے وہ ربوہ سے بھی آنے والے ہوں، گو کہ ربوہ میں ہر سال یا سال میں کئی مرتبہ ڈیوٹیاں لگائی جاتی ہیں اور ان کارکنان کو خاص طور پر لنگر خانے چلانے کے لئے ٹرینڈ کیا جاتا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ حالات بہتر کرے تو وہاں کے کارکنان کی ایسی تربیت ہوئی ہوئی ہو جو فوری طور پر کام کو سنبھال سکیں۔ لیکن بہرحال ایک تربیتی دور سے گزرنا، تجرباتی طور پر کسی کام کو انجام دینا اور حقیقت میں مہمانوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی خدمت کرنا، ایک بالکل مختلف چیز ہے۔ اس لئے نئے آنے والے کارکنان کو مَیں کہوں گا۔ بعض بچے جوان ہوئے ہیں جو اب کارکن بنے ہیں۔ بعض نئے آنے والے ہیں جو بطور کارکن کام کر رہے ہیں کہ جلسے میں جہاں بھی آپ کی ڈیوٹی ہے آپ نے ہر ایک سے جس پہلی بات کو سامنے رکھنا ہے وہ یہ ہے کہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے، اچھے طریقے سے ملنا ہے۔ کسی بھی ڈیوٹی پر مقرر فرد کو یہ ضروری نہیں ہوتا کہ بعض مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر جھگڑے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض کارکنوں کو غصہ دلانے کی کوشش بھی کریں گے۔ بعض حالات ایسے سامنے آ جاتے ہیں کہ انسان چڑ بھی جاتا ہے۔ لیکن ایک احمدی کارکن کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے اعلیٰ اخلاق ہمیشہ قائم رہیں۔ کسی کا کوئی عمل اس کے اعلیٰ اخلاق چھین نہ سکے۔ اور اعلیٰ اخلاق میں سب سے بڑی چیز یہی ہے کہ ہمیشہ مسکراتے ہوئے اور بد سے بد حالات میں بھی مسکراتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دیں اور کسی قسم کی بد اخلاقی کسی مہمان سے نہ کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہاں! جو معاونین ہیں، کارکنان ہیں، وہ اپنے سے بالا افسر کو بات پہنچا سکتے ہیں اور جو افسران ہیں وہ اپنے امیر کو بتا سکتے ہیں کہ یہ یہ لوگ اس قسم کی بد اخلاقی کرنے والے ہیں تا کہ جو تربیت کا نظام ہے، سمجھانے کا نظام ہے، وہ ان کی اصلاح کی کوشش کر سکیں۔ لیکن براہِ راست کسی قسم کا بھی جھگڑا نہیں ہونا چاہئے۔ چاہے وہ ٹریفک کے کنٹرول پر مامور کارکنان ہیں۔ خاص طور پر کاروں کا جب رش پڑتا ہے۔ اب تو اور بھی زیادہ کاریں ہو گئی ہوں گی یہاں کہ کافی رش ہوتا ہے اور ٹریفک کو صحیح طرح اس کی راہنمائی کرنا، ان کو ان کی جگہ پر لے کر جانا کافی مشکل کام ہوتا ہے۔ نہ بھی جگہ ہو، تب بھی بعض لوگ زبردستی اپنی کاروں کو اندر لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے حالات میں ان کو پیار سے سمجھائیں، آرام سے سمجھائیں، اور اگر کوئی پھر بھی قاعدے اور قانون کو توڑتا ہے۔ اس کی بالا افسر کو صرف شکایت کر دیں تا کہ جو تربیت کا نظام ہے، وہ خود ہی ان کو سمجھائے اور ان کی اصلاح کی کوشش کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح کھانے کے وقت بعض لوگوں کے اپنے اپنے مزاج ہوتے ہیں۔ وہ کھانے میں بڑے نخرے بھی کرتے ہیں۔ لیکن جن کی کھانے پہ ڈیوٹی ہے، ان کو چاہئے کہ اسی طرح ان لوگوں کے نخرے برداشت کریں جس طرح ماں اپنے بچے کو کھانا کھلاتے ہوئے اس کے نخرے برداشت کرتی ہے۔ کسی قسم کی بد اخلاقی نہیں ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح صفائی کا نظام ہے۔ صفائی نہایت اہم چیز ہے۔ جلسہ گاہ کے جو کارکنان ہیں، ان کا صفائی کا اپنا ایک نظام ہے۔ جو ہیلتھ اینڈ سینیٹیشن والے ہیں ان کا اپنا نظام ہے۔ تو ہر نظام کا اپنا ایک نظام ہے۔ کسی بھی کام کو معمولی نہ سمجھنا چاہئے بلکہ اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے اور خوش اخلاقی سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ہر کارکن کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا کے جو حالات ہیں وہ صرف سیکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے کہ سیکیورٹی پر نظر رکھیں بلکہ ہر کارکن کو اپنے اپنے علاقے میں، اپنی جگہ پر، جہاں جہاں ان کی ڈیوٹی ہے بہت زیادہ توجہ سے بہت vigilant ہو کے، اپنے دائیں بائیں نظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان دنوں میں یاد رکھیں کہ ہمارے کام ہمیشہ دعاؤں سے ہوتے ہیں اس لئے جہاں آپ ڈیوٹی دے رہے ہوں، وہاں دعاؤں پر بھی خاص طور پر زور دیں اور ہر کارکن یہ بھی یاد رکھے کہ جلسے کی ڈیوٹی عبادات کی متبادل نہیں ہے۔ جہاں نمازوں کا حکم ہے، باجماعت نمازوں کا حکم ہے، وہ ادا کرنی بھی ضروری ہیں اور اگر ڈیوٹی کے دوران مسجد میں یا جو بھی جگہ ہے جلسہ گاہ میں نمازوں کا موقعہ نہیں ملتا تو پھر ہر گروپ اپنی علیحدہ باجماعت نماز ادا کرے۔ اس کی پابندی ہونی چاہئے۔ اور افسران کو، ناظمین کو اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کی پابندی ہو۔

اللہ کرے کہ یہ جلسہ ہر لحاظ سے انتہائی بابرکت ہو اور آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ احسن رنگ میں خدمت کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد اذان ہوئی۔ ابھی نماز کی ادائیگی میں کچھ وقت باقی تھا۔ حضور انور تشریف فرما رہے اور اس دوران مختلف ناظمین سے ان کے شعبہ کے کاموں کا جائزہ لیا۔

ناظم رہائشگاہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو مہمان آ رہے ہیں ان کی رہائش کے لئے کہاں کہاں انتظام کیا ہوا ہے؟ اس پر ناظم نے بتایا کہ مدرسۃ الحفظ میں ہے، عائشہ اکیڈمی ہے، گیسٹ ہاؤسز میں ہے، جامعہ کے ہوسٹل کی ایک عمارت میں ہے۔ اسی طرح پیس وِلیج کے مختلف گھروں میں ہے۔ لوگوں نے اپنے گھروں کے مختلف حصّے مہمانوں کے لئے دیئے ہوئے ہیں۔ اس وقت صرف امریکہ سے ہی قریباً پندرہ صد مہمان آ چکے ہیں۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا کیا تمام مہمان باقاعدہ رجسٹرڈ ہوتے ہیں؟ اس پر ناظم صاحب نے بتایا کہ تمام مہمانوں کی رجسٹریشن کی جا رہی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ سے آنے والوں کے تو اپنے Aims کارڈز استعمال ہو جائیں گے۔ اسی طرح جو باقی ملک ہیں ان کے بھی ہو سکتے ہیں۔

شعبہ مہمان نوازی کے ناظم صاحب نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ جہاں جہاں مہمانوں کی رہائشیں ہیں وہاں ان کے کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افسر صاحب جلسہ گاہ سے جلسہ گاہ کے انتظامات کے حوالہ سے دریافت فرمایا اور استفسار فرمایا کہ مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ دونوں طرف بیوت الخلاء اور پھر ان کی ساتھ ساتھ صفائی کا کیا انتظام ہے؟

اس پر افسر صاحب جلسہ گاہ نے عرض کیا کہ باقاعدہ دونوں ہالوں سے ملحق مختلف حصّوں میں بیوت الخلاء موجود ہیں۔ قریباً 80 کے قریب بیوت الخلاء مردوں کی طرف موجود ہیں اور اتنے ہی خواتین کی طرف ہیں۔ اور صفائی کے لئے باقاعدہ شعبہ صفائی کی ٹیمیں کام کر رہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: صفائی کا اچھا انتظام ہونا چاہئے اور یہ ساتھ ساتھ ہونی چاہئے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جو جامعہ کے طلباء یہاں موجود ہیں وہ کھڑے ہو جائیں۔ حضور انور نے فرمایا کیا آپ کو دو تین راتیں جاگنے کا تجربہ ہے؟ یہ آپ کو ہونا چاہئے۔ اگر دن رات کام کرنا پڑے تو آپ کو اس کا تجربہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام طلباء سے ان کی کلاسز اور جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کی ڈیوٹیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

چار پانچ طلباء نے جب عرض کیا کہ ہماری ڈیوٹی افسر جلسہ سالانہ کے دفتر میں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اتنے زیادہ طلباء کی ڈیوٹی دفتر میں لگا دی ہے۔ جامعہ والوں کو ایسی جگہ ڈیوٹی دینی چاہئے جہاں سخت کام ہو۔ اس پر افسر صاحب جلسہ سالانہ نے بتایا کہ ان سب سے آگے مختلف جگہوں پر کام لینا ہے۔ بعض لنگر خانہ میں بھی کام کریں گے۔

بعد ازاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

ویب سائٹ پر جلسہ کی خبر

ویب سائٹ thestar.com اس ویب سائٹ کے پڑھنے والوں کی تعداد 2 لاکھ 80 ہزار ہے۔ اس نے اپنی 6 ر اکتوبر 2016ء کی اشاعت میں لکھا: انٹاریو میں اکتوبر کو اسلامی ورثہ کا مہینہ قرار دے دیا گیا۔

اس بِل کے پاس کرانے کا مقصد اسلامی تاریخ اور ثقافت کے بارے میں معلومات کو بڑھانا ہے۔ آرٹیکل میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے کہ یہ قرارداد ان دنوں میں پاس ہوئی ہے جبکہ امام جماعت احمدیہ مرزا مسرور احمد ان دنوں کینیڈا کے دورہ پر ہیں۔ دورہ کا مقصد جلسہ سالانہ میں شرکت کرنا ہے جس کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوگا اور توقع کی جاتی ہے کہ کئی ہزار لوگ شامل ہوں گے اور تمام دنیا میں بذریعہ ایم ٹی اے نشر کیا جائے گا۔

7 ر اکتوبر 2016ء (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر ’’مسجد بیت الاسلام‘‘ میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے چالیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور آج اس جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ اس جلسہ کی نمایاں خصوصیت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس شرکت تھی۔

جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے جماعت کینیڈا نے ’’انٹرنیشنل سینٹر‘‘ میں بعض بڑے وسیع وعریض ہال حاصل کئے تھے۔ یہ ’’انٹرنیشنل سینٹر‘‘ ٹورانٹو شہر کے جنوب مغرب میں واقع مسی ساگا شہر اور ٹورانٹو ایئرپورٹ کے نزدیک ایک وسیع وعریض نمائشگاہ ہے۔ اس میں پانچ بڑے وسیع ہال اور متعدد چھوٹے ہال اور دفاتر اور متعلقہ تمام سہولتیں موجود ہیں۔ اس سینٹر کے ہال نمبر 5 میں مردانہ جلسہ گاہ اور ہال نمبر 3 میں لجنہ کی جلسہ گاہ بنائی گئی تھی جبکہ دیگر دو بڑے ہالوں میں مرد احباب اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

بڑے ہال سے ملحقہ ایک ہال میں جلسہ سالانہ کے مختلف دفاتر اور بک سٹور اور کتابوں کی نمائش لگائی گئی تھی۔ نیز رسالہ ریویو آف ریلیجنز، شعبہ سلطان القلم، ہیومینٹی فرسٹ، انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کمیٹی اور شعبہ میڈیا اور پریس کے دفاتر بھی بنائے گئے تھے۔

اس ’’انٹرنیشنل سینٹر‘‘ کے تمام ہال ایئرکنڈیشنڈ ہیں۔ مردانہ ہال میں سٹیج بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اور ہال کی دیواروں پر مختلف بینرز لگائے گئے تھے۔ ہال کے دونوں جانب کرسیاں رکھی گئی تھیں۔ جبکہ درمیان میں نرم کارپٹ بچھا کر نیچے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا جو ہال مردانہ جلسہ گاہ کے لئے استعمال ہوا اس کا رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دوپہر ایک بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور پولیس کے Escort میں جلسہ گاہ کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کے بارہ موٹر سائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا اور ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر راستہ کو کلیئر کیا۔

ایک بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ جلسہ گاہ کے بیرونی احاطہ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ امیر صاحب کینیڈا نے کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اسکے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ (اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر 27 ر اکتوبر 2016ء، شمارہ نمبر 43 میں شائع ہو چکا ہے)

حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جمعہ ونماز عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ ایم.ٹی.اے. انٹرنیشنل پر لائیو نشر ہوا۔ پرچم کشائی کی تقریب بھی لائیو دکھائی گئی۔

حضور انور کے خطبہ جمعہ کا یہاں براہ راست تین زبانوں انگریزی، عربی اور فرنچ میں رواں ترجمہ کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں کینیڈا کی تمام جماعتوں سے احباب جماعت ہزارہا میل کے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کرکے اپنی پچاس سالہ جوبلی کے اس تاریخ ساز جلسہ میں شمولیت کے لئے پہنچے تھے۔ وہاں امریکہ سے بھی احباب ہزاروں کی تعداد میں اس جلسہ میں شمولیت کیلئے محض اس لئے پہنچے تھے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جلسہ میں شمولیت فرما رہے تھے۔

امریکہ سے آنے والی بعض فیملیز بھی ہزارہا میل کے طویل فاصلے طے کرکے جلسہ کینیڈا میں شمولیت کیلئے پہنچی تھیں۔ امریکہ کے علاوہ دنیا کے مزید تیس ممالک سے آنے والے احباب بھی اس جلسہ میں شمولیت کی سعادت پا رہے تھے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ کینیڈا کے جلسہ میں اتنی کثرت سے بیرونی ممالک سے احباب آئے تھے۔

ان آنے والے سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔

پریس کانفرنس کا انعقاد

نماز جمعہ ونماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ’’انٹرنیشنل سینٹر‘‘ کی ایک دوسری عمارت کے کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں پہلے سے الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا، CTV چینل، CP24 چینل، مسی ساگا نیوز، ٹورانٹو سٹار، CTV نیوز اور TAG TV کے جرنلسٹ اور نمائندے موجود تھے۔ تین بجے پریس کانفرنس شروع ہوئی۔

۞ سب سے پہلا سوال سی ٹی وی (CTV) کی جرنلسٹ نائیومی صاحبہ نے کیا کہ ایک امن کے پیغام کی اور دوسری محبت کی سب سے بات کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے بہت ساری تحریکات کینیڈا میں کی ہیں۔ جیسا کہ Meet a Muslim Family ہے۔ اتنی ساری نفرت کے ہوتے ہوئے، آپ یہ کیسے کریں گے؟

اِس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو بھی یہ گروپ کر رہے ہیں، یہ سب اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ پس ہم تو قرآن کریم کی پیروی کرتے ہیں اور اس میں کبھی کوئی ایسا حکم نہیں ہے کہ تم ایسا وحشیانہ سلوک کرو جیسا کہ مسلمان کر رہے ہیں۔ سر قلم کرنا کبھی جائز نہیں ہو سکتا۔ خودکش حملہ بھی جائز نہیں ہے۔ کسی انسان کا بے سبب قتل ایسا ہی ہے جیسا کہ تمام انسانیت کا قتل۔ قرآن کریم ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے۔ پس مجھے علم نہیں کہ وہ یہ تعلیم کہاں سے لیتے ہیں۔ جو وہ عمل کر رہے ہیں اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسی لئے ہم احمدی یہ پیغام پھیلا رہے ہیں۔ اور یہی اسلام کا حقیقی پیغام ہے جو قرآن کریم اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے۔ ہم اپنی تعلیم اور کہیں سے نہیں لے رہے۔ ہم اسلام کے اس حقیقی پیغام کو پوری دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنا پورا زور لگا رہے ہیں۔ وہ لوگ جن کو اسلام کا تھوڑا سا علم ہے یہاں تک کہ میڈیا کے لوگ بھی، وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ انتہا پسند گروپ حقیقی اسلام پر عمل نہیں کر رہے ہیں۔ بعض میڈیا والوں نے ان انتہا پسند گروپ سے سوالات کئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کو حقیقی اسلام کا کوئی علم نہیں۔ پس یہ گروپ والے کہتے ہیں کہ ہمیں نہیں معلوم کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے۔ لیکن ہم وہی کر رہے ہیں جو ہمارے بالا افسروں نے ہمیں حکم دیا ہے۔

۞ اس کے بعد CP24 کے جرنلسٹ Travis نے سوال کیا کہ امریکا کا صدارتی انتخاب ایک ماہ تک ہونے والا ہے۔ جس کا نتیجہ پوری دنیا کو متاثر کرے گا۔ اس مہم سے بہت سارے نازک معاملات ظاہری طور پر کھل کر سامنے آئے ہیں۔ جیسا کہ racist اور مذہبی مسائل۔ Donald Trump جو کہ ریپبلکن نمائندہ ہے کہتا ہے کہ اگر وہ منتخب ہو گیا تو وہ تمام مسلمانوں پر کچھ مدت کے لئے پابندی لگا دیگا۔ آپ کا اس بارہ میں کیا خیال ہے اور کیا آپ کسی خاص نمائندہ کا ساتھ دے رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسے جیتنے دیں، پھر مَیں جواب دوں گا۔ آپ ان مسلمانوں کے بارہ میں کیا کریں گے جو امریکا میں رہتے ہیں۔ یہ تمام امور سیاست سے تعلق رکھتے ہیں۔ یا یہ ایک قسم کی انتخابی چال ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ اگر وہ منتخب ہو جائے گا تو ویسا کرے گا جیسا اس نے کہا ہے۔

۞ بعد ازاں ٹورانٹو سٹار کی جرنلسٹ حنا صاحبہ نے سوال کیا کہ میں سوچ رہی تھی کہ امت مسلمہ میں امام کی کیا اہمیت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت بہت سارے انتہا پسند گروپس ہیں، جو اپنے مقاصد کے پیچھے کئی سالوں سے لگے ہوئے ہیں۔ وہ مسلمان ممالک میں اپنے ہی لوگوں کے ساتھ ہی بہت وحشیانہ سلوک کر رہے ہیں اور مسلم ممالک کے باہر بھی یہی کچھ کر رہے ہیں۔ اِس لحاظ سے امام کی ضرورت بہت واضح ہے۔ امت مسلمہ کو ایک ایسے وجود کی ضرورت ہے جو ان کی صحیح راستے کی طرف راہنمائی کرے۔ جہاں تک مذہب کا تعلق ہے، اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی اور بتایا تھا کہ آخری وقت میں ایسا زمانہ آئے گا کہ مسلمان اسلام کی حقیقی تعلیم کو بھلا دیں گے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث کرے گا جو مہدی ہوگا۔ اُسے مسیح کا بھی خطاب دیا جائے گا۔ اس مصلح کے آنے کے بارہ میں بہت سارے نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے سے بتائے تھے۔ وہ سب نشان اب پورے ہو چکے ہیں۔ ہم یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ شخص آ چکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی جماعت احمدیہ ہیں۔ آپ نے سو سال پہلے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی خلافت جاری ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے خیال میں یا کسی مذہبی شخص یا عالم جس کو اسلام کی حقیقی تعلیم کا علم ہے، ان تمام مسائل کا حل جن کے سبب مسلم ممالک میں پریشانی یا فساد برپا ہے اور تمام دنیا بے چینی میں ہے، فقط یہی ہے کہ اُس شخص کو مان لیا جائے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہے اور جو اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آیا ہے۔ ہم احمدی یہ مانتے ہیں کہ ایک دن اللہ کے فضل سے لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور دنیا کے اکثر لوگ اس جماعت میں شامل ہو جائیں گے تاکہ کامل امن اور انصاف قائم ہو جائے۔

۞ اس کے بعد مسی ساگا نیوز کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ کینیڈا کبھی کبھار آتے ہیں۔ آج آپ یہاں پیل ریجن مسی ساگا میں ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے اور آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں یہ میرا چوتھا یا پانچواں کینیڈا کا دورہ ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت کینیڈا، اپنا پچاس سالہ جشن منا رہی ہے۔ تقریباً پچاس سال پہلے یہاں جماعت کا آغاز ہوا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جماعت اچھی طرح سے قائم ہو چکی ہے۔ وہ اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ ہر سال اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرتے ہیں۔ لیکن یہ سال جماعت کے یہاں پچاس سال مکمل ہونے کی وجہ سے خاص ہے۔ اس وجہ سے انہوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی کہ میں جماعت کے افراد کو مخاطب کروں۔ پس یہ وجہ ہے کہ میں ادھر آیا ہوں۔ مسی ساگا میں جلسہ اس لئے ہو رہا ہے کیونکہ اور کوئی وسیع جگہ نہیں مل سکی، جہاں یہ جلسہ منعقد کیا جائے۔ اس لئے انہوں نے کچھ ہال یہاں کرائے پر لئے ہیں۔ ہر سال یہ کرائے پر ہال لے کر یہاں جلسے کا انعقاد کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ میں یہاں ہوں۔

آج جمعہ ہے اور ہر جمعہ پر میں خطبہ دیتا ہوں جس میں اپنی جماعت کے افراد کو مخاطب ہوتا ہوں جو کہ تمام دنیا میں ہمارے ٹی وی چینل سے مختلف زبانوں میں سنا اور دیکھا جاتا ہے۔ بس یہی وجہ ہے کہ میں آج یہاں مسی ساگا میں ہوں۔

۞ اِس کے بعد سی ٹی نیوز کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ میں جانتی ہوں کہ احمدیہ جماعت ان الفاظ پر قائم ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ اس پیغام کو آج کے معاشرے میں پھیلانے کی کیا اہمیت ہے؟ میں تھوڑی تاخیر سے آئی ہوں اور معذرت خواہ ہوں اگر یہ سوال پہلے پوچھا گیا ہو۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں یہ بات کافی واضح ہے کہ یہ پیغام آج کے دور میں کتنا اہم ہے، جہاں انتہا پسند گروپس بہت سارے مظالم اور وحشیانہ سلوک کر رہے ہیں۔ وہ یقینا امت مسلمہ کی نمائندگی نہیں کرتے۔ یہ ایک چھوٹا گروپ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ داعش کی ممبرشپ فقط چند ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ مسلم امّہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ نمبر بہت تھوڑا ہے۔ لیکن ان کا بڑھتا ہوا اثر بہت زیادہ ہے۔ وہ جہاں کہیں بھی ہوں خودکش حملے سے یا اور ایسے ظالمانہ فعل سے فساد برپا کر سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں جو پیغام پوری دنیا میں پھیلانے والا ہے وہ یہی ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ نہ صرف یہ کہ مسلمان اس کو پھیلائیں بلکہ سب کو یہ پھیلانا چاہئے۔ ہمیں آپس میں محبت کو بڑھانا چاہئے۔ ہمیں آپس میں سلامتی اور امن سے رہنا چاہئے۔ ہمیں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ بس یہی پیغام ہے جو ہر طرف پھیلانا ضروری ہے۔ ہم نے یہ نعرہ کس مقصد سے بنایا ہے۔ کیونکہ بانی سلسلہ جماعت احمدیہ نے اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کا خلاصہ ان دو فقروں میں نکالا ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اپنے خالق اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرو۔ پس اگر تم ایسا کرو گے تو سب ٹھیک رہے گا۔ اگر مسلمان اس بات کو سمجھ لیں تو میرا نہیں خیال کہ دوسرے لوگ ان پر انگلی اٹھائیں گے کہ یہ انتہا پسند ہیں اور ظالم ہیں اور یہ ایسے ہیں اور یہ ویسے ہیں۔

۞ بعد ازاں سی ٹی وی کی جرنلسٹ نیومی صاحبہ نے سوال کیا کہ میں آپ کے بارہ میں پڑھ رہی تھی کہ آپ پاکستان میں احمدیت کی تعلیمات پر عمل نہیں کر سکتے۔ یہ بات کینیڈا میں رہتے ہوئے عجیب لگتی ہے۔ ہمارا ملک ایک مختلف رنگ ونسل کے لوگوں کا ملک ہے۔ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں جب آپ کینیڈا آتے ہیں اور آپ کا کینیڈا کے بارہ میں کیا خیال ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب سے مجھے اس مقام پر منتخب کیا گیا میں پاکستان میں نہیں رہتا بلکہ لندن یوکے میں رہتا ہوں۔ وہاں بھی مذہب کی آزادی ہے۔ ہم جو چاہیں کریں جو چاہیں مانیں اور عمل کریں۔ تمام مغربی دنیا میں یا تمام ممالک میں جہاں جمہوریت اچھی طرح قائم ہے۔ وہاں مذہب کی اور کئی قسم کی آزادی ہے۔ پس جب میں کینیڈا آتا ہوں تو یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ میں پہلے سے ہی اس کا عادی ہوں۔ کیونکہ پچھلے تیرہ سال سے میں یوکے میں رہ رہا ہوں۔ میں دوسرے یورپین ممالک میں بھی سفر کرتا ہوں۔ یہاں تک کہ آسٹریلیا اور دوسرے ممالک میں بھی گیا ہوں۔ ان سب ممالک میں اپنے آپ کو آزاد محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ جو میں کرتا ہوں اس کی میں تبلیغ بھی کر سکتا ہوں اور اس کو بیان بھی کر سکتا ہوں۔ کینیڈا میں بھی ایسا ہی ہے۔ میں خوش ہوں کہ کینیڈا ملٹی کلچرل ملک ہے۔ اور آپ کو مذہب کی آزادی کے ساتھ ساتھ اظہار رائے اور ہر قسم کی آزادی حاصل ہے۔

اس کے بعد Tag TV کی جرنلسٹ حلیمہ سعدیہ صاحبہ نے سوال کیا کہ ہم آپ کو مسلم دنیا میں بہت با اثر وجود سمجھتے ہیں۔ اس وجہ سے میں جاننا چاہتی ہوں کہ بحیثیت مسلمان ہم کس طرح اس دنیا کے شہری کی ذمہ داری نبھا سکتے ہیں اور یہ کہ کن وجوہات کی بنا پر مسلمانوں کا تنزل ہوا ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آج کے مسلمان اسلام اور قرآن کی حقیقی تعلیم پر عمل کریں تو وہ اپنے آپ میں بہتری لا سکتے ہیں۔ انتہا پسند مُلّاں نے قرآن کریم کی اصلی تعلیم کو غلط پیش کیا ہے۔ امت مسلمہ کی اکثریت قرآن کی حقیقی تعلیم سے ناواقف ہے۔ وہ قرآن کریم اور تفاسیر نہیں پڑھتے۔ بے شک بہت سے علماء گزرے ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی تفصیلی تفاسیر تصنیف کی ہیں۔ ان کی تفاسیر میں اس بات کا کہیں ذکر نہیں ملتا کہ ایسا وحشیانہ سلوک کرو۔ پس جس کی اصلاح کرنی ہے وہ مُلّا ہے۔ مُلّا کی اصلاح ہوگی تو پھر امن ہوگا۔ اَتا ترک نے ترکی میں جو قدم لیا تھا وہ یہ تھا کہ فسادی مُلّاں کو سمندر میں غرق کر دیا۔ پس جب تک حکومتیں ان مُلّاں کے خلاف سخت اقدام نہیں لیتیں تب تک مسلمانوں کی اصلاح نہیں ہوسکتی کیونکہ وہی ہیں جو لوگوں کو اسلام کی غلط تعلیمات دیتے ہیں اور پھر ان کو فضولیات میں بھڑکا رہے ہیں۔

بعد ازاں ٹورانٹو سٹار کی جرنلسٹ حنا صاحبہ نے سوال کیا کہ انتہا پسندی کے خلاف جماعت احمدیہ کیا اقدام کررہی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارے پاس کوئی طاقت نہیں ہے یعنی ہم کوئی ظاہری اقدامات نہیں کر سکتے۔ جو ہم کر سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کی تبلیغ کریں۔ امت مسلمہ میں سے وہ لوگ جو اس تعلیم سے باخبر ہیں اور وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم احمدی جو تعلیم دے رہے ہیں وہ حقیقی اور صحیح اسلامی تعلیم ہے تو بعض اوقات وہ احمدیت کے سفیر بن جاتے ہیں یا وہ احمدی ہو جاتے ہیں۔ بس یہ ایک slow process ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، ایک دن انشاء اللہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم وستم ختم ہو جائے گا۔ پس کچھ ہمت اور ارادہ کی ضرورت ہے۔ ہم خوب ہمت سے کام لیتے ہیں۔ ہم اپنا کام ترک نہیں کریں گے۔ جس ایک شخص نے امت مسلمہ اور تمام دنیا کی اصلاح کا دعویٰ کیا تھا وہ انڈیا کے ایک چھوٹے سے گاؤں کا واحد اور اکیلا شخص تھا۔ تقریباً 108 سال آپؑ کو گزرے ہوئے ہو چکے ہیں۔ آپ کے دعویٰ کے بیس سال بعد آپ کی وفات ہوئی۔ جب آپ نے دعویٰ کیا، آپ اکیلے تھے اور جب آپ کی وفات ہوئی تو اس وقت تک 4 لاکھ احمدی ہو چکے تھے۔ اب ہم تقریباً 209 ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ افریقہ میں لاکھوں ہیں۔ ہر سال کئی لاکھ لوگ ہماری جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ پس اس طرح ہم ترقی کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اسی طرح ہم ان مسائل پر غلبہ پائیں گے۔ ہاں! یہ ایک وقتی سلسلہ ہے۔ لیکن اسی طرح مذہبی جماعتیں ترقی پاتی ہیں۔ 300 سال تک عیسائیت نہیں پھیلی تھی۔ یہاں تک کہ آخر کار جب بادشاہ نے عیسائیت قبول کی تو پھر وہ پھیلی۔ بانی جماعت احمدیہ کی پیشگوئی ہے کہ 300 سال نہیں گزریں گے کہ تم کہہ سکو گے کہ لوگوں کی اکثریت احمدیت کے دامن میں آچکی ہے۔ پس بفضلہٖ تعالیٰ ہم اسی کی امید کرتے ہیں۔ نہ صرف امید بلکہ ہمیں اس بات پر کامل یقین ہے۔

(یہ پریس کانفرنس تین بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی)

صوبہ اونٹاریو کی Premier کی حضور انور سے ملاقات

صوبہ اونٹاریو کی Premier حضور انور سے ملاقات کرنے کے لئے اپنے ایک صوبائی ممبر پارلیمنٹ اور بعض سٹاف ممبران کے ساتھ آئی ہوئی تھیں۔

موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ جلسہ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور نے فرمایا آج یہاں 20 ہزار سے زائد لوگ تھے۔ آئندہ دنوں میں توقع ہے کہ یہ تعداد 25,24 ہزار ہو جائے گی۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ ہمارا اونٹاریو صوبہ ملک کی آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ ملک کی 40 فیصد آبادی اس صوبہ میں ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ جو اس وقت امن کی خرابی کے حالات سامنے آرہے ہیں اس بارہ میں حضور ہماری رہنمائی فرمائیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کامل انصاف کرو اور عدل کرو اور ہر ایک کو اس کا حق دو، کسی قوم، ملک سے ناانصافی نہ کرو۔ حضور انور نے فرمایا: یہ جو ویسٹرن ممالک میں گروپس حملے کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ بڑی طاقتیں ان کے ملک کے اُن لیڈروں کی مدد کر رہی ہیں جو اپنے ملک میں عوام کے ساتھ انصاف نہیں کرتے۔ تو یہ بھی ایک وجہ ہے کہ پھر یہ گروپس انتقامی کارروائی کرتے ہیں۔ ان گروپس کی بے چینی کی یہ وجہ صحیح ہے یا غلط ہے لیکن وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی حکومتوں کو بڑی طاقتوں سے مدد مل رہی ہے۔ پس آپ لوگوں کو حکمت کے ساتھ پلاننگ کرنی پڑے گی اور اصل یہی ہے کہ عدل وانصاف سے کام لیں تو سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔

موصوفہ نے اس بات پر جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ جماعت احمدیہ ہمارے اس صوبہ اونٹاریو (Ontario) میں اچھا کام کر رہی ہے اور صوبہ کی ترقی کے کاموں میں جماعت کا کافی حصہ ہے۔

اس ملاقات کے بعد یہاں ''انٹرنیشنل سینٹر'' سے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پولیس کے Escort میں واپس پیس وِلیج کیلئے روانہ ہوئے اور ساڑھے چار بجے تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

پریس ومیڈیا کوریج

جلسہ کے حوالہ سے 7 ر اکتوبر کو جو میڈیا اور پریس میں کوریج ہوئی وہ درج ذیل ہے۔

سی ٹی وی نیوز نے خبر دی: کئی ہزار احمدی آج انٹرنیشنل سینٹر میں جمع ہوئے ہیں کہ اپنے خلیفہ کا خطاب سنیں۔ ایک احمدی دوست نے بتایا کہ یہ کینیڈا میں مسلمانوں کا سب سے بڑا جلسہ ہے۔ اور اس میں 20 ممالک سے ہزاروں احمدی شامل ہو رہے ہیں۔ ایک اور دوست نے بتایا کہ یہ ایک حیران کن بات ہے کہ ایک شخص سے ہزاروں لوگ ایسے متاثر ہوتے ہیں کہ ہر کسی کے پاس اپنی ایک کہانی ہے کہ کیسے خلیفہ کے سبب اُن میں روحانی تبدیلی پیدا ہوئی۔

سی ٹی وی ٹورانٹو ڈیو نے خبر دی کہ خلیفہ مسرور احمد، جو کہ احمدیوں کے لئے بمثل پوپ ہیں، کینیڈا میں سب سے بڑی مسلمان جماعت کو انہوں نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم امن پر مبنی ہے اور احمدی چاہتے ہیں کہ یہ پیغام دنیا میں پھیلے۔ یہ کینیڈا جماعت کا چالیسواں جلسہ سالانہ ہے۔ احمدی مسلمانوں نے بہت سی تحریکات شروع کر رکھی ہیں تا کہ لوگوں کو پتہ لگے کہ اسلام کی اصل حقیقی تعلیم کیا ہے، جیسا کہ Meet a Muslim Family Campaign اور ISIS کے خلاف بھی مختلف Campaigns کی ہیں۔ کئی سیاستدانوں نے جماعت کا اس حوالہ سے شکریہ ادا کیا ہے کہ وہ Syrian Refugees کی مدد کرتے ہیں۔ اس دورہ میں خلیفہ کی وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات بھی ہے۔

احمدیت کے خلیفہ کی نام نہاد انتہا پسند علماء پر تنقید: خلیفہ نے بتایا کہ اسلام کا لب لباب یہ ہے کہ اللہ اور اس کی مخلوق کے ساتھ اچھائی سے پیش آؤ۔ انتہا پسندی کے خلاف جہاد کا یہ بھی طریقہ ہے کہ اسلام کی اصلی تعلیم کی تبلیغ کی جائے۔ اس کام کو وقت ضرور لگے گا لیکن ایک دن بالآخر ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور پھر یہ ظلم وستم کے دور کا خاتمہ ہوگا۔ کسی کو بھی کوئی تکلیف نہ دو۔ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہ کسی کا جو بھی مذہب ہو اس کے ساتھ ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔

......☆......☆......☆......

8 ر اکتوبر 2016ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج جلسہ سالانہ کینیڈا کا دوسرا دن تھا اور پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین کے جلسہ میں خطاب تھا۔ گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پیس وِلیج سے جلسہ گاہ کیلئے روانہ ہوئے اور گیارہ بجکر 40 منٹ پر لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف آوری ہوئی جہاں خواتین نے بھرپور نعروں کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔

اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرمہ طلعت صادق صاحبہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ منصورہ رؤف صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

باب رحمت خود بخود پھر تم پہ وا ہو جائے گا

عزیزہ صبیحہ ہاشمی نے خوش الحانی سے پڑھا۔

اسناد و میڈلز کی تقسیم

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا تعالیٰ نے ان طالبات کو میڈلز پہنائے۔ درج ذیل خوش نصیب طالبات نے یہ اسناد اور میڈلز حاصل کئے۔

ہائی اسکول کی طالبات

(1) فلیحہ جمیل، گریڈ 12، 98 فیصد نمبر (2) سیدہ صوفیہ جنود، گریڈ 12، 96 فیصد نمبر (3) اعشنہ احمد، گریڈ 12، 95 فیصد نمبر (4) شاکرہ خواجہ، گریڈ 12، 95 فیصد نمبر (5) عائشہ ریان، گریڈ 12، 94 فیصد نمبر (6) مریم خلیل، گریڈ 12، 93 فیصد نمبر (7) نعمانہ محمود، گریڈ 12، 92 فیصد نمبر (8) نحال مبارک، گریڈ 12، 92 فیصد نمبر (9) ثمر محمود گریڈ 12، 92 فیصد نمبر (10) نبیلہ کومل، گریڈ 12، 92 فیصد نمبر (11) نیاب ملک، گریڈ 12، 92 فیصد نمبر (12) رملہ محمود، گریڈ 12، 91 فیصد نمبر (13) ثمرہ منگلہ، گریڈ 12، 91 فیصد نمبر (14) نبیلہ چوہدری، گریڈ 12، 91 فیصد نمبر (15) مہوش بٹ، گریڈ 12، 91 فیصد نمبر (16) ناول ملک، گریڈ 12، 90 فیصد نمبر (17) ضحیٰ احمد، گریڈ 12، 90 فیصد نمبر (18) سارہ وقار، گریڈ 12، 90 فیصد نمبر (19) کنزہ ملک، گریڈ 12، 90 فیصد نمبر (20) تہمینہ صدف، گریڈ 12، 90 فیصد نمبر۔

کالج کی طالبات

(1) حبہ نور، ایڈوانس ڈپلومہ ڈینٹل ہائجین، 93 فیصد نمبر۔

یونیورسٹی انڈر گریجویٹ

(1) وجیہ سعید، بیچلر آف ایجوکیشن، 92 فیصد نمبر (2) ماریہ احمد مرزا، بیچلر آف ایجوکیشن، 89 فیصد نمبر (3) تسمیہ منظور، بیچلر آف ایجوکیشن، 89 فیصد نمبر (4) حارثہ محمود، بی ایس سی آسٹروفیزکس، 85 فیصد نمبر (5) حفصہ ماجد، ڈاکٹر آف میڈیسن، 85 فیصد نمبر (6) ماریہ وقار، بی اے کاگنیٹو سائنس اینڈ سائیکالوجی، 85 فیصد نمبر (7) روبینہ شاہ، بیچلر آف ایجوکیشن، 84 فیصد نمبر (8) ماریہ چیمہ، بیچلر آف ایجوکیشن، 84 فیصد نمبر (9) ماریہ اقبال، بیچلر آف آرٹ، 84 فیصد نمبر (10) عطیۃ الکریم پراچہ، بیچلر آف اپلائیڈ سائنس سائیکالوجی، 84 فیصد نمبر (11) حنا ڈار، بی اے کریمینالوجی اینڈ لا سٹڈیز، 84 فیصد نمبر (12) نائلہ محمود، بی اے پالیٹیکل سائنس، 82 فیصد نمبر (13) مریم وسیم، بی ایس سی فارمیسی، 81 فیصد نمبر (14) سحرش حنا، بیچلر آف ایجوکیشن، 80 فیصد نمبر (15) فریال جنود، بیچلر آف کامرس، 80 فیصد نمبر۔

یونیورسٹی پوسٹ گریجویٹ

(1) فائزہ بھٹی، ماسٹر آف کونسلنگ سائکالوجی، 95 فیصد نمبر (2) عافیہ نصرت، ماسٹر آف میتھ میٹکس (3) خولہ منگلا،

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوحِ محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔ (مؤطا امام مالک)

طالبِ دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

ماسٹر آف ہیومن ریسورسز مینجمنٹ، 86 فیصد نمبر (4) صدف سید ماسٹر آف پبلک پالیسی ایڈمینسٹریشن اینڈ لاء، 85 فیصد نمبر (5) رابیہ اسلم، ماسٹر آف کمپیوٹر سائنس، 85 فیصد نمبر (6) امیرہ ہاشمی، ماسٹر آف ایجوکیشن، 85 فیصد نمبر (7) آنسہ نرگس، ماسٹر آف آرٹس ہیلتھ اینڈ ایجنگ، 85 فیصد نمبر، (8) وردہ قاضی، ماسٹر آف ایجوکیشن ڈیولپمینٹل سائیکالوجی، 84 فیصد نمبر (9) سارہ سعید، ماسٹر آف سائنس اپیڈیمیولوجی، 84 فیصد نمبر (10) نورین سہیل، ماسٹر آف ایجوکیشن، 83 فیصد نمبر (11) رابعہ شہاب، ماسٹر آف پبلک ہیلتھ، 80 فیصد نمبر (12) نایاب عابد، ماسٹر آف ایجوکیشن پالیسی اینڈ لیڈرشپ، 80 فیصد نمبر۔

☆ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے تحت، پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں سے پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی درج ذیل طالبات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے اسناد حاصل کیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا نے انہیں گولڈ میڈل پہنائے۔

(1) وجیہہ احمد، او لیول، کیمبرج یونیورسٹی، 9اے
(2) وجیہہ احمد، اے لیول، کیمبرج یونیورسٹی 6 اے
(3) امۃ المصور، او لیول، کیمبرج یونیورسٹی 8 اے
(4) درِعدن باسط، او لیول، کیمبرج یونیورسٹی 5اے اور 3اے (5) وسیمہ رحمان، ایف ایس سی، پری میڈیکل بلوچستان بورڈ، سیکنڈ پوزیشن (6) وسیمہ رحمان، ایم بی بی ایس، بولن میڈیکل کالج، تھرڈ پوزیشن (7) مریم مبارک، اے لیول، کیمبرج یونیورسٹی، 4اے (8) نائلہ عظمت، بی بی اے، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد (9) امتہ الشافی، ایم بی بی ایس، یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز انڈیا (10) امتہ المعیز، ایم ایس سی، مائیکرو بائیولوجی، پنجاب یونیورسٹی، (11) قانتہ فردوس، ایم ایس زولوجی، لاہور کالج ومین یونیورسٹی، فرسٹ پوزیشن (12) خلود منا عودہ، بیچلر آرکیٹیکٹ اسرائیل انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی 86.7 فیصد (13) صائمہ عرفان، ایف ایس سی، فرسٹ پوزیشن۔

☆ جماعت احمدیہ کینیڈا کے تحت یہاں ''حفظ القرآن سکول'' بھی جاری ہے۔ اس سکول سے سال 2012 اور سال 2013 میں جن بچیوں نے قرآن کریم کا حفظ مکمل کیا ہے ان کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت سرٹیفکٹ عطا فرمائے۔ ان خوش نصیب بچیوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) عزیزہ مہک شہزادی، دورانیہ دوسال تین ماہ
(2) شافیہ کاہلوں، دوسال دوماہ
(3) آصفہ کاہلوں، دورانیہ تین سال
(4) مریم بھٹی، دورانیہ دوسال
(5) عصمہ صباحت، دورانیہ دوسال تین ماہ
(6) دانیہ چوہدری، دورانیہ دوسال چھ ماہ
(7) شفاء اشفاق، دورانیہ دوسال دس ماہ
(8) باسمہ گھمن، دورانیہ دوسال دس ماہ
(9) باسمہ ساجد، دورانیہ دوسال
(10) آنوش ساجد، دورانیہ دوسال چار ماہ
(11) رامین طاہر دورانیہ دوسال
(12) ضحیٰ باجوہ دورانیہ دوسال دس ماہ
(13) دانیہ ناصر دوسال آٹھ ماہ

☆ جماعتی انتظامات کے تحت عائشہ اکیڈمی کینیڈا سے عزیزہ یاسلہ احمد نور مبشرہ نے ڈپلومہ حاصل کیا۔ دورانیہ 3 سال۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ بج کر بیس منٹ پر لجنہ سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں جوں جوں نئی ایجادات اور میڈیا اور تعلیم میں اضافہ ہو رہا ہے اس کی وجہ سے آپس میں ایک علاقے اور ملک کے لوگوں کو دوسرے علاقے اور ملک کے بارے میں زیادہ سے زیادہ پتا چل رہا ہے۔ ایک ملک کا واقعہ منٹوں میں دوسرے دور دراز کے ملکوں میں رہنے والوں کو پتا چل جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں کے رہن سہن اور ترجیحات کو کم ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملکوں میں رہنے والوں کی اکثریت دیکھ اور سن سکتی ہے۔ جہاں اس کے فوائد ہیں وہاں اس کے بعض نقصانات بھی سامنے آ رہے ہیں۔ کم وسائل والے لوگوں میں بے چینیاں اور احساس کمتری پیدا ہو رہا ہے۔ مذہب اور اس کی تعلیمات کو بوجھ سمجھا جانے لگا ہے۔ آزادی کے نام پر مذہبی اور اخلاقی زوال کو قانونی تحفظ دیا جانے لگا ہے۔ ایسی باتیں جن کو مذہبی تاریخ نے قوموں کی تباہی کی وجہ بتایا انہیں آزاد اور ترقی یافتہ معاشرے کا طرّۂ امتیاز بتایا جاتا ہے اور ان کی خوبی بتائی جاتی ہے۔ بچوں کو ایسی تعلیم دی جاتی ہے جس سے چھوٹی عمر کے بچوں کا کوئی واسطہ اور تعلق ہی نہیں ہے بلکہ بعضوں کو سمجھ بھی نہیں آتی کہ ہمیں کہا کیا جا رہا ہے اور بعض بچے اس بات کا اظہار بھی کر دیتے ہیں۔ فحاشی کو ترقی یافتہ ہونے کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ قدم قدم پر شیطان کے اس اعلان کا اظہار نظر آتا ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ کو کہا تھا کہ اے خدا تُو نے مجھے راندۂ درگاہ کیا ہے، تُو نے آدم کو مجھ پر فوقیت دی ہے تو میں اب آدم کے ہر راستہ پر کھڑا ہو کر تیرے حکموں کے خلاف اسے بھڑکاؤں گا۔ دین سے ہٹاؤں گا اور اکثریت انسانوں کی جن میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی شامل ہیں میری پیروی کریں گی۔ یہ شیطان نے اعلان کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جواباً یہی فرمایا کہ ٹھیک ہے تُو اپنا کام کر لیکن میں تیرے پیچھے چلنے والوں سے جہنم کو بھروں گا۔ جو تیری پیروی کریں گے وہ جہنم میں جائیں گے۔ یہ نہیں فرمایا کہ میں زبردستی انہیں تیری گود میں گرنے سے روکوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس آجکل دنیا کی جو نئی سے نئی ترقی ہے اس کے ساتھ آزادی کے نام پر مذہب سے دوری شیطانی کام ہے جس میں انسان روز بروز گرتا چلا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھول رہا ہے اور دنیا کی چمک دمک غالب آ رہی ہے لیکن ساتھ ہی ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جب بھی زمانے میں دنیاوی ہوا وہوس نے غلبہ پایا، انسان شیطان کی گود میں بے انتہا گرنا شروع ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے اور انبیاء بھیجے جو انسان کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کے لئے بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ جب بھی ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے حالات پیدا ہوئے، دنیا میں ہر جگہ خشکی اور تری میں اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف عمل نظر آنے لگے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی اور اللہ تعالیٰ کے فرستادے اور نبی مبعوث ہوئے۔ یہ مذہب کی تاریخ ہے اور اس کے نظارے ہر قوم نے دیکھے۔ پس کیا اب اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لئے اپنی رحمت کے جذبے کو ختم کر دیا؟ کیا اللہ تعالیٰ کا رحم صرف سابقہ قوموں کے لئے تھا؟ کیا خدا تعالیٰ نے نعوذ باللہ شیطان سے ہار مان لی ہے کہ تم جو چاہو کرو؟ میں نے انسان کو پیدا تو کر دیا ہے، اسے اچھے برے کی تمیز بھی دے دی لیکن اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ تمہارے ہاتھ مجبور ہو گیا ہوں۔ نہیں! اللہ تعالیٰ نہ پہلے کبھی اپنی صفات اور طاقتوں سے محروم ہوا نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ اس نے بیشک انسان کو یہ آزادی تو دی کہ تمہارے عملوں کو میں پابند نہیں کرتا لیکن برائیوں سے بچانے کے لئے میں رہنمائی کرتا رہوں گا جو برائیوں سے بچیں گے اور نیکیوں کو اختیار کریں گے انہیں میں جنت کی نعمتوں سے نوازوں گا۔ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کے حکموں پر چلنے سے اس دنیا میں بھی جنت کے سامان ہوں گے اور اخروی زندگی میں بھی جنت کے سامان ہوں گے اور جو اس سے دور جائیں گے وہ جہنم کا ٹھکانہ پائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس اللہ تعالیٰ جب دنیا میں فساد کی حالت دیکھتا ہے۔ مذہبی کہلانے والوں کو بھی دین کو دنیاوی خواہشات پوری کرنے کا ذریعہ بنا کر فساد پیدا کرتے ہوئے دیکھتا ہے (جیسا کہ آجکل دنیا میں ہم دیکھتے ہیں بہت ساری تنظیمیں اور علماء یہی کام کر رہے ہیں) اور دنیاوی لوگوں کو بھی بے انتہا گراوٹوں میں گر کر فساد میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور پھر يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا کا نظارہ دکھاتا ہے۔ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے۔ زمین میں بسنے والوں پر وہ پانی اتارتا ہے جو روحانی مردوں کی زندگی کا باعث بنتا ہے۔ تعلیمی ترقی اور نئی ایجادات نے جہاں انسانوں کے ذہنوں کو روشن کیا ہے وہاں اکثریت کو روحانی طور پر مردہ کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ مسلمان بھی باوجود کامل تعلیم کے غلط قسم کے علماء کے پیچھے چل کر روحانی طور پر مردہ ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ ہونا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر ہمیں پہلے ہی یہ بتا دیا تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی دے دی تھی کہ اس فساد کے زمانے میں، روحانی زوال کے زمانے میں، دنیاوی خواہشات کے بڑھنے کے زمانے میں، اسلامی تعلیمات کو بھلانے کے زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک غلام دنیا کی رہنمائی کے لئے آئے گا اور احیائے موتیٰ کا ذریعہ بنے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرستادے اور مسیح موعود اور مہدی معہود کو مان لیا اور اس کی بیعت میں شامل ہو کر یہ اعلان کیا کہ ہم شیطان کے ہر حملے کو اس پر اللہ تعالیٰ کی مدد سے الٹا دیں گے۔ اس کے ہر بہکاوے پر اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے بچنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ پس آپ اس بات پر اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ لیکن یہ شکر گزاری صرف منہ کے اعلان سے ہی مقصد پورا نہیں کر سکتی کہ الحمدللہ ہم اللہ کے شکر گزار ہیں کہ ہم احمدی ہو گئے۔ اس کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور احمدی عورت اور لڑکی کی سب سے بڑھ کر یہ ذمہ داری ہے۔ کیونکہ اس نے صرف اپنے آپ کو ہی شیطان کے حملوں سے نہیں بچانا بلکہ اپنی نسلوں کو بھی ان حملوں سے بچانا ہے۔ عورت ہے جس کی کوکھ سے بچہ جنم لیتا ہے۔ عورت ہے جس کی گود میں بچہ پلتا ہے، بڑھتا ہے۔ عورت ہے جو اپنے بچہ کو باہر کے ماحول سے متاثر ہونے سے پہلے اپنے بچے کی اس نہج پر تربیت کر سکتی ہے کہ اسے پتا چل جائے کہ برائی کیا ہے اور اچھائی کیا ہے۔ ایک حقیقی احمدی مسلمان عورت اپنے بچے کو بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کے علاوہ اسلام کے اعلیٰ اخلاق کے معیار کیا ہیں۔ ایک احمدی عورت ہے جو اپنے بچہ کو بتا سکتی ہے، اس کے کان میں بچپن سے ڈال سکتی ہے کہ تمہارے احمدی مسلمان ہونے کا مقصد کیا ہے۔ اس موجودہ بگڑے ہوئے معاشرے میں یہ تربیت کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ ہر احمدی عورت کے لئے ہر احمدی ماں کے لئے ساتھ ہی بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اس وقت آپ میں سے اکثریت جو میرے سامنے بیٹھی ہے وہ اس لئے یہاں آئی ہے کہ ان کے اپنے ملکوں میں ان کو مذہب کی آزادی سے محروم کیا گیا۔ یہاں بعض ایسی بھی ہیں جو معاشی بہتری کے لئے آئی ہیں یا پھر بعض دوسرے ظلموں کا نشانہ بنی ہیں۔ جو تو مذہبی مظالم کی وجہ سے آئے ہیں، عورتیں ہوں یا مرد، وہ تو کبھی یہ سوچ نہیں سکتے اور میں امید رکھتا ہوں کبھی یہ سوچ ہو گی بھی نہیں کہ ترقی یافتہ ملکوں میں آ کر مذہب کو ثانوی حیثیت دے دیں۔ مذہب ان کے لئے ثانوی حیثیت اختیار کر جائے۔ بلکہ وہ، مرد ہوں یا عورتیں، جو مذہبی وجوہات کی وجہ سے نہیں آئے وہ بھی اِلاّ ماشاء اللہ نہیں سوچ سکتے کہ مذہب کو پیچھے پھینک دیں۔ گویا اعتقادی رنگ میں کوئی حقیقی احمدی خواہ وہ عورت ہے یا مرد اپنے مذہب کو دوسری چیزوں پر ترجیح نہیں دے گا لیکن عملی طور پر اگر جائزہ لیں تو ہمیں نظر آئے گا کہ باوجود دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عہد کے بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی نہیں ہے اور اگر عورتوں کے عمل اس تعلیم کے مطابق نہیں تو بچے بھی پھر وہی نمونے قائم کریں گے۔ وہ مائیں جو بچپن سے اپنے نمونے بچوں کے سامنے رکھتی ہیں اور بچوں کے معاملات میں حکمت سے نظر رکھنے والی ہیں ان کے بچے ہر اچھی بری بات گھر آ کر اپنی ماؤں سے شیئر کرتے ہیں، انہیں بتاتے ہیں اور مائیں پھر حکمت سے جواب بھی دیتی ہیں۔ ایسی ماؤں کے بچے پھر ماحول کے اثر میں نہیں آتے اور جوانی میں بھی ماحول کی برائیوں سے بچنے والے ہوتے ہیں لیکن جو مائیں بچوں کے معاملات میں شروع بچپن سے ہی دلچسپی نہیں لیتیں وہ

کلامُ الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اسلام کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کیلئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بن کر دکھاؤ۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 615)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔'' (ملفوظات جلد 4، صفحہ 616)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

سمجھتی ہیں ان کے کھیلنے کودنے کی عمر ہے۔کوئی ایسی بات نہیں ہے سیکھ رہا ہوگا۔ضرورت سے زیادہ حسن ظنی رکھتی ہیں یا بے توجہگی کرتی ہیں یا پھر سختی بھی کرتی ہیں۔پھر اگر یہ بچے کوئی بات کریں تو صرف معمولی سختی نہیں کرتیں بلکہ بغیر دلیل کے سختی سے ان کے منہ بند کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔پھر وہ بچے ماؤں کو اپنی باتیں بتانا بند کر دیتے ہیں اور جب تیرہ چودہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو پھر گھر سے زیادہ باہر کا ماحول ان کو اچھا لگتا ہے۔دین سے زیادہ دنیا ان کی نظر میں اچھی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں باپوں کو اس تربیت کی ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں کرتا یقیناً باپ بھی ذمہ دار ہیں۔بعض دفعہ ماؤں کی تربیت کے باوجود باپوں کے عمل کو دیکھ کر بچے بگڑتے ہیں۔پس باپوں کی بھی یہ ذمہ داری ہے اور ان کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انہوں نے اس ذمہ داری کا حق ادا کرنا ہے۔لیکن زیادہ وقت بچے ماؤں کے پاس رہتے ہیں اس لئے اسلام ماؤں پر ذمہ داری ڈالتا ہے کہ وہ بچوں کی تربیت کا حق ادا کریں۔بچوں کی تربیت کی ذمہ داری جیسا کہ میں نے کہا کہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے اور اس بگڑے ہوئے معاشرے میں جہاں ہر قدم پر شیطان نے دنیاوی ترقی کے نام پر اپنی طرف کھینچنے کے سامان کئے ہوئے ہیں اور پھر جب بچے اپنے ساتھ کے غیر بچوں کو بعض کام کرتے دیکھتے ہیں، خاص طور پر جب بارہ تیرہ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو ان میں بے چینیاں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔پس یہ تربیت جو ماں کرتی ہے اور جس محنت سے اس طرف توجہ دیتی ہے یہ جہاد سے کم نہیں ہے۔تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے سوال کرنے پر کہ ہم جہاد پر تو جا نہیں سکتیں کیا گھروں کو سنبھالنے اور بچوں کی تربیت کرنے پر جہاد جیسا ثواب کمائیں گی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً یہ تمہارا جہاد ہے اور اس کا ثواب تمہیں جہاد جتنا ہے۔دیکھیں بچوں کی تربیت کا کتنا مقام ہے اور کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اس مقام کا احساس دلایا ہے۔عورت ہی ہے جو بچوں کی تربیت کر کے قوم کی بنیادیں مضبوط کرتی ہے یا کر سکتی ہے۔جو قومیں بچوں کی تربیت پر توجہ نہیں دیتیں وہ زوال پذیر ہو جاتی ہیں۔اخبار ہر سال یہ تجزیہ پیش کرتے ہیں کہ مذہبی لحاظ سے مثلاً عیسائی ممالک میں ایک بڑی تعداد ہر سال عیسائیت سے لاتعلق ہو رہی ہے، اسے چھوڑ رہی ہے بلکہ خدا تعالیٰ پر یقین ہی ختم ہو رہا ہے۔عیسائیت میں وہ باتیں جو بائبل میں برائیاں اور بداخلاقیاں لکھی گئی ہیں آج ان کو تبدیل کیا جا رہا ہے۔حتی کہ بعض پادری بھی یہ بیان دے دیتے ہیں کہ فلاں فلاں برائی اب کوئی برائی نہیں رہی کیونکہ لوگ اس کو پسند کرتے ہیں۔اس لئے کہ وہ لوگوں کی مخالفت کا سامنا نہیں کر سکتے۔ملکی قوانین جمہوریت اور آزادی کے نام پر اللہ تعالیٰ کے قوانین میں تبدیلیاں پیدا کر رہے ہیں، اس لئے کہ لوگ مذہب کی اقدار اور تعلیم کو بھلا رہے ہیں اور اس سے لاتعلق ہو رہے ہیں، اس لئے کہ ترقی یافتہ ممالک میں ماؤں نے اپنے بچوں کی مذہبی اور اخلاقی تعلیم پر توجہ نہیں دی۔ماں بھی گھر سے باہر ہے اور باپ بھی گھر سے باہر ہے۔نتیجتاً بچے کے لئے گھر میں نہ گھریلو ماحول ہے نہ دینی ماحول ہے۔مسلمانوں میں بگاڑ کی بھی ایک بڑی وجہ یہی ہے کہ مسلمان عورتوں کی اکثریت دینی علم سے بے بہرہ ہے۔ان کو علم ہی نہیں ہے۔ان سب میں یہ بگاڑ پیدا ہونا بھی تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے علاوہ کسی مذہب کو ہمیشہ کے لئے اپنی تعلیم پر قائم رہنے کے لئے نہیں بھیجا اور اسلام کو جو تاقیامت قائم رہنے کے لئے بھیجا اور شریعت مکمل کر کے بھیجا تو اس کے لئے یہ سامان بھی کر دیئے کہ اس فساد کے زمانہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود کو بھیجا جنہوں نے عورتوں اور مردوں دونوں کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے اور بتایا کہ اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بچیوں کی ایسی دینی تربیت کرو کہ آئندہ نسل کی مائیں اپنے بچوں کے ذہنوں میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے حکم کو بٹھاتی چلی جائیں اور اپنے لڑکوں کی ایسی تربیت کرو کہ آئندہ بننے والے باپ دین کی حقیقی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے والے ہوں اور یوں اپنے بچوں کے لئے بہترین نمونہ بنیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہر احمدی عورت کو اور لڑکی کو اس اہم ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ ہماری نسلوں کی ترجیحات کبھی دنیا نہ ہو بلکہ دین ہو۔آج ہم اپنے آپ کو پڑھا لکھا تو سمجھتے ہیں لیکن ایمان کی وہ حالت نہیں ہے جو ہونی چاہئے۔عورتوں کی اکثریت بچوں کی دنیاوی تعلیم اور تربیت پر تو توجہ دیتی ہے، ان کے لئے بڑی فکر کا بھی اظہار کرتی ہے لیکن دینی تعلیم و تربیت پر نہیں۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنا بیمار بچہ لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی اور کہا کہ ڈاکٹروں نے تو اسے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔نیز یہ بھی کہا کہ میں تو مسلمان ہوں، میرا یہ بچہ بھی مسلمان پیدا ہوا ہے لیکن اب یہ عیسائیت کے زیر اثر عیسائی ہو گیا ہے۔آپ ایک تو اس بیماری کا علاج کریں لیکن جو بات بڑی اصرار سے اس اَن پڑھ غریب عورت نے کہی وہ یہ تھی کہ آپ ایک دفعہ اس سے کلمہ پڑھوا دیں پھر بیشک یہ مر جائے مجھے کوئی پرواہ نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس لڑکے کو بیماری کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے پاس بھیجا کہ اس کا علاج کریں اور ساتھ ہی کچھ تبلیغ بھی کریں۔زبردستی تو کسی کو مسلمان بنایا نہیں جا سکتا۔تبلیغ کریں اس کے دل میں بات بیٹھ جائے تو ہو سکتا ہے وہ دوبارہ مسلمان ہو جائے لیکن وہ لڑکا بھی بڑا پکا تھا عیسائیت میں۔وہ کلمہ پڑھنے سے بچنے کی خاطر ایک رات چپکے سے علاج چھوڑ کے قادیان سے بھاگ گیا۔رات کو ہی اس کی ماں کو بھی پتا چل گیا۔وہ اس کے پیچھے پیچھے دوڑی اور بٹالے کے نزدیک جا کے اسے پکڑ کر واپس لے آئی۔ماں کا دینی علم تو اتنا نہیں تھا لیکن اللہ پر یقین تھا اس لئے دعا ضرور کرتی تھی۔آخر خدا نے اس کی ماں کی دعا کو سنا اور اس کا بیٹا ایمان لے آیا۔بعد میں گو وہ جلد فوت بھی ہو گیا مگر اس ماں نے کہا کہ اب میرے دل کو ٹھنڈ پڑ گئی ہے۔

موت سے پہلے اس نے کلمہ تو پڑھ لیا اور دل سے پڑھا، زبردستی نہیں پڑھایا گیا۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ ہوتی ہے صحیح تربیت اور یہ ہوتی ہے وہ روح جو اسلام عورت میں پھونکنا چاہتا ہے۔پس اس قسم کی عورتیں جو اپنے بچوں کو نیک اور تربیت یافتہ دیکھنا چاہتی ہیں وہ صرف اپنا فائدہ نہیں کر رہی ہوتیں، اپنی اور اپنے بچوں کی دنیا و عاقبت نہیں سنوار رہی ہوتیں بلکہ قوم کو اور جماعت کو بھی فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہیں۔بہت سے واقفین نو بچے ماؤں کی گودوں میں ہیں۔ان کی تربیت کرنا ماؤں کا فرض ہے۔بہت سارے بچے بڑے ہو کر اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔کہلانے والے وقف نو ہیں۔بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم وقف نہیں کرنا چاہتے۔اگر شروع میں دینی تربیت ہوتی تو کبھی یہ سوچ ان بچوں میں پیدا نہ ہوتی جن کی ماؤں نے بڑی دعاؤں کے ساتھ اپنے بچوں کو وقف کیا تھا۔پس اس کے لئے محنت بھی کرنی پڑتی ہے۔صرف ایک وعدہ کر دینا کافی نہیں ہے۔دنیاوی لحاظ سے بھی اور دینی لحاظ سے بھی ہر وہ شخص جو دنیا میں ایک مقام حاصل کرتا ہے اس میں اس کی ماں کا حصہ ہوتا ہے۔دنیاوی سوچ رکھنے والی مائیں یا عام مائیں تو کہہ سکتی ہیں کہ اگر ہم اپنے بچوں کی تربیت میں لگی رہیں تو ہم اپنی پڑھائی سے کس طرح اونچا مقام حاصل کریں گی؟ ہم نے بہت ساری ڈگریاں بھی لی ہیں، سرٹیفکیٹ بھی لئے ہیں، میڈل بھی لئے ہیں، یہ مقام ہمیں کس طرح ملیں گے؟ لیکن اسلام کہتا ہے کہ تم اعلیٰ تعلیم یافتہ ہو کر دینی تعلیم میں اپنے آپ کو انتہائی رنگ میں بڑھا کر جب اپنے بچے کی صحیح پرورش اور تربیت کرتی ہو اور تمہارا بچہ اپنی پیشہ ورانہ مہارت دکھا کر ایک مقام حاصل کرتا ہے اور اچھا سائنسدان بنتا ہے، اچھا ریسرچ سکالر بنتا ہے، اچھا وکیل بن کر دکھی انسانیت کی خدمت کرتا ہے، اچھا ڈاکٹر بن کر انسانوں کی صحت کے سامان کرتا ہے۔اچھا لیڈر اور سیاستدان بن کر اور اس میں مقام حاصل کر کے دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے تو اس کی نیکیوں کے ثواب میں اس کی ماں بھی شامل ہوگی۔ایک مؤمن ماں اپنے بچے کے لئے اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی جنت بنا رہی ہوتی ہے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت بنانے کا مقام دے دیا اس کے اپنے لئے کتنے بڑے بڑے اجر اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ سوچ ہونی چاہئے کہ ہم نے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ہماری تعلیم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائے۔ہمارا علم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بن جائے۔پس دنیادار ماں اور مومن ماں کی سوچ میں بڑا فرق ہے۔بعض لڑکیاں اچھے رشتے صرف اس لئے گنوا دیتی ہیں کہ ہم نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنی ہے۔بیشک اعلیٰ تعلیم اچھی چیز ہے لیکن میں نے دیکھا ہے بعض بہت اچھی پڑھی لکھی احمدی لڑکیاں ڈاکٹر بھی ہیں اور دوسرے اعلیٰ مقام پر پہنچی ہوئی ہیں لیکن جب ان کے رشتے اچھے آئے، ان کی شادیاں ہوئیں تو انکار نہیں کیا۔شادیاں ہو گئیں اس کے بعد خاوند کے ساتھ ایسی اچھی understanding بھی ہو گئی کہ جب بچے تربیت کے وقت سے نکل گئے تو دوبارہ انہوں نے اپنی پڑھائی کو جاری کیا اور پھر اپنی اس مہارت کو مزید بڑھانے کا شوق بھی پورا کر لیا۔بیشک اعلیٰ تعلیم بڑی اچھی چیز ہے لیکن اس سے بھی اعلیٰ بات یہ ہے کہ احمدی بچوں کی دینی لحاظ سے بھی اور دنیاوی لحاظ سے بھی ایک فوج تیار ہو جو اس بگڑے ہوئے زمانے میں اپنی نسلوں کو شیطان کے حملوں سے بچانے کی ضمانت بن جائے۔اپنی نسل میں سے ایسی لڑکیاں پیدا کریں جو بہترین بیویاں ہوں اور بہترین ساسیں ہوں اور بہترین نندیں ہوں اور بہترین بھابھیاں ہوں اور ایسے لڑکے پیدا کریں جو بہترین خاوند ہوں، بہترین باپ ہوں، بہترین سسر ہوں اور بہترین بیٹے ہوں۔اگر یہ ہو جائے تو کوئی بچی اپنے سسرال میں کبھی مظلوم نہ ہو گی۔اس مظلومیت کی بہت بڑی وجہ یہی جہالت ہے۔اگر بچوں کی صحیح تربیت ہو تو کوئی بچی اپنے سسرال میں مظلوم نہیں ہو گی، نہ کوئی بیوی اپنے خاوند کی محبت سے محروم ہو گی، نہ کسی ساس کو اپنی بہو سے کوئی شکوہ ہو گا اور یہی وہ حالت ہے جو دنیا کو بھی جنت بنا دیتی ہے اور فسادوں کو ختم کرتی ہے۔بہت سارے عائلی جھگڑے اسی وجہ سے ہوتے ہیں کہ ساسیں اپنا زمانہ بھول جاتی ہیں اور بہوؤں پر ظلم کر رہی ہوتی ہیں۔بہوئیں اس خوف سے کہ ساسیں کہیں ان پر ظلم نہ کر دیں پہلے ہی دن سے اپنا رعب ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں حالانکہ دونوں کو ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے۔چاہے چند ایک مثالیں ہوں، بہت تھوڑی مثالیں ہیں لیکن یہ مثالیں اب جماعت میں بڑھ رہی ہیں۔اسلئے بہرحال فکر کی بات ہے۔اچھی مائیں اور اچھی ساسیں اور اچھی بہوئیں بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے آرام سے اپنے گھروں میں رہ رہی ہیں۔ساسوں نے بہوؤں کو اپنی بیٹیوں کی طرح رکھا ہوا ہے لیکن جو بگاڑ پیدا کرنے والی ہیں ان کے بعض دفعہ ایسے ایسے سلوک ہوتے ہیں کہ انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ ایک احمدی مومن ماں بھی اس طرح کر سکتی ہے۔پس اگر جنت بنانی ہے تو ماؤں نے ہی بنانی ہے اور فسادوں کو ختم کرنا ہے تو ماؤں نے ہی کرنا ہے۔عورت نے ہی کرنا ہے۔لڑکی نے ہی کرنا ہے اور یہی ایک حقیقی مومنہ سے توقع کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں اور وہ بھی اصل میں پہلی بات کا ہی تسلسل ہے، دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ہی تسلسل ہے، تربیت کا ہی تسلسل ہے وہ مومن عورتوں اور مومن مردوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔آپ نے ابھی تلاوت بھی سنی اس میں بھی یہ آیت ہے۔بہت سارے احکامات ہیں جن پر انسان غور کرے تو اپنی حالت بہتر کر سکتا ہے۔یہ آیت جو میں نے لی یہ آپ نے سنی کہ وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا اور مومن مرد اور عورتیں ایسی ہوتی ہیں جب ان کو خدا تعالیٰ کی باتیں بتائی جاتی ہیں تو وہ ان پر بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گزر جاتے۔یعنی مومن چاہے مرد ہو یا عورت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے حوالے سے جب کوئی بات سنتا ہے تو اس پر فوری عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
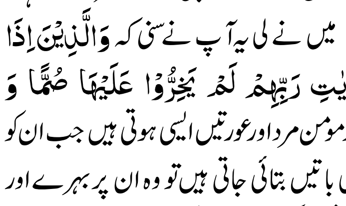
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

نونیت جیولرز NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
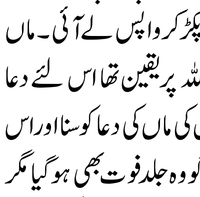
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس یہ ہے وہ معیار جو اللہ تعالیٰ نے مومن کا مقرر کیا ہے ورنہ مومن یا مومنہ ہونے کا اعلان صرف ایک اعلان ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ قرآن کریم میں بعض احکامات خاص طور پر عورت کے حوالے سے آئے ہیں جو عورت کے مقام کو قائم کرنے کے لئے ہیں۔ ہر احمدی عورت کو، ہر احمدی لڑکی کو اس کا جائزہ لینا چاہئے۔ مثلاً پردہ ہے، یہ کوئی ایسا حکم نہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء نے جاری فرمایا بلکہ یہ وہ حکم ہے جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور مختلف جگہ پر اس کو بیان کیا ہے اس کی اہمیت اور اس کی حکمت بیان فرمائی ہے اور بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے بلکہ اس زمانے کی حالت کو بھی سامنے رکھتے ہوئے بیان کیا ہے۔ اس لئے جب لڑکیوں کو پردے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو کہہ دیتی ہیں کہ یہ کیا پرانی دقیانوسی باتیں ہیں بلکہ بعض عورتیں جو پاکستان سے آئی ہیں انہوں نے ایک ملک میں مجھے بتایا ان ترقی یافتہ ممالک میں آ کر ان کے بچے ان کے پردے چھڑوا دیتے ہیں۔ مردوں کو زیادہ اس بات میں کمپلیکس ہے کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے یہاں تو تمہیں پولیس پکڑ کے لے جائے گی اور وہ مائیں بیچاری جو ساری عمر پردہ کرتی رہتی ہیں پولیس کے خوف سے پردہ چھوڑ دیتی ہیں۔ اسلام اصل میں پردے کے ذریعہ عورت کی عزّت اور عفّت قائم کرنا چاہتا ہے اور جب اس بات کی تلقین کرتا ہے تو پھر اس سے پہلے سورۃ نور کی آیت 31 میں اس تقدس اور عصمت کو قائم کرنے کے لئے پہلے مَردوں کو حکم دیا ہے کہ مومن مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ جہاں عورت کو دیکھا فوراً نظریں اٹھا کر گھور گھور کے اسے دیکھنے کی بجائے اپنی نظروں کو نیچے رکھو۔ بعض مَردوں کی یہ بھی عادت ہوتی ہے اور یہ پتا بھی ہوتا ہے کہ عورت پردہ کر رہی ہے اور حیادار ہے پھر بھی اگر آنکھیں پھاڑ کے نہ سہی تو کوشش ہوتی ہے کسی طرح ہماری نظر پڑ جائے۔ اسلئے ان نظروں سے بچنے کے لئے اسلام کہتا ہے کہ تم اپنے آپ کو بچاؤ۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس پہلے تو مردوں کو ہی یہ حکم دیا ہے کہ تم عورت کی عزت اور عفت کو قائم کرو۔ پھر اگلی آیت میں عورتوں کو بھی کہا کہ ہر قسم کے شر سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ تم بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھو۔ حیا کو قائم کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حیا ہر مومن مرد اور مومن عورت کے ایمان کا حصہ ہے۔ پس جس میں حیا نہیں اس میں اس ارشاد کے مطابق ایمان بھی نہیں۔ پھر فرمایا قرآن کریم میں اسی آیت کے تسلسل میں کہ اپنی زینت کو چھپائیں، اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنۡهَا، کہ سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہوتی ہو۔ اس میں قد کاٹھ ہے، جسم کا موٹا پتلا ہونا وغیرہ شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب فرمایا کہ پردہ کرو تو چادر اوڑھنے کا کہا تھا جس سے جسم ڈھانکا جاتا ہے۔ برقع کا رواج تو بعد میں عورتوں نے اپنی سہولت کے لئے اختیار کر لیا۔ اس میں بھی اب نئی نئی بدعات شامل ہو رہی ہیں۔ بعض تو سادہ برقعے ہوتے ہیں بعض ضرورت سے زیادہ کڑھائی اور موتی لگا کے پہنے جاتے ہیں۔ گویا نظروں سے بچنے کے لئے پردہ کرنے کا جو حکم دیا گیا تھا اسے توجہ کھینچنے کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ اس میں بھی فیشن آ گیا ہے اور اسی پر بس نہیں بلکہ بعض کے برقعے اتنے تنگ ہوتے ہیں یا جو کوٹ کے نام پر سردیوں میں پہنتی ہیں وہ اتنے تنگ ہوتے ہیں کہ جس زینت کو چھپانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو ظاہر کیا جا رہا ہوتا ہے۔ یہ کوئی پردہ نہیں ہے۔ پھر ایک نیا فیشن شروع ہو گیا ہے کہ تکونے اور آڑے ترچھے، عجیب شکلوں کے برقعے بنائے جاتے ہیں۔ پھر اکثر برقعے، کوٹ تو پہن لیتی ہیں ان میں ایسی بھی نظر آ جاتی ہیں جن کے بٹن کھلے ہوتے ہیں۔ یہ پاکستان میں بھی بڑا رواج ہو گیا ہے اور نیچے تنگ جین اور ٹراؤزر اور انتہائی اونچی قسم کے پاجامے شلواریں پہنی جاتی ہیں اور اس کے اوپر ٹی شرٹ نما یا چھوٹی قمیص پہنی ہوتی ہے۔ یہ سب چیزیں تو پردے کے ساتھ مذاق ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ مذاق ہے۔ اسی طرح جیسے سکارف ہے، حجاب ہے یا نقاب لیا ہوتا ہے تو اس میں نہ بالوں کا پردہ ہوتا ہے نہ صحیح طرح چہرے کا۔ بعض دفعہ نئی آنے والی مسلمان عورتیں یہ اعتراض کرتی ہیں کہ تمہاری احمدی عورتوں میں جو پہلے احمدی ہیں ان کے تو پردے صحیح نہیں ہوتے۔ بال نہیں ڈھکے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوڑھنیوں کو اس طرح لو کہ چہرہ نظر نہ آئے۔ کم از کم پردہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ ماتھا ڈھکا ہو بال نظر نہ آئیں۔ نہ آگے سے نہ پیچھے سے۔ ٹھوڑی ڈھکی ہو اور گال ڈھکے ہوں۔ لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ اگر منہ کھلا رکھنا ہے تو سنگھار نہ کیا ہو۔ سادہ چہرہ ہو۔ اس میں ان لوگوں کے اعتراض کا جواب بھی ہے جو یہ کہتی ہیں کہ ہم ناک بند کریں تو ہمارا سانس رکتا ہے۔ ان کا بھی اعتراض دور ہو جاتا ہے۔ پھر بعض سر پر سکارف، حجاب لے کر سر تو بڑا اچھی طرح ڈھانک لیتی ہیں لیکن نیچے تنگ سی چھوٹی قمیص اور جین پہنی ہوتی ہے۔ پھر بعض یہ فیشن شروع ہو گئے ہیں پاکستان میں جو نظر آتے ہیں اور یہاں بھی یقیناً آ گئے ہوں گے کہ شلواروں میں اور ٹراؤزر میں پنڈلیوں کے قریب لمبے لمبے کٹ (cut) دے دیئے جاتے ہیں اور چلتے ہوئے ننگ ظاہر ہو رہا ہوتا ہے۔ اس کی بھی مجھے کئی شکایتیں آتی ہیں۔ میں نہ بھی دیکھوں تو لوگ اپنی شکایتیں لکھ کے بھیج دیتے ہیں۔ میرے سامنے تو اس طرح کوئی نہیں آتا لیکن لوگ شکایتیں کرتے ہیں۔ احمدی لڑکی اور عورت کو ان سب لغویات سے بچنا چاہئے۔ جین پہننا منع نہیں ہے۔ بیشک پہن لیں لیکن اس کے ساتھ کم از کم گھٹنوں تک قمیص ہونی چاہئے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ جو محرم رشتے ہیں ان سے پردے کا حکم نہیں ہے۔ باپ ہے، سسر ہے، بھائی ہے، بھانجے ہیں، بھتیجے ہیں خاوند ہے لیکن حیادار لباس کا ضرور حکم ہے اور حیا کوئی معمولی چیز نہیں ہے عورت کا ایک بہت بڑا سرمایہ ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہمارے فنکشنز پر بھی یہاں کی مغربی عورتیں اور غیر مسلم عورتیں آتی ہیں اور ان کو ہمارے فنکشن کے تقدس کا پتہ ہے اور اپنا پورا لباس پہن کر آتی ہیں۔ بعض بہت خیال رکھنے والی ہیں بلکہ سکارف بھی اوڑھ کر آتی ہیں جبکہ باہر جا کے نہیں اوڑھتیں۔ تو یہ دوعملی نہیں ہے۔ اس لئے آتی ہیں کہ ان کو ہمارے ماحول کے تقدس کا خیال ہے۔ اس لئے آتی ہیں کہ وہ اس ماحول میں سموئی جائیں۔ پس جب غیر غیر مسلم ہو کر بھی جن کے لئے کوئی حکم نہیں ہے اس قدر لحاظ رکھتے ہیں تو پھر ہمیں، ہماری عورتوں اور بچیوں کو اس بات کا کس قدر خیال رکھنا ہوگا۔ بعض احمدی لڑکیوں کو پتہ نہیں احساس کمتری کیوں ہے کہ اگر انہوں نے پردہ کیا تو انہیں لوگ جاہل سمجھیں گے۔ پس یہ ایسی لڑکیاں دیکھ لیں کہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے یا لوگوں کو خوش کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات کو ماننا ہے یا اس کی باتوں پر اندھے اور بہروں کی طرح گزر جانا ہے جیسے سنا ہی نہیں یا دیکھا ہی نہیں۔ غیر احمدی عورت تو کہہ سکتی ہے کہ ہمیں تو ان احکامات کا پتا نہیں، ہمیں قرآن کریم کا علم نہیں، ہم نے تو تفصیل سے احکامات نہیں پڑھے لیکن احمدی لڑکی اور عورت نہیں کہہ سکتی کہ ہم نے سنا نہیں اور دیکھا نہیں۔ انہیں مستقل پوری تفصیل کے ساتھ اس بارے میں سمجھایا جاتا ہے اور تمام خلفاء نے سمجھایا ہے۔ میں عرصے سے سمجھا رہا ہوں۔ پس اس طرف لجنہ کی تنظیم کو بھی توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور خود ہر لڑکی اور عورت کو بھی اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ آہستہ آہستہ پھر یہ فیشن اور لاپرواہیاں بالکل ہی ننگا کر دیں گی۔ اگر ابھی دو چار بھی ہیں تو ان کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اور جو نہیں ہیں ان کو کسی قسم کے احساس کمتری میں کمپلکس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمارا دین ایک بہترین دین ہے اور دنیا میں پھیلنے کے لئے آیا ہے۔ پس اس کو پھیلانے کے لئے ہم میں سے ہر عورت اور مرد کو اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بچے جب دیکھیں گے کہ میری ماں کی بعض حرکتیں تو اس سے مختلف ہیں جو قرآن کریم نے حکم دیا ہے تو پھر ظاہر ہے ان پر منفی اثر پڑے گا۔ پس جہاں اعتقادی لحاظ سے ہر عورت اور لڑکی نے اپنے آپ کو مضبوط کرنا ہے، ایمان میں بڑھنا ہے وہاں عملی لحاظ سے بھی مضبوط کریں۔ اس معاشرے میں ہمیں اپنی عورتوں اور لڑکیوں کو حجاب اور پردے اور حیا کا تصور پیدا کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر کسی بچی میں حیا، حجاب کی جھجک ہے تو ماؤں کو اسے دور کرنا چاہئے بلکہ اگر اس کی عمر ایسی ہے تو اسے خود دور کرنا چاہئے۔ مائیں اگر گیارہ بارہ سال کی عمر تک بچیوں کو حیا کا احساس نہیں دلائیں گی تو پھر بڑے ہو کر ان کو کوئی احساس نہیں ہوگا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس اس معاشرے میں جہاں ہر ننگ اور ہر بیہودہ بات کو سکول میں پڑھایا جاتا ہے وہاں احمدی ماؤں کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کی تعلیم کی روشنی میں، قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے بچوں کو بتانا ہوگا۔ شروع سے ہی حیا کی اہمیت کا احساس اپنے بچوں میں پیدا کرنا ہوگا۔ پانچ چھ سات سال کی عمر سے ہی پیدا کرنا شروع کرنا چاہئے۔ پس جیسا کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں یہاں ان ملکوں میں تو چوتھی اور پانچویں کلاس میں ہی ایسی باتیں بتائی جاتی ہیں کہ بچے پریشان ہوتے ہیں۔ اسی عمر میں بچیوں کے دماغوں میں حیا کا مادہ ڈالنے کی ضرورت ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بعض عورتوں کے اور لڑکیوں کے دل میں شاید خیال آئے کہ اسلام کے اور بھی تو حکم ہیں کیا اسی سے اسلام پر عمل ہوگا اور اسی سے اسلام کی فتح ہونی ہے۔ یاد رکھیں کہ کوئی حکم بھی چھوٹا نہیں ہوتا۔ کل میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے جمعہ میں بھی توجہ دلائی تھی کہ کس طرح ہمیں ہونا چاہئے۔ لیکن اگر کوئی کمزوری زیادہ بڑھنی شروع ہو جائے اور معاشرے کا اثر اس پر زیادہ ہونا شروع ہو جائے تو پھر اس کی طرف توجہ کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے میں توجہ دلا رہا ہوں۔ دوسروں کا مطمح نظر کچھ اور ہوگا تو ہوگا۔ ایک احمدی کا مطمح نظر یہی ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھو۔ یہی قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے فَاسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرَاتِ۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم نے دنیا کو اپنے پیچھے چلانا ہے۔ پس دنیا کے فیشن کو نہ دیکھیں۔ یہ دیکھیں کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود کے اندر ہے یا نہیں۔ فیشن کرنا منع نہیں ہے اگر ان حدود کے اندر ہے تو بیشک کریں اور جس ماحول میں کرنے کا حکم ہے اس میں کریں اور ایسی مثالیں قائم کریں کہ دنیا آپ کے پیچھے چلنے والی ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس جہاں ہر احمدی عورت کو اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنے کی ضرورت ہے تاکہ دعاؤں سے مدد مانگتے ہوئے اپنی اولاد کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کر سکیں وہاں خدا تعالیٰ کے جتنے بھی احکامات ہیں ان حکموں کے مطابق اپنے ہر عمل کو ڈھالنے کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب MTA انٹرنیشنل پر Live نشر ہوا۔ اور یہاں جلسہ گاہ میں مقامی طور پر اس خطاب کے انگریزی، عربی اور فرنچ زبانوں میں رواں تراجم بھی ہوئے۔

حضورانور کے خطاب کے بعد لجنہ جلسہ گاہ پُرجوش اور ولولہ انگیز نعروں سے گونج اٹھی۔ بعد ازاں لجنہ اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ افریقن، امریکن خواتین اور بچیوں نے اپنے لوکل انداز میں نظمیں پیش کیں۔

اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ وقت کے لئے بچوں والے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں مائیں اپنے چھوٹی عمر کے بچوں کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سُن رہی تھیں۔

بعد ازاں ایک بجکر 45 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہال کے معائنہ کے لئے تشریف لے آئے جہاں جلسہ سالانہ کے بعض دفاتر اور نمائش وغیرہ لگائی گئی تھی۔

حضورانور نے دفتر رسالہ ریویو آف ریلیجنز، سلطان القلم، ہیومینٹی فرسٹ، پریس اینڈ میڈیا اور انٹرنیشنل ہیومن

JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

رائٹس کمیٹی کا معائنہ فرمایا اور ان کے انچارج صاحبان سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پِیس وِلیج ''مسجد بیت الاسلام'' جانے کے لئے روانہ ہوئے اور پولیس کے بارہ موٹر سائیکلز نے قافلہ کو Escort کیا اور دوران سفر ساتھ ساتھ تمام راستے کلیئر کرتے رہے۔ دو بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پِیس وِلیج تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ ''سرائے محبت'' تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور سر انجام دیئے۔

بنگلہ دیشی مہمانوں کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں تشریف لائے جہاں امریکہ سے آنے والے بنگلہ دیشی احباب کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔

امریکہ سے 91 کی تعداد میں بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے احباب مرد و خواتین آئے تھے اور یہ سبھی امریکہ کے مختلف علاقوں سے آئے تھے اور بعض بڑے لمبے سفر طے کر کے آئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین سے دریافت فرمایا کہ یہ سب پرانے احمدی ہیں یا ان میں سے نئے بھی ہیں۔ اس پر انچارج صاحب بنگلہ ڈیسک یو ایس اے نے بتایا کہ پرانے احمدی ہیں۔ چند نئے بھی ہیں اور آٹھ زیر تبلیغ مہمان بھی ہیں۔ بعد ازاں حضور انور کے استفسار پر بعض احباب نے باری باری اپنا تعارف کروایا۔

ایک دوست نے بتایا کہ سال 2003ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ نیو یارک میں رہتا ہوں اور IT کی فیلڈ میں ہوں۔ فیملی بھی احمدی ہے۔ حضور انور نے فرمایا: اب آپ نومبائع نہیں رہے۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ گزشتہ 24 سال سے امریکہ میں ہوں اور انجینئر ہوں۔ حضور انور نے از راہ شفقت فرمایا آپ کی تو عمر 24 سال لگتی ہے۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ عمر 32 سال ہے۔ 8 سال کی عمر میں آیا تھا۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ سافٹ ویئر انجینئر ہوں۔ سال 2000ء میں امریکہ آیا تھا۔ پیدائشی احمدی ہوں۔ بیوی بیعت کر کے احمدی ہوئی ہے۔

ایک صاحب خالد اسلام نے عرض کیا کہ میں گزشتہ 29 سال سے امریکہ میں ہوں اور بیمار ہوں۔ لاس اینجلیز سے میرا تعلق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: خدا آپ کو صحت دے۔ ان صاحب کے بارہ میں انچارج صاحب بنگلہ ڈیسک نے بتایا کہ انہوں نے اپنے آفس میں باقاعدہ تبلیغ آفس بنایا ہوا ہے۔ وہاں بنگالی دوست آتے رہتے ہیں ان کو تبلیغ کی جاتی ہے اور ان سے سوال و جواب بھی ہوتے ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں 1978ء میں احمدی ہوا تھا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اب تو آپ پیدائشی احمدی کی طرح ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں چوتھی نسل سے احمدی ہوں۔ ہمارے خاندان سے عبدالواحد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے خط و کتابت کی تھی لیکن بیعت آپؑ کی وفات کے بعد کی تھی۔

ایک نوجوان نے عرض کیا کہ میں واقف نو ہوں اور سائیکالوجی پڑھ رہا ہوں۔

ایک نومبائع سعید کرمانی نے بتایا کہ اس سال جلسہ سالانہ یوکے پر شامل ہوا تھا اور میں نے وہیں جلسہ کے دوران بیعت کی تھی۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ 1985ء سے احمدی ہوں۔ ایک صاحب نے بتایا کہ 1978ء سے احمدی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اب تو آپ پرانے احمدی ہیں۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں گزشتہ 26 سال سے امریکہ میں ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ سال 2015ء میں، اکتوبر میں احمدیت قبول کی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ تو اس سال جلسہ سالانہ یوکے پر آئے تھے اور مجھے ملے بھی تھے۔ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ میں شامل ہوا تھا اور حضور انور سے ملاقات ہوئی تھی۔

ایک دوست جو احمدی نہیں تھے انہوں نے عرض کیا کہ حضور! میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔ اہلیہ سے بات کر کے فیصلہ کروں گا۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

اس کے بعد تمام فیملیز نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ سبھی احباب نے شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطالعہ کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''آج کل کے زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کو بھی پڑھنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے، یہ بھی قرآن کریم کی ایک تشریح و تفسیر ہے جو ہمیں آپؑ کی کتب سے ملتی ہے......اس طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ کتب ضرور پڑھنی چاہئیں اور انہیں کتب سے آپ کو دلائل میسر آجاتے ہیں لوگوں کے اعتراضوں کے جواب دینے کے اور یہی آج کل طریقہ ہے آپ کی مجلسوں سے فیضیاب ہونے کا، آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا کہ پہلے بھی میں کہتا رہا ہوں کہ آپؑ کی کتب پڑھنے کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے اور اس سے ہمیں مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی ملیں گے اور قرآن کریم کے علوم کی بھی معرفت ہمیں حاصل ہوگی۔'' (الفضل انٹرنیشنل، 2رجولائی 2004)

احباب کرام جماعتی ویب سائٹ www.alislam.org سے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آڈیو بھی ڈاؤن لوڈ کر کے سن سکتے ہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

ملاقات کے بعد مہمانوں کے تأثرات

بنگلہ دیش سے تعلق رکھنے والے غیر از جماعت مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے بعد اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

☆ غازی شہید الرحمن صاحب بتاتے ہیں کہ تمام زندگی ملّاؤں سے جھگڑتے رہے اور جو اسلام ان کو پیش کیا گیا اس نے ان کو سنّی مساجد سے دور رکھا۔ اب ان کی بیوی نے انہیں تاکید کی کہ آپ جماعت احمدیہ کے جلسہ پر جائیں۔ جلسے پر آ کر انہوں نے جماعت احمدیہ کی تربیت، محبت اور عزّت دیکھی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس جلسہ کے ساتھ میں اسلام کی طرف دوبارہ لوٹا ہوں۔

جلسہ کے آخری دن وہ سب لوگوں سے الگ ایک کرسی پر بیٹھے تھے اور ہجوم کی وجہ سے کھانے پر جانا پسند نہیں کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک خادم ان کے پاس آیا۔ انہیں کھانا اور پانی لا کر دیا اور پھر اس بات کا بھی انتظار کیا کہ وہ کھانا ختم کریں تا کہ وہ خادم ان کے کھانے کا ڈبہ پھینک سکے۔ اس واقعہ نے انہیں بہت متأثر کیا۔ انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ جلسہ نے ان پر بہت گہرا اثر چھوڑا ہے اور انشاء اللہ وہ جماعت میں جلد داخل ہوں گے۔

☆ ایک خاتون تمنا تزرین صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنی ذہنی طور پر معذور بیٹی کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کرنے آئی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ اس چھوٹی بچی کے سر پر شفقت سے پھیرا۔ حضور انور سے ملنے کے بعد اس بچی میں ایک خاص تبدیلی ظاہر ہوئی۔ جب ان کی بیٹی واپس پہنچی تو اپنی فیملی کے افراد سے پہلی مرتبہ بولنا شروع کر دیا۔ یہ بات سب کے لئے حیران کُن تھی۔ تمنّا صاحبہ کہتی ہیں کہ اب وہ شرائط بیعت پڑھ رہی ہیں۔ صرف یہ بات ان کو بیعت کرنے سے روک رہی ہے کہ وہ یہ شرائط پوری نہیں کر سکیں گی۔

☆ ایک غیر از جماعت دوست زبیر حسین صاحب کہتے ہیں: وہ جلسہ سالانہ امریکہ میں بھی شامل ہوئے تھے لیکن کینیڈا کے جلسہ پر آ کر مجھے زیادہ خوشی ہوئی کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

وہ آنے سے قبل اس بات پر تجسس رکھتے تھے کہ ایک جماعت کے انٹرنیشنل لیڈر کیسی طبیعت کے مالک ہوں گے۔ حضور انور کو دیکھ کر ان کی حیرانی کی حد نہ رہی کہ حضور انور اس قدر عاجز انسان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ ایک سادہ طبیعت کے انسان ہیں لیکن ان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایک بڑے لیڈر ہیں۔ حضور انور اپنے تمام افعال میں اللہ تعالیٰ کو اوّلیت دیتے ہیں۔

☆ ایک دوست فیصل احسن صاحب کہتے ہیں: حضور انور سے ملاقات کر کے انہیں بہترین روحانی تجربہ ہوا۔ اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ حضور انور نے تصویر کے دوران ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ اب وہ مقامی احمدی مسجد میں باقاعدگی سے جائیں گے۔

☆ شاہدہ امان صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ان کی ملاقات ہوئی اور حضور انور نے ان کو تصویر کے لئے پاس بلایا تو ان کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے۔ یہ حضور انور کی تقاریر سے بہت متأثر ہوئیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کا ماحول بہت روحانیت سے پُر تھا اور عمدہ تقاریر تھیں۔

......☆......☆......☆......

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
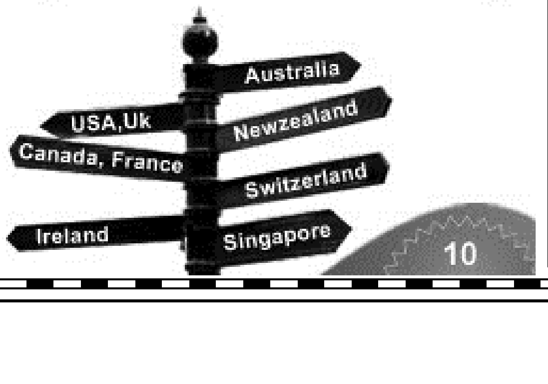

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

37ویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت 2016 کی مختصر رپورٹ

مجلس انصار اللہ بھارت کا 37واں سالانہ اجتماع مورخہ 18 تا 20 اکتوبر 2016 قادیان دارالامان میں جدید جلسہ گاہ (گیارہ ایکڑ نزد بہشتی مقبرہ) میں منعقد ہوا۔

18/اکتوبر 2016 بروز سوموار (پہلا دن)

مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم وقف جدید ارشاد نے مسجد دارالانوار میں نماز تہجد پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا سیّد آفتاب احمد صاحب نے ''مالی قربانی کی اہمیت اور برکات'' کے عنوان پر درس دیا۔ ساڑھے چھ بجے مزار مبارک سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ پر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے اجتماعی دعا کرائی۔

افتتاحی پروگرام: 10 بج کر پانچ منٹ پر محترم زین الدین حامد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے لوائے انصار اللہ لہرایا اور دُعا کروائی۔

ٹھیک سوا دس بجے مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت افتتاحی پروگرام کا آغاز ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے کی۔ آپ نے سورۃ الصّف کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا۔ بعدہ تمام حاضرین نے صدر مجلس انصار اللہ بھارت کے ساتھ عہد مجلس انصار اللہ دہرایا۔ بعدہٗ مکرم کے نذیر احمد عطار صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''اَے خدا اَے چارہ سازِ دردہم کو خود بچا'' خوش الحانی سے پڑھا۔

بعد ازاں صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ حضور انور کا یہ پیغام خوبصورت کلر پرنٹنگ میں اُردو کے علاوہ مختلف 6 علاقائی زبانوں میں شائع کیا گیا جو اجتماع گاہ میں موجود احباب میں تقسیم کیا گیا۔

بعدہ مکرم سیّد نصیر الدین صاحب قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت نے سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں ہندوستان بھر کی مجالس کی کارکردگی کا خلاصۃً ذکر کیا گیا۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت نے خطاب فرمایا۔ آپ نے اراکین انصار کو قادیان کی مقدس بستی کے فیوض و برکات اور عظمت کے بارہ میں بتایا اور فرمایا کہ یہ بستی بہت ہی بابرکت ہے لہٰذا بار بار قادیان آنا چاہئے اور اس کی برکات سے حصہ لینا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ انصار اللہ کی تنظیم اور دوسری دُنیاوی تنظیموں میں بہت بڑا امتیاز ہے۔ ہماری تنظیم اللہ کے ماموروں مرسل کے نمائندہ یعنی خلیفہ کی بنائی ہوئی تنظیم ہے جبکہ دیگر تنظیمیں عام انسانوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری تنظیم آج دُنیا کے دوسو نو ملکوں میں پھیل چکی ہے اور اس کا قدم ہر لحظہ ترقی کی طرف گامزن ہے۔ آپ نے تعلق باللہ اور دعاؤں پر زور دینے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ کے حوالہ سے فرمایا کہ ہر جماعت میں کچھ ایسے انصار ہونے چاہئیں جو امتیازی شان کے حامل ہوں۔ جو مستجاب الدعوات ہوں۔ جن کو دیکھ کر خدا یاد آئے۔ فرمایا ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق سرسبز شاخ بننے کی ضرورت ہے جو ہمیشہ پھل لاتا ہے۔ آخر پر صدر مجلس نے دُعا کروائی اور افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی اور علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

مذاکرہ بعنوان ''وفائے خلاف''

رات 9 بجکر 25 منٹ پر اجتماع گاہ میں سوال و جواب کے رنگ میں ایک علمی وتربیتی پروگرام ''وفائے خلافت'' کے عنوان سے مذاکرہ کیا گیا۔ مکرم عبدالوکیل نیاز صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے اس پروگرام کی میزبانی کی۔ مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان اور مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ نے سوالات کے جوابات دیئے۔

19/اکتوبر 2016 بروز منگل (دوسرا دن)

نماز تہجد مکرم مولانا سیّد کلیم الدین احمد صاحب نے مسجد دارالانوار میں پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مولانا عنایت اللہ صاحب نے ''قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے کی اہمیت اور برکات'' کے عنوان پر درس دیا۔

زعماء وناظمین کے ساتھ
صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی ایک خصوصی میٹنگ

صبح ساڑھے چھ بجے مسجد دارالانوار میں مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ بھارت کی زیر صدارت ناظمین و زعماء مجالس کی ایک میٹنگ ہوئی۔ دعا کے بعد مکرم سید نصیر الدین صاحب قائد عمومی، مکرم سیّد کلیم الدین احمد صاحب قائد تربیت، مکرم ایم ابوبکر صاحب نائب صدر صف دوم اور مکرم پی پی ناصر الدین صاحب نائب صدر برائے جنوبی ہند نے مختلف تربیتی وانتظامی امور پر گفتگو کی۔ آخر پر صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے ناظمین وزعماء کو مجلس کے کاموں میں بہتری لانے کے متعلق نصائح فرمائیں۔

خصوصی علمی نشست

پروگرام کے مطابق صبح 9 بج کر چالیس منٹ پر اجتماع گاہ میں ایک علمی نشست مکرم مولانا عبدالمؤمن راشد صاحب نائب صدر صفِ اوّل کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں تین علماء کرام نے نہایت اہم موضوع پر خطاب فرمایا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سیّد کلیم الدین احمد صاحب قائد تربیت نے کی اور ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ مکرم وحید الدین شمس صاحب نے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا پاکیزہ منظوم کلام ''بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے'' خوش الحانی سے پڑھا۔

پہلی تقریر مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب نے ''تربیت اولاد میں انصار اللہ کا کردار'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ و ناظر تعلیم نے ''تیسری عالمی جنگ کے خطرات اور قیام امن کیلئے جماعت احمدیہ کی مساعی'' کے موضوع پر کی۔

بعد ازاں مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ''یہ نشانِ زلزلہ جو آچکا منگل کے دن'' خوش الحانی سے پڑھا۔ تیسری تقریر مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی نے ''اصلاح معاشرہ کے متعلق حضور کے بیان فرمودہ اہم نکات'' کے موضوع پر کی۔

آخر پر مکرم مولانا عبدالمؤمن راشد صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا جس میں آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 15 جولائی 2016 کے حوالے سے عہدے داران کو نصائح کیں۔

اس موقعہ پر ایٹمی تابکاری سے بچنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مجوزہ نسخہ جات پر مشتمل فولڈر بھی حاضرین میں تقسیم کئے گئے۔

ڈاکومنٹری

آج شبینہ اجلاس میں اجتماع گاہ میں ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی جس میں ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات، قیام امن کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مساعیٔ جمیلہ اور مجلس انصار اللہ بھارت کی جانب سے کئے جانے والے کاموں کا تذکرہ کیا گیا۔

20/اکتوبر 2016 بروز جمعرات (تیسرا دن)

صبح ساڑھے چار بجے مکرم مولوی قمر الحق خان صاحب منتظم عمومی مجلس انصار اللہ قادیان نے مسجد دارالانوار میں نمازِ تہجد پڑھائی۔ بعد نمازِ فجر مکرم مولانا تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ قادیان نے ''دعوت الی اللہ کی اہمیت اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر درس دیا۔ درس کے بعد حاضرین کی تواضع کی گئی۔ صبح 6:30 بجے مجلسِ شوریٰ کا پہلا اجلاس مسجد انوار میں منعقد ہوا۔

اختتامی تقریب

بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی تقریب محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی قادیان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

تلاوتِ قرآنِ کریم مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الحشر کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور ترجمہ پڑھکر سنایا۔ بعدہٗ مکرم مولانا زین الدین حامد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ مکرم ومحترم محمد انعام غوری صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیرِ مقامی قادیان نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔ مکرم مولوی رفیق احمد صاحب مدراسی مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام ''اَے خُدا اَے کارساز وعیب پوش و کردگار'' خوش الحانی سے سُنایا۔

بعد ازاں محترم صدرِ اجلاس نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سیدنا حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال سالانہ مرکزی اجتماعات کے موقع پر لجنہ اماء اللہ بھارت، مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مجلس انصار اللہ بھارت کے نام جو پیغامات ارسال فرمائے، اُن پیغامات کے حوالہ سے انصار کو نصائح فرمائیں اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا: خلافت سے ذاتی تعلق قائم رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ بار بار حضور کی خدمت میں دعائیہ خطوط لکھے جائیں۔ خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق کیلئے ضروری ہے کہ خطبہ جمعہ لائیو سنا جائے۔ چونکہ بعد میں پھر تساہل اور تغافل کا احتمال ہوتا ہے۔ اس موقع پر آپ نے انصار حضرات کو صحیح تلفظ کے ساتھ تلاوت قرآن کریم کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے خدام الاحمدیہ کے نام حضور انور کے پیغام کے حوالہ سے احباب کو توجہ دلائی کہ وہ خدمتِ دین کیلئے آگے آئیں۔ فرمایا: جماعتی عہدوں پر جو خدام اور انصار ہیں اُن کی تعداد سینکڑوں ہوجاتی ہے۔ اگر صرف یہی فعال ہوجائیں تو جماعت بہت تیزی سے ترقی کرسکتی ہے۔ آپ نے دیگر انتظامی امور کی طرف بھی توجہ دلائی۔ بعد ازاں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ محترم ناظر اعلیٰ صاحب اور دیگر معززین نے انصار میں انعام تقسیم کئے۔

شہری مجالس میں پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس کے اسماء یہ ہیں۔ مجلس انصار اللہ قادیان پنجاب اوّل۔ مجلس انصار اللہ حیدرآباد تلنگانہ دوم اور مجلس انصار اللہ ماتھوٹم کیرالہ سوم۔

دیہاتی مجالس میں مجلس انصار اللہ چیلا کرہ صوبہ کیرالہ نے اوّل، مجلس انصار اللہ مریاکنی صوبہ کیرالہ نے دوم اور مجلس انصار اللہ پلورتھی صوبہ کیرالہ نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

اسی طرح موازنہ بین الاضلاع میں نظامت ضلع بیر بھوم بنگال اوّل، نظامت ضلع راجوری جموں کشمیر دوم اور نظامت ضلع حیدرآباد تلنگانہ سوم قرار پائی۔ نمایاں کارکردگی کیلئے 6 شہری مجالس، 5 دیہاتی مجالس اور 4 ضلعی نظامتوں کو انعام خصوصی دیا گیا۔ نیز علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار کو بھی انعامات دیئے گئے۔

امسال بھارت کے 21 صوبوں کی 253 مجالس سے بشمول قادیان (1140) انصار نے اجتماع میں شرکت کی۔ اجتماع کے کاموں کو بہتر رنگ میں بپایہ تکمیل پہنچانے کیلئے 33 نظامتیں قائم کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(منصور احمد مسرور، منتظم رپورٹنگ)

......☆......☆......☆......

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8031: میں ماریہ طلعت بنت مکرم زبیر احمد شخنہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 28-4-3، رائچوری محلّہ ڈاکخانہ یادگیر صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین آدھا تولہ 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد سوداگر — الامۃ: ماریہ طلعت — گواہ: زبیر احمد شخنہ

مسل نمبر 8032: میں نسیم خان لودھی ولد مکرم رفیق خان لودھی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہبلی، کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 رستمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ندیم خان — العبد: نسیم خان لودھی — گواہ: طارق احمد

مسل نمبر 8033: میں ماریہ داؤد ظفر زوجہ مکرم ایس۔ ایم ظفر الیاس صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: C-205، ولسن ونٹیج، 8th،24 مین، فرسٹ کراس، بنگلور، مستقل پتہ: 26/1، الفرڈ سٹریٹ، رچمنڈ ٹاؤن، بنگلور، کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نکلیس (3 سیٹ) 100 گرام، بالیاں (3 سیٹ) 20 گرام، 5 انگوٹھیاں 12 گرام، 4 کڑے 50 گرام، کان کی بالی 20 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، ہیرے کی انگوٹھی اور بریسلٹ قیمت ایک لاکھ روپئے، حق مہر: -/51,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایس۔ ایم ظفر عالم — الامۃ: ماریہ داؤد ظفر — گواہ: سید شارق مجید

مسل نمبر 8034: میں رضوانہ پروین زوجہ مکرم ناصر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن چمڑا گھر، نزد مدینہ مسجد ڈاکخانہ کشن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 راگست 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 18 گرام، 22 کیریٹ، زیور نقرئی 250 گرام، حق مہر: -/36,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: احسان علی — الامۃ: رضوانہ پروین — گواہ: واجد علی

مسل نمبر 8035: میں سید امتیاز حسین ولد مکرم سیٹھ سید عمر صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 66 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: جڑچرلہ ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ، مستقل پتہ: کاچیگوڑہ ضلع حیدرآباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 رجولائی 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 100 گز قیمت اندازاً پانچ لاکھ روپئے، زمین مع مکان 2۔ ایکڑ قیمت اندازاً 50 لاکھ روپئے ایک کارخانہ ہڈی کا بمقام جڑچرلہ (تمام جائیداد مشترکہ حصہ موصی 1/4)۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد — العبد: سید امتیاز حسین — گواہ: سید افتخار حسین

مسل نمبر 8036: میں شانتی بیگم زوجہ مکرم قربان علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن ہرڈھانہ تحصیل اسرانا ضلع پانی پت صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کی بالی ایک جوڑی 4 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: -/101 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر — الامۃ: شانتی بیگم — گواہ: دلاور خان

مسل نمبر 8037: میں سیما زوجہ مکرم نصیر الدین صاحب مبلغ سلسلہ، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن لنڈھا، انبالہ صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7 رستمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 انگوٹھی 1 تولہ، 2 بالیاں آدھا تولہ، گلے کا ہار آدھا تولہ سے کم، 1 ناک کا کوکا (تمام زیورات 22 کیریٹ کے ہیں)۔ زیور نقرئی: کنگن 1 جوڑی، سیٹ 1 عدد، پازیب 3 جوڑی، ایک انگوٹھی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر — الامۃ: سیما — گواہ: نصیر احمد

مسل نمبر 8038: میں عارف الرحمن عرف الف ولد مکرم شیخ تاج الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 51 سال تاریخ بیعت 1986، موجودہ پتہ: دھارسل کھرد تحصیل ٹوہانہ ضلع فتح آباد، ہریانہ، مستقل پتہ: آمدہ باد تحصیل منہاری ضلع کٹیہار، بہار، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ مکان 6 مرلہ زمین پر مشتمل، زمین آدھا ایکڑ (تمام جائیداد قابل تقسیم)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6122 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد ناصر — العبد: عارف الرحمن — گواہ: سید طاہر احمد

مسل نمبر 8039: میں نریش خان ولد مکرم پھول سنگھ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 2004، ساکن کھیڈڑ تحصیل بروالہ ضلع حصار صوبہ ہریانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 مرلہ زمین پر مکان (قابل تقسیم)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طاہر احمد ناصر — العبد: نریش خان — گواہ: سیوا خان

مسل نمبر 8040: میں پیار دین ولد مکرم کیسو دین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 39 سال تاریخ بیعت 1999، ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 راگست 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 10 کنال زمین اور ایک مکان (قابل تقسیم)۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد ناصر — العبد: پیار دین — گواہ: سیوا خان

دعائے مغفرت

افسوس! میری دادی محترمہ ننّھی بُو صاحبہ مُنڈ اسگر، ہبلی کی وفات مورخہ 30 راکتوبر 2016 بروز اتوار شب 11 بجے ہوگئی۔ اناللہ وانا الیہ راجون۔ آپ کی عمر 90 سال تھی، جماعت میں ابتدائی احمدی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ ہبلی کے قیام میں آپ نے اہم کام کیا۔ لجنہ اماء اللہ ہبلی کی پہلی صدر بھی رہیں۔ جماعت سے محبت واخلاص مثالی تھا۔ نمازی، متقی اور سلسلہ سے محبت کرنے والی بزرگ تھیں۔ اپنوں بیگانوں سب کا خیال رکھنے والی اور سب سے الفت کرنے والی تھیں۔ آپ محترم حضرت صاحب منڈ اسگر سابق صدر جماعت ہبلی کی زوجہ تھیں۔ ہر دل عزیز تھیں۔ مرحومہ کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم مولوی نعمت اللہ صاحب مبلغ انچارج شموگہ نے پڑھائی جو مرحومہ کے نواسے ہیں اور احمدیہ قبرستان ہبلی میں تدفین عمل میں آئی۔

(مسرت احمد منڈ اسگر، صدر جماعت احمدیہ ممبئی، مہاراسٹر)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

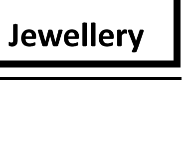

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

تحریک جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان

آج بحیثیت جماعت، جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا، کہاں تو احراری قادیان سے احمدیت کی آواز کو ختم کرنے کی بات کرتے تھے اور کہاں آج دنیا کے اس مغربی کونے سے ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو آپ کا ایک غلام اور ادنیٰ خادم پہنچا رہا ہے

اللہ تعالیٰ تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق دے اور خلافت سے ہمیشہ ان کا مضبوط تعلق قائم کرتا رہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11/نومبر 2016 بمقام کینیڈا

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر مالی قربانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال خرچ کرنا ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ فرمایا کہ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کیلئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت میں لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ میں اس ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مؤمن کو ملتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل کی دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صرف اپنے آرام و آسائش کے لئے خرچ کرنا ہی ان کے لئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے لیکن ایک مؤمن سمجھتا ہے، جس کو دین کا حقیقی ادراک اور شعور ہو کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے تقویٰ پر چلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو اس آیت میں بیان فرمایا ہے جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے کہ اصل سکون تو نیکیاں کرنے سے ملتا ہے مال جمع کرنے سے نہیں ملتا اور نیکی اس وقت تک اپنے معیار کو حاصل نہیں کر سکتی جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے کے لئے وہ چیز خرچ نہ کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مال و دولت ایسی چیز ہے جس سے انسان بہت محبت کرتا ہے۔ آج اگر ہم جائزہ لیں تو دنیا کے فساد اور فتنوں اور افراتفری کی وجہ دولت کی محبت اور ہوس ہے۔ دنیا دار کو تو یہ بھی نہیں پتا کہ اگر اس کے پاس بہت سی دولت آ گئی ہے تو اسے خرچ کس طرح کرنا ہے۔ خرچ تو بیشک یہ لوگ کرتے ہیں لیکن اپنی عیاشیوں کی تسکین کے لئے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور نیکیوں کے لئے۔

علاوہ مادی ضروریات کے ہم احمدیوں کے لئے روحانی ضروریات پوری کرنے کے لئے مال خرچ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ تکمیل اشاعت ہدایت کا کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ہدایت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل انسانیت کے لئے لائے تھے اور جس کے پھیلانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے چین تھے اس کی تکمیل کا زمانہ یہ ہے۔ جس طرح یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا تھا اسی طرح اب یہ کام آپ کے ماننے والوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ ان کے سپرد ہے جو یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ امیر لوگ تو اپنی عیاشیوں پر خرچ کرتے ہیں لیکن مؤمن وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی نیکی حاصل کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اس مال سے خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔ اس زمانے میں جماعت احمدیہ ہی مؤمنین کی وہ جماعت ہے جو ایک نظام کے تحت یہ خرچ کرتی ہے جو اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرتی ہے جس میں مختلف ذرائع سے تبلیغ کے کام ہیں اور مخلوق سے ہمدردی کی وجہ سے ان کے حق ادا کرتے ہوئے ان پر خرچ کیا جاتا ہے اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو تکلیف اٹھا کر یہ خرچ کرتے ہیں اور اس یقین سے خرچ کرتے ہیں کہ جہاں یہ خرچ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا وہاں یہ بھی تسلی ہے کہ صحیح طریق سے خرچ ہوگا۔ اس بات کا اعتراف تو بعض غیر لوگ بھی کئے بغیر نہیں رہتے کہ جماعت کا مالی نظام اور خرچ بہترین ہے۔

ہمارے کبابیر کے مبلغ نے ایک واقعہ لکھا کہ یروشلم یونیورسٹی کے دو ریٹائرڈ پروفیسر اپنے دو بیرونی مہمان دوستوں کے ساتھ ہمارے مشن کبابیر میں آئے۔ ان کے ساتھ جماعت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا نظام جماعت کا بتایا گیا۔ ان مہمانوں میں ایک آسٹریا سے تعلق رکھنے والے پروفیسر تھے وہ آخر پر کہنے لگے کہ مجھے جماعت احمدیہ کی جو سب سے اچھی بات لگی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی جماعت کا مالی نظام نہایت پاک اور صاف ہے۔ کہنے لگے کہ دنیا میں صرف پاکیزہ مال سے انقلاب لے کر آنا شاید آپ لوگوں کے مقدر میں ہی لکھا ہوا ہے اور اس کے لئے آپ کو مبارک ہو اور چندوں کے لئے پاکیزہ مال بہت ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اپنے اس مال سے دو جو پاک مال ہو جو جائز طریقے سے کمایا ہوا مال ہو۔ دھوکہ دے کر کمایا ہوا مال نہ ہو ٹیکس بچا کر کمایا ہوا مال نہ ہو یا کسی بھی طریقے سے غلط رنگ میں کمایا ہوا مال نہ ہو۔ یہ بات اس دنیا دار کو بھی نظر آ گئی کہ انقلاب لانے والے یہی لوگ ہیں۔ پس جب تک ہماری نیتیں نیک رہیں گی۔ جب تک ہم پاکیزہ مال کمانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے یقینا تب ہم انقلاب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے اور یہ انقلاب ہمارے سے مقدر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے۔ کوئی دنیاوی انقلاب ہم نے نہیں لانا بلکہ روحانی انقلاب لانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہے۔ توحید کا قیام کرنا ہے اور مخلوق کے حق ادا کرنے ہیں اور یہ کوئی انسانی باتیں نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھانے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں یہ خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت نے وہ صدق و وفا دکھایا ہے جو صحابہ ساعۃ العسر میں دکھاتے تھے۔ حضور انور نے فرمایا: ایک موقع پر آپ نے افراد جماعت کے معیار قربانی کو دیکھ کر اس حیرت کا بھی اظہار فرمایا تھا کہ کس طرح یہ لوگ اتنی قربانی دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بھی کروں گا اس لئے میں ان چند قربانی کرنے والوں کے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں جو مالی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ صرف امیر ممالک میں نہیں بلکہ غریب ممالک اور بالکل نئے شامل ہونے والے احمدی جو ہیں ان کے بھی اللہ تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کے بعد کس طرح دل پھیرتا ہے حیرت ہوتی ہے کہ باوجود تنگی کے وہ قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں چنانچہ مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ہے سونب یاوی اس کی مسجد کے امام اپنی مسجد سمیت اس سال جماعت میں شامل ہوئے۔ جب انہیں جماعت کے مالی نظام اور تحریک جدید کی اہمیت وغیرہ کے متعلق بتایا گیا تو کہنے لگے کہ میں نے خود بھی چندہ اور زکوۃ پر بہت زیادہ لیکچر دیئے ہیں لیکن اتنا مضبوط اور جامع مالی نظام میں نے کہیں اور نہیں دیکھا اور نہ کبھی ایسے نظام کے بارے میں سنا تھا۔ چنانچہ موصوف نے اسی وقت چندے کی ادائیگی کی اور کہا کہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ہر ماہ ہماری ساری جماعت چندہ ادا کرے گی۔ حضور انور نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو غریب علاقے کے ہیں، انتہائی نچلے درجے کے غریب ہیں لیکن قربانیوں میں یہ سب سے اعلیٰ درجہ پر پہنچنے والے لوگ ہیں۔

فرمایا: پھر یہ صرف ایک ملک کا قصہ نہیں بلکہ یہ ہوا دُنیا کے بہت سے ممالک میں چل رہی ہے۔ انڈیا سے صوبہ آندھرا و تلنگانہ کے انسپکٹر شہاب الدین صاحب کہتے ہیں کہ حیدر آباد کے ایک غریب دوست ہیں انہوں نے اپنی تجارت میں بیس ہزار روپے سے کام شروع کیا۔ ایک چھوٹی سی دوکان چلاتے ہیں نمازوں کے اوقات میں دوکان بند کر دیتے ہیں۔ سال میں ایک ماہ کی مکمل آمد تحریک جدید میں ادا کرتے ہیں۔ اس سال بھی انہوں نے ساٹھ ہزار روپے تحریک جدید میں دیئے۔ کرائے کے مکان میں رہتے ہیں۔ انسپکٹر صاحب کہتے ہیں ایک دن میں نے انہیں کہا کہ آپ اپنا ذاتی گھر خرید لیں اس پر کہنے لگے کہ جیسا چل رہا ہے چلنے دیں۔ دُنیا ویسے بھی ہلاکت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مال جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے کیوں نہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا رہوں۔

رشیا میں بھی کئی واقعات ہیں۔ ایک دوست لینار صاحب کہتے ہیں ان کے حالات کافی خراب تھے کرائے کے فلیٹ میں رہتے تھے کئی مالی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے لیکن اپنے لازمی چندے اور تحریک جدید کا چندہ اپنی توفیق کے مطابق ادا کرتے رہے۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ چندے کی برکت سے میری بیوی کو میڈیکل کالج ختم ہونے کے بعد حکومت کی نوکری مل گئی اور حکومت نے بچوں کی رہائش کے لئے قرض بھی فراہم کر دیا۔ اب مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں اور اللہ کے فضل سے ہمارے پاس دو گاڑیاں بھی آ گئی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور چندہ ادا کرنے کا نتیجہ ہے پہلے بہت مشکل حالات میں بھی ہم چندہ دیتے رہے اور اب تو اللہ تعالیٰ نے بہت کشائش دی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اب رشیا میں بیٹھا ہوا ایک

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

.... a desired destination for royal wedding & celebrations.

2-14-122/2-B, Bushra Estate

Hydrabad Road, Yadgir - 85201

Contact Number : 09440023007, 0847329644

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union

Money Gram-X Press Money

Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

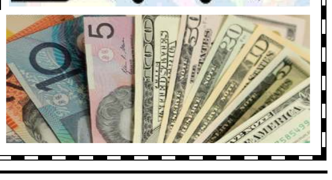

Contact : 9815665277

Propritor : Nasir Ibrahim

(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

شخص اس کو بھی اللہ تعالیٰ نواز رہا ہے افریقہ والے کو بھی نواز رہا ہے انڈونیشیا والے کو بھی نواز رہا ہے دوسرے ممالک میں، بھی یورپ میں بھی، تو یہ سب اللہ تعالیٰ کا سلوک ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا محبوں کی جماعت عطا کرنے کا اور ان کو ایمان میں بڑھانے کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتے ہیں ان کو ایمان میں بڑھاتا بھی ہے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے کئی ایک واقعات بیان فرمائے اور فرمایا: مالی قربانیوں اور اس پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بیشمار واقعات ہیں جو میرے پاس آئے، چند ایک میں نے پیش کئے۔ تقریباً ہر ملک میں رہنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کی خاطر قربانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بے انتہا نوازتا ہے۔ ایک عقل رکھنے والے انسان کے لئے احمدیت کی سچائی کا یہی ثبوت کافی ہے کہ کس طرح قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ قربانی کرنیوالوں کو نوازتا ہے اس لئے کہ یہ چندے خدا تعالیٰ کی دین کی اشاعت میں خرچ ہوتے ہیں۔ غریب ممالک والے بے شک چندے دیتے ہیں لیکن ان کے اخراجات ان کے چندوں سے بہت بڑھ کر ہیں اس لئے امیر ممالک سے دئے گئے جو چندے ہوتے ہیں مرکز ان ممالک پر خرچ کرتا ہے جن کے اپنے بجٹ پورے نہیں ہوتے۔ سینکڑوں سکول درجنوں ہسپتال مشن ہاؤسز سینکڑوں مساجد ہر سال تعمیر ہوتی ہیں اور ان کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے جو تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں سے پوری کی جاتی ہے۔ اسی طرح ایم ٹی اے کے اوپر بھی کئی ملین ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ ایم ٹی اے کے بارے میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جائزے کے مطابق یہاں ایم ٹی اے سننے کا رواج جتنا ہونا چاہئے وہ نہیں ہے یا کم از میرے خطبات براہ راست نہیں سنتے۔ جماعت اتنا بے شمار جو خرچ کرتی ہے یہ جماعت کی تربیت کے لئے ہے۔ اگر وقت کا فرق بھی ہے تو جو repeat آتا ہے تو اس کو سننا چاہئے خطبہ۔ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو ایک ذریعہ بنایا ہے خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا اگر گھروں میں آپ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہوجائیں گی۔ پس اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہوجائے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں اور اس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے دیا ہوا ہے اسے استعمال کریں کم از کم خطبات تو ضرور سنیں یہ نہیں کہ مربی صاحب نے ہمیں خلاصہ سنا دیا تھا اس لئے ہمیں پتہ ہے کیا کہا گیا۔ خلاصہ سننے میں اور پورا سننے میں بڑا فرق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: 1934ء میں احرار جماعت کو ختم کرنے کی باتیں کرتے تھے قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی باتیں کرتے تھے اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان کر کے دنیا میں مشنری بھیجنے کا منصوبہ بنایا۔ تبلیغ کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کو جانا جاتا ہے اور 209 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔ آج بحیثیت جماعت جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ کہاں تو احراری قادیان سے احمدیت کی آواز کو ختم کرنے کی بات کرتے تھے اور کہاں آج دنیا کے اس مغربی کونے سے ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے پیغام کو آپ کا ایک غلام اور ادنیٰ خادم پہنچا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا وہ بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔ پس اس بات پر بھی ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں ان پر ذمہ داریاں ڈالتی ہیں اور اس ذمہ داری کو ادا کرنا آپ سب کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

فرمایا: اب میں تحریک جدید کے نئے سال کا بھی اعلان کرتا ہوں اور حسب روایت کوائف بھی کچھ پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک جدید کا جو سال گزرا ہے 31 راکتوبر کو ختم ہوا یہ بیاسیواں سال تھا اور یکم نومبر سے تراسیواں سال شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو رپورٹس آئی ہیں ان کے مطابق تحریک جدید کے مالی نظام میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو ایک کروڑ نو لاکھ تینتیس ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ کی قربانی کی توفیق ملی ہے الحمد للہ۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے سترہ لاکھ سترہ ہزار پاؤنڈ زائد ہے۔ جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان تو ہمیشہ پہلے نمبر پر ہوتا ہے۔ اس کو چھوڑ کر نمبر ایک جرمنی ہے نمبر دو برطانیہ ہے نمبر تین امریکہ ہے نمبر چار کینیڈا ہے نمبر پانچ بھارت ہے چھ آسٹریلیا ہے سات مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے آٹھواں انڈونیشیا ہے نویں پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے دسواں غانا ہے اور گیارھواں سوئٹزر لینڈ۔ سوئٹزر لینڈ کی کیونکہ فی کس چندہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے نام لکھ لیا نہیں تو دس تک ہی اصل لسٹ ہے۔

افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں ماریشس نمبر ایک ہے پھر غانا ہے پھر نائیجیریا پھر گیمبیا پھر ساؤتھ افریقہ پھر برکینا فاسو پھر کیمرون سیرالیون لائبیریا تنزانیہ اور مالی۔

حضور انور نے فرمایا: شامل ہونے والوں کی تعداد میں بھی اللہ کے فضل سے اس سال نوے ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور چودہ لاکھ چار ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے ہیں۔

انڈیا کی پہلی دس جماعتیں کرولائی (کیرالہ) کالی کٹ (کیرالہ) پھر حیدرآباد (تلنگانہ) پھر پتھا پریم (کیرالہ) پھر قادیان پھر کینانور ٹاؤن (کیرالہ) پھر پنگاری (کیرالہ) پھر دہلی پھر کلکتہ (بنگال) پھر سلور (تمل ناڈو)۔

انڈیا کے پہلے دس صوبہ جات جو ہیں پہلے نمبر پے کیرالہ پھر کرناٹک پھر آندھرا پردیش پھر تمل ناڈو پھر جموں کشمیر پھر اُڈیشہ پھر پنجاب بنگال دہلی اور مہاراشٹرا۔ فرمایا: انڈیا میں گذشتہ چند سالوں سے بڑی ترقی ہے پہلے یہاں بہت پیچھے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سب شامل ہونے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق دے اور خلافت سے ہمیشہ ان کا مضبوط تعلق قائم کرتا رہے۔

......☆......☆......☆......

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Satnam Singh Property Dealer
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ڈیلر
کالونی ننگل باغبان، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

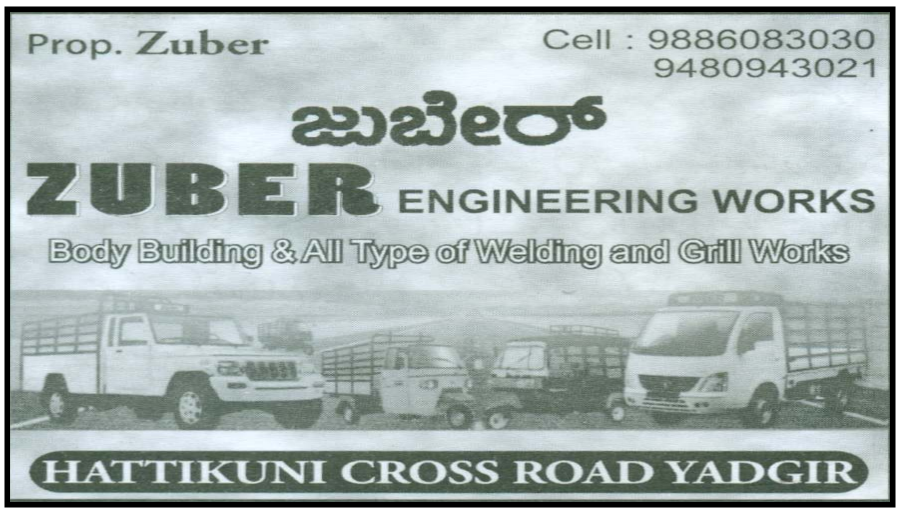

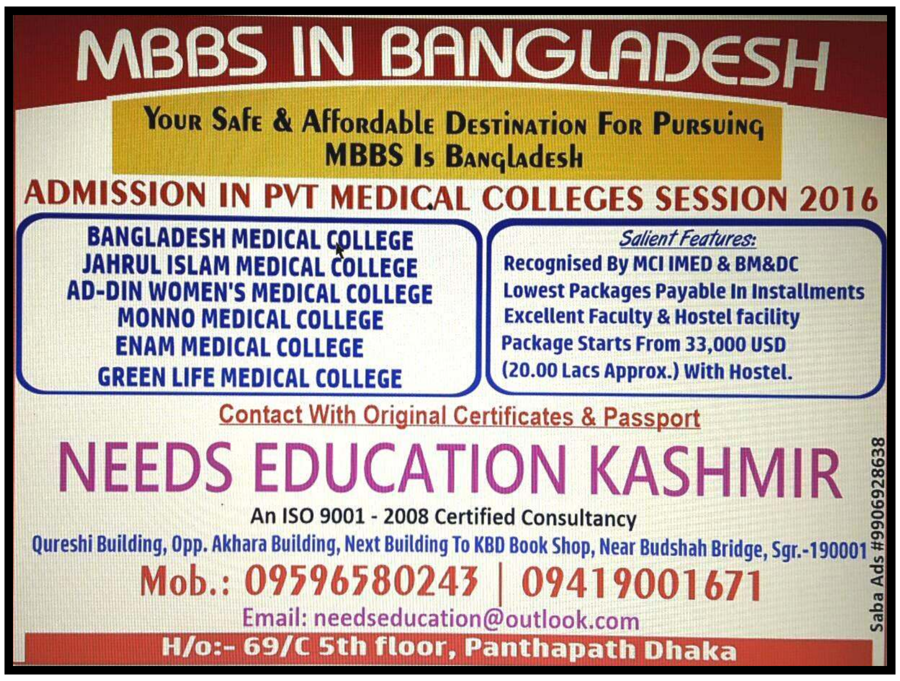

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** *Qadian*

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 17 Nov 2016 Issue No. 46

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

آؤلوگوکہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لوتمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے
(درثمین)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں

THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جسکی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار
(درثمین)

MONDAY 26TH - TUESDAY 27TH - WEDNESDAY 28TH DECEMBER 2016

122nd JALSA SALANA

ANNUAL CONVENTION QADIAN

جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا

۱۲۲واں

جلسہ سالانہ

(آغاز جلسہ پر 125واں سال)

خُدا تعالےٰ کی عظیم الشان قُدرتوں کا ایک نِشان

تحقیق حق اور تعلیم اسلام و صداقت احمدیت معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

At:
Mohallah Ahmadiyya
Qadian.

بمقام
محلّہ احمدیہ قادیان

سوموار 26 - منگل 27 - بدھ 28 دسمبر 2016ء

اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جسکی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل، صفحہ ۳۴۱، ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء)

PROGRAM

Besides the faith inspiring concluding address of Hazrat Mirza Masroor Ahmad Khalifatul Masih V[aba] The Supreme Head of the world wide Ahmadiyya Muslim Jamaat which is filled with deep insights and profound understanding will be telecast live on Wednesday afternoon 28 Dec. 2016, there will also be discourses by erudite scholars of Jamaat on the following topics.

1. The Existence of God – (The concept of Oneness of God in World Religions).
2. The life and character of The Holy Prophet[SA] (from the perspective of Dispensation of justice & equity)
3. The life and character of The Promised Messiah[AS] (His passionate devotion to The Holy prophet[SA])
4. The Truthfulness of The Promised Messiah[AS] (In The light of sighs of divine support)
5. The life of The blessed companions[RA] (Hadhrat Abu Hurairah[RA] and Hadhrat Shaikh Yaqoob Ali Irfani sahib[RA])
6. Dawatilalallah (calling unto The way of Allah) and The Responsibilities of Jamaat Ahmadiyya.
7. The Unity of The Muslims and The Establishment of Global Peace are subject to The Khilafat established in The footstep of Prophethood
8. Upholding the honour of The Religious Founders is The only guarantor of global peace (in The light of The message of peace) (Speech in Punjabi)
9. The significance of The institution of Wasiyyat and its blessings (in The light of The faith inspiring incidents described by Hadhrat Amirul Momineen khalifatul Masih V[th] aba.)
10. Obedience to The institution of Khilafat and its blessings
11. Ahmadiyyat –The true Islam – (atrocities perpetrated on The Ahmadiyya Jamaat and The steadfastness and endurance exhibited by its members.)
12. The Ahmadiyya Jamaat and its Services rendered for The Holy Quran.

پروگرام

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقائق و معارف سے بھرپور، ایمان افروز اختتامی خطاب کے علاوہ جو 28؍دسمبر بروز بدھ وار بعد دوپہر ہوگا مندرجہ ذیل عنوانات پر علماء کرام کی تقاریر ہوں گی۔

1. ہستی باری تعالیٰ (توحید باری تعالیٰ اور مذاہب عالم)
2. سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عدل و انصاف کی روشنی میں)
3. سیرت حضرت مسیح موعودؑ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کا جذبہ فدائیت)
4. صداقت حضرت مسیح موعودؑ (تائیدات الٰہیہ کی روشنی میں)
5. سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم (حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)
6. دعوت الی اللہ اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں
7. مسلمانوں کا اتحاد اور امن عالم کا قیام خلافت علیٰ منہاج نبوت سے وابستہ ہے
8. پیشوایان مذاہب کا احترام ہی امن عالم کی ضمانت ہے (پیغام صلح کی روشنی میں) (بزبان پنجابی)
9. نظام وصیت کی اہمیت اور برکات (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات کی روشنی میں)
10. نظام خلافت کی اطاعت اور اسکی برکات
11. احمدیت حقیقی اسلام (جماعت احمدیہ پر مظالم اور افراد جماعت کا صبر و استقلال)
12. جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن

جلسہ سالانہ کا ایک اجلاس جلسہ پیشوایان مذاہب کے طور پر منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ | جلسہ کی تقاریر کا رواں ترجمہ عربی، انگریزی، بنگلہ، ملیالم، تامل، کنڑ، تیلگو وغیرہ زبانوں میں ہوگا۔

ضروری نوٹ: (۱) بیرون ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے (۲) تقاریر کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی (۳) ہمارا جلسہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں

الدّاعی :- ناظر اصلاح و ارشاد قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب بھارت پن کوڈ: ۱۴۳۵۱۶

Contact Address : NAZIR ISLAH-O-IRSHAD, QADIAN, GURDASPUR DISTRICT, PUNJAB, PIN-143516

Ph. (O) 01872-500980, Fax. 500977, Mob. 9417730907, 9417485781, 9878047444, Toll Free 180030102131

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad